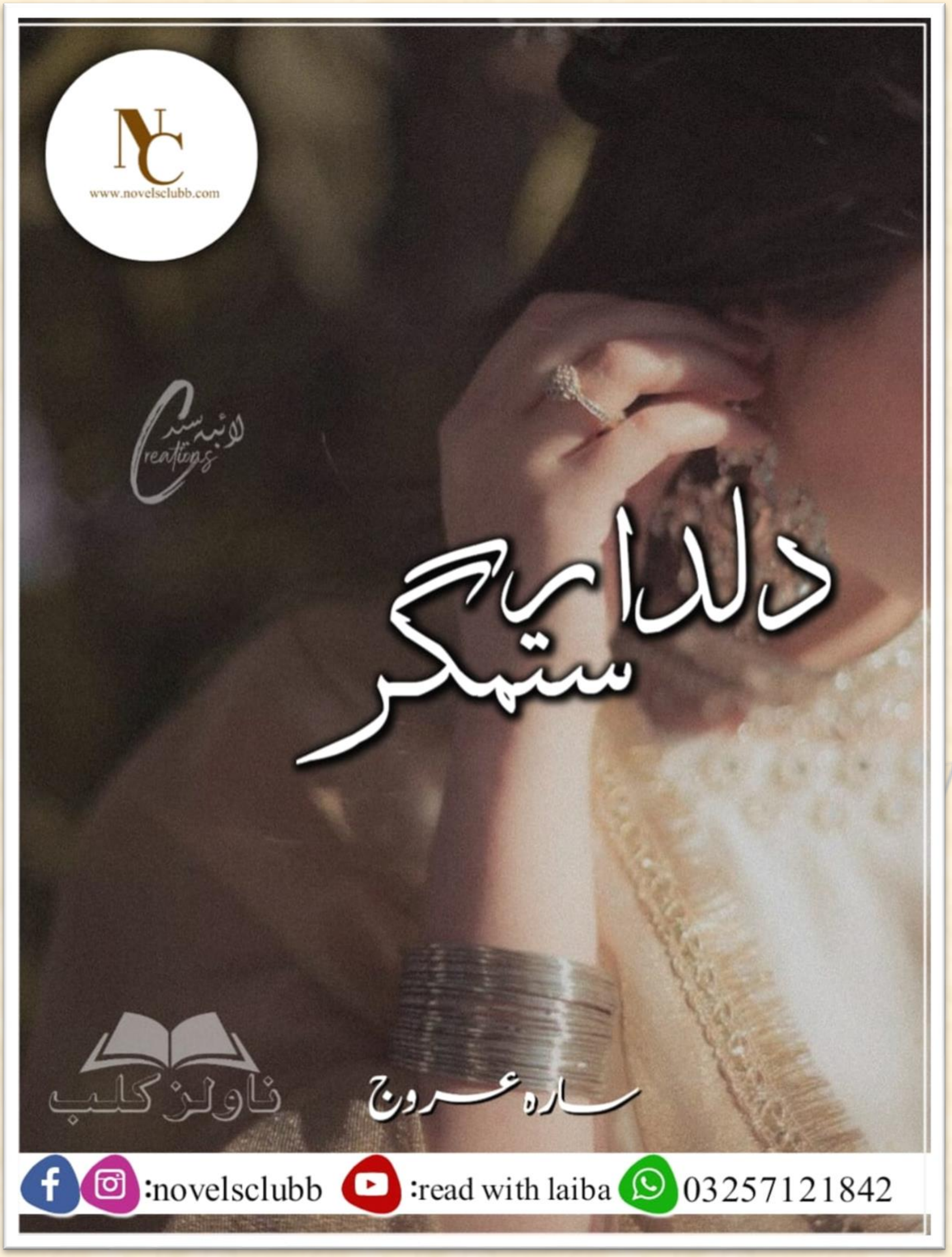
www.novelsclubb.com
دلدار ستمگر
سارہ عروج
ناولز کلب
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

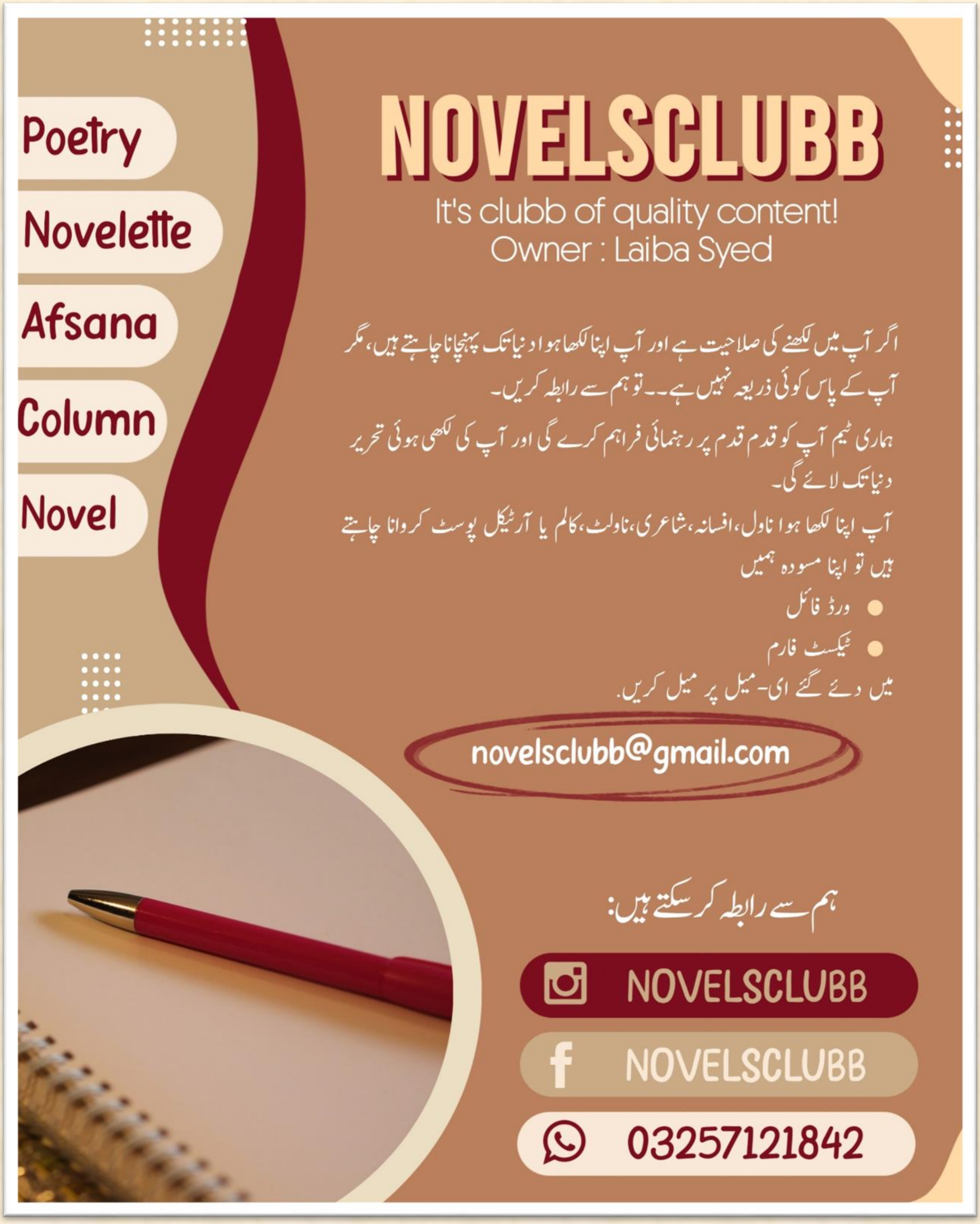

Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

دلدار ستم گر

از قلم

سارہ عروج

نولز کلب
Clubb of Quality Content!

اب بھلا چھوڑ کے گھر کیا کرتے

شام کے وقت سفر کیا کرتے

تیری مصروفیتیں جانتے ہیں

اپنے آنے کی خبر کیا کرتے

جب ستارے ہی نہیں مل پائے

لے کے ہم شمس و قمر کیا کرتے

وہ مسافر ہی کھلی دھوپ کا تھا

سائے پھیلا کے شجر کیا کرتے

خاک ہی اول و آخر ٹھہری

کر کے ذرے کو گہر کیا کرتے

رائے پہلے سے بنالی تو نے

دل میں اب ہم ترے گھر کیا کرتے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عشق نے سارے سلیقے بخشے

حسن سے کسب ہنر کیا کرتے"

"کھلا آسمان"..

"آسمان میں چمکتا چاند"....

"اس باریک چاند کی مدھم روشنی میں کھڑی وہ صنف دلہن کے لال جوڑے میں ملبوس اپنے خیالوں میں گم نظر آتی تھی زیورات اور میک اپ سے سجی وہ دوشیزہ کافی حسین لگ رہی تھی ،"چاند کے مدھم سائے میں اسکا یہ سراپا مزید نکھر رہا تھا"...

لیکن اس کے چہرے پر چھائی اداسی کسی بہت بڑے دکھ کا سندیشہ دے رہی تھی جیسے زندگی سے بہت گہری چوٹ کھائی ہو اس نے ہاں اس نے چوٹ ہی تو کھائی تھی کسی بہت اپنے سے جسے اپنے دل بے حد قریب پاتی تھی وہ جس کی سیج سجانے کے خواب بہت پہلے سے دیکھتی آئی تھی لیکن "افسوس ،اس کے وہ خواب پورے نا ہو سکے کیونکہ آج وہ دوشیزہ کسی اور کے نام لکھ دی گئی تھی اس شخص کے نام ،"جو بنا اس کی مرضی کے اس کی زندگی میں داخل ہوا ہے جس کے بارے میں اس نے کبھی سوچا بھی نہ تھا۔۔۔

اب دیکھنا یہ تھا کیا وہ لڑکی "قبول کر پائے گی اس رشتے کو"...؟؟؟ یا رہے گئی اس کی سوچ پر اپنی پرانی زندگی کی داستان ہاوی.."۔۔؟؟؟

«««««««««««««««« ❣️ 💯 »»»»»»»»»»»»»»»»

کچھ مہینے پہلے۔۔۔۔

غازی روم میں داخل ہوا تو اپنی بیوی کو توقع کے عین مطابق روتے دیکھ اس کے دل کو کچھ ہوا تھا ہوا کے سپرد ایک سرد آہ خارج کیے اس کے پہلو میں آ بیٹھا تھا اور کوٹ اتار سائڈ پر رکھا

"غزل"...

"تمہیں یوں، فنکشن چھوڑ کر نہیں آنا چاہیے تھا"...

ہاتھوں میں پہنی گھڑی اتار کر سائڈ ٹیبل پر رکھی تھی اس نے اور ایک نظر پہلو میں روتی غزل پر ڈالی جواب بھی گھٹنوں میں سر دیے رو رہی تھی۔۔۔

آ۔۔آپ کے ک۔۔۔کہنے کام۔۔ مطلب ہے، میں ان۔۔ان آنٹیوں کی فضول باتیں سنتی

"...؟؟؟

ہنوزاسی پوزیشن میں بیٹھتے وہ ہچکیوں کی صورت میں بولی تھی۔

"غازی"۔۔۔

وہ آنٹیاں ٹھیک ہی بول رہی تھیں میرا آپ کے پاس ہونے کا کو۔۔۔ کوئی فائدہ نہیں آ۔۔آپ کو دوسری شادی کر لینی چاہیے ک۔۔ کیونکہ م۔۔ میں آپ کو اولاد کی خوشی نہیں دے سکتی"...

"آنکھوں کو ضبط سے بھینچے جس ٹوٹے دل سے وہ بولی تھی اس کے لفظوں نے بھی ساتھ نا دیا تھا اس کا کیوں کہ ان لفظوں کے نشتر جس طرح اس کے دل پر لگ رہے تھے یہ بس وہی جانتی تھی لیکن اپنی اس بات سے ساتھ بیٹھے اپنے شوہر کا پارہ ہائی کر چکی تھی کہ غازی کے ماتھے پر شکنیں نمایاں ہوئی تھیں رگیں تن سی گئی تھی آنکھوں میں غصہ جھلکنا شروع ہو گیا تھا۔

کیا بولا ہے تم نے دوبارا دوہرانا"..؟؟

"ہاتھ بڑھا کر اپنی جانب کھینچا تھا اسے وہ جو اس حملے کے لئے تیار نہ تھی کسی کٹی ڈالی کی مانند اسکے کشادہ سینے سے آ ٹکرائی۔

و۔۔۔وہ م۔۔میں"۔۔۔۔۔ نظریں جھکاتی وہ لب کچکلتے لگی

"آئندہ اگر یہ فضول بات تمہاری زبان پر آئی تو بخدا یہ زبان گدی سے الگ کرنے میں لمحہ نہیں لگاؤں گا۔۔۔

لہجے میں سنجیدگی طاری کیے وہ پاس موجود اپنی بیوی سے بولا تھا سفید رنگت اس وقت غصے کی زیاتی سے لال سرخ ہو رہی تھی جبکہ چہرے پر موجود رگیں ابھرنے لگیں۔

غازی کے اتنے شدید ریکشن پر غزل لمحے بھر کے لئے خوف ذدہ سی ہوئی تھی وہ جو پہلے ہی آنسوں کی برسات کرنے میں مصروف تھی غازی کے اسطرح سے ڈانٹنے پر مزید پھوٹ پھوٹ کر رو دی کہ اس کا غصہ جھاگ کی مانند بیٹھتا چلا گیا۔

"غزل"

میری جان"...

دیکھو میں نے کبھی تمہیں اس بارے میں کچھ کہا...؟؟

نہیں نا۔۔۔؟؟

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تو پھر تم اس بات کو سوچنا چھوڑ دو کیوں کہ جب مجھے تم سے کوئی مسلئہ نہیں ہے تو دنیا والے کون ہوتے ہیں بہتر یہی ہے کہ ان کو چھوڑ تم بس ہماری زندگی پر توجہ دو۔

"ک۔۔کیسے غازی"...؟؟؟

"کیسے چھوڑ دوں"..؟؟؟

"آبدیدہ آنکھیں اٹھائے اسکی جانب دیکھتے ہوئے بولی تھیا سکی آنکھوں میں دوبارا آنسوں کو بہتے دیکھ غازی نے ان آنسوں کو اپنے لبوں سے چنا تھا کہ غزل کی دھڑکنیں منتشر ہونا شروع ہوئی تھیں۔

تم غازی کی جان ہو غزل اس طرح ان آنسوں کو بلا مقصد بے مول نہ کرو۔

وہ گھمبیر آواز میں کہتا ساتھ ساتھ اس کے سر کو سہلاتے بھی دھیرے دھیرے سہلا رہا تھا۔

"غ۔۔۔غازی م۔۔۔مجھے نیند"...

اس کے لبوں کی گستاخیاں بڑتے دیکھ وہ رونا بھول چکی تھی اور اٹک اٹک کر بولی۔

"تو سو جاؤنا جاناں"....

"یہیں میری آغوش میں"....

"کہتے اس کو مزید خود میں بھینچا تھا"....

جب کہ اب وہ بھی اپنا آپ ڈھیلا چھوڑتے اس کے سینے پر سر ٹکائے آنکھیں موند چکی تھی اور تھوڑی ہی دیر میں کمرے میں اسکی سانسوں کی بھاری آواز گونجنے لگی کیونکہ وہ نیند میں جا چکی تھی غازی نے اس کو سوتے دیکھ غزل کا سر آرام سے تکیے پر رکھا خود بھی سائڈ پر ہو کر آنکھوں پر ہاتھ رکھے لیٹ گیا۔

غازی اور غزل کی شادی کو پانچ سال گئے تھے لیکن ابھی تک ان کی جانب سے کوئی اولاد کی خوشخبری نہ آئی تھی اور اس چیز کے طعنے غزل کو اپنے دور کے رشتے داروں سے سننے کو ملتے تھے، بے شک وہ ایسی کوئی بات نہ کرتے لیکن ڈھکے چھپے لفظوں میں ایسے جملے کہہ جاتے تھے کہ غزل دل برداشتہ سی ہو کر رہ جاتی اور آج بھی کچھ ایسا ہی ہوا تھا جب وہ لوگ کسی رشتے دار کہ پارٹی میں گئے تھے اور م وہاں پر بھی خواتین کے وہی "ٹیپیکل جملے" ان کی وہ باتیں سن کر وہ روتی ہوئی گھر واپس آئی تھی۔۔۔

غازی کو چاہیے دوسری شادی کر لے۔۔۔

اولاد کے بنا کس کا گزارا ہوتا ہے۔۔۔

یہی دل چیرنے والے الفاظ تھے جو پورے راستے اس کے کانوں میں گونجتے رہے تھے جو اس نازک دل لڑکی کے لئے سننا سوہانِ روح تھے۔

»»»»»»»»»»»»»»»»» ❤️ 😋 «««««««««««««««««

لو مان لیا ہم نے ہے پیار نہیں تم کو

تم یاد نہیں ہم کو ہم یاد نہیں تم کو

کیا ان کو میری یاد آتی ہو گی؟

کیا اس عید پر ان سے ملاقات نصیب ہو گی؟

کھلے آسمان تلے جہاں چاند اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ چمک رہا تھا وہ صنف نازک چھت پر کھڑی خود سے باتوں میں مشغول تھی یا یوں کہہ لیجیئے اپنے محبوب شوہر کی یادوں میں کھوئی ہوئی تھی کہ فون کی چنگھاڑتی آواز اسے ہوش میں لائی تھی کہ اس نے لمحوں میں فون کو چارپائی سے اٹھا کر نوٹیفکیشن دیکھا تھا لیکن یہ کیا۔۔۔

وہ جو موحد کے میسج کی امید لگائے بیٹھی تھی کمپنی والوں کے میسج کو دیکھ منہ بسورا تھا۔

اس میسج کو نظر انداز کیے چیٹ اوپن کر کے موحد کا نام سرچ کیا جہاں اسکا میسج سین کر کے چھوڑ دیا گیا تھا بے دلی سے فون واپس لا پٹخا تھا اور خود بھی وہاں اسی چار پائی پر ڈھ گئی۔

"کیا موحد اس بات سے انجان تھا"...؟

"یا جان بوجھ کر اسے نظر انداز کرتا تھا"۔۔۔

بس یہی ایک سوچ ہمیشہ فریال کے سر پر سوار رہتی تھی۔۔۔

ان شاءاللہ ! موحد ایک دن ایسا ضرور آئے گا جب آپ کو میری محبت پر یقین آئے گا"۔۔

خیالوں میں اسے سوچتی وہ نیند کی وادیوں میں کھونے سی لگی تھی تب ہی سب سوچوں کو جھٹک اٹھ نیچے کمرے میں آتی فون سائیڈ رکھ نیند کی وادیوں میں کھو سی گئی اس بات سے انجان کیا اس کی یہ امید کبھی پوری ہو پائے گی؟

یا دے گی دھوکہ اس کی قسمت۔۔۔۔۔؟؟؟

»»»»»»»»»»»»» 😘 💯 ❣️ «««««««««««««

یہ تھی اپنی اعلیٰ شان طرز پر بنی ہوئی درانی حویلی

جس میں بستے وہاں کے مکین بھی اپنی شان آپ تھے خوبصورت باغیچہ، کھلا لان، ماربل پر بنا لانچ جس میں لگائے گئے چینی کے شوپیس حویلی کی شان کا منہ بولتا ثبوت تھے اس شاہانہ شان حویلی میں دو بھائی اپنے بیوی بچوں کے ساتھ آباد تھے۔

رفتار درانی کے دو بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔

قاسم درانی اور حاشر درانی اور بیٹی سعدیہ درانی۔

قاسم کی شادی ان کی پسند کے مطابق ساحرہ بیگم سے کر دی گئی وہ بہت ہی دھیمی طبعیت کی خاتون تھیں

سب سے پیار اور محبت کرنے والی، اپنوں کا خیال رکھنے والی شادی کے کچھ عرصے بعد ان کو خدا نے ایک بیٹا اور ایک بیٹی سے نوازا جس کا نام ان نے "موحد" رکھا اور بیٹی کا نام دلنشین۔۔۔

Clubb of Quality Content

ایک دفع موحد کی پانچویں سالگرہ کے دن ان کی زندگی میں چار سالہ بچی کا اضافہ ہوا تھا موحد کی سالگرہ کے لئے جب وہ سامان لے کر لوٹ رہی تھیں کہ ایک روتی بلکتی چھوٹی سی بچی نے ان کی توجہ اپنی جانب کھینچی جو اپنا نام تک نا جانتی تھی۔

ساحرہ اس بچی کو اپنے ساتھ گھر لے آئی تھیں۔

سب ہی حیران ہوئے تھے اس بچی کو دیکھ جب کہ موحد ناراض اس کو یہ بچی بالکل بھی اچھی نہیں لگی تھی جو کہ اس کی سالگرہ والے دن سے ہی اس کی ماں کی توجہ اپنی جانب کروا چکی تھی جب کہ اس کے برعکس دلنشین اس بچی کو دیکھ بہت خوش تھی۔

آخر اس کو کھیلنے کے لئے ساتھی جو مل گئی تھی اور کوئی ایک شخص ایسا بھی تھا جس کو یہ ننھی پری بہت پیاری تھی اس بچی کی خوبصورت اداؤں اور نرم طبعیت کے باعث ساحرہ بیگم نے فریال کا نام دیا تھا دیکھتے ہی دیکھتے وقت گزرتا گیا فریال کی انسیت گھر والوں سے گہری ہوتی چلی گئی وہ زیادہ تر وقت ساحرہ بیگم کے ساتھ گزارتی تھی وہ اس کو بالکل دلنشین کی طرح ٹریٹ کرتی تھیں ان کی خواہش تھی کہ وہ اس کو ہمیشہ کے لئے اپنی بیٹی بنا کر اسی حویلی میں رکھ لیں اور یہ خواب بھی پورا ہو گیا تھا جب قاسم درانی نے انہیں موحد اور فریال کے نکاح

کی تجویز دی موحد جو پہلے ہی فریال سے تپتا تھا نکاح والی بات پر مزید بپھر گیا لیکن پھر جیسے تیسے کرتے ساحرہ نے اسے نکاح کے لئے راضی کر لیا موحد اس نکاح سے بے زار سا تھا جبکہ دوسری جانب فریال انتہاہ کی خوش کیونکہ جب اپنی محبت کو محرم کے رشتے میں پاتے ہیں تو دل واقعی ہی خوش ہوتا ہے۔

نکاح کے بعد موحد کام کے سلسلے میں باہر ملک چلا گیا تھا اس چیز کو یکسر فراموش کیے کہ کوئی وجود شدت سے اس کی واپسی کا منتظر ہے۔

«««««««««««« 💖 💛 »»»»»»»»»»»»

رفتار صاحب کے دوسرے بیٹے حاشر درانی۔۔۔

جن کی شادی تایازاد فیروزہ بیگم سے ہوئی ان کی عادت میں سنجیدگی، نرمی اور اپنانیت نمایاں تھیں اپنے بچے اور شوہر پر جان وارنے والی خاتونِ اوّل تھیں وہ ان کو خدا نے تین بیٹوں سے نوازا تھا بڑا بیٹا صارم درانی پھر اس سے پوچھٹا احتشام اور سب سے چھوٹا بیٹا صائم درانی ان کی عادات بھی اپنی ماں کی طرح تھی سنجیدہ، محبت کرنے والے لیکن صائم کی عادت میں تھوڑی شوخی جھلکتی تھی اپنے والد کی طرح۔

»»»»»»»»»»»»» 😋 ❣️ «««««««««««««««

رفتار درانی صاحب کی سب سے چھوٹی بیٹی گھر بھر کی جان تھیں لیکن ان کی ایک غلطی نے انہیں گھر والوں سے دور کر دیا تھا کیونکہ وہ اپنی کلاس کے لڑکے کو پسند کرتی تھیں اور اسی سے شادی کرنا چاہتی تھیں لیکن گھر والوں نے اعتراض ظاہر کیا مگر پھر ان کی ضد پر انہوں نے اسے رخصت تو کر دیا تھا اور ساتھ ہی سارے تعلقات بھی منقطع کر دیے اب وہ کہاں ہیں کیا کرتی ہیں کس حال میں کسی نے جاننے کی کوشش نہ کی تھی۔

»»»»»»»»»»»»»» 😘 ❤️ «««««««««««««««

رمضان کے اس گرم ترین موسم میں روزے کی حالت میں جہاں سورج آسمان پر اپنے جاہ و جلال کے ساتھ سر پر کھڑے آگ برسا رہا تھا ایسے میں وہ خاتون ماتھے پر بہتے پسینے کو صاف کرتی ایک کھلی سی گلی میں داخل ہوتیں تیسرے مکان کا دروازہ کھول اندر داخل ہوئی تھیں ساتھ ہی اپنی بڑی صاحب زادی پلوشہ کو پکارنے لگیں۔

پلوشہ۔۔۔

پلوشہ۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ہائے ! اللہ جی اتنی گرمی ہے باہر۔۔۔

سعدیہ بیگم نے چادر اتار کر تختے پر رکھی تھی اور ساتھ ہی پلوشہ کو آواز لگائی جوان کی آواز سن کیچن میں سے کام چھوڑ کر باہر کی جانب چلی آئی۔

امی آج افطاری کے لئے کیا لائی ہیں ؟

چھوٹی بیٹی فائقہ نے ماں کے پہلو میں بیٹھتے پوچھا اور ان شاپر کا جائزہ لینے لگی جو باہر سے سعدیہ بیگم لیتے ہوئے آئی تھیں۔

بیٹا ! لانا کیا ہے ؟ وہی سبزی جو روزانہ بناتی ہوں۔

ماتھے پر آئے پسینے کو ایک مرتبہ پھر سے صاف کرتے بولیں۔

کیا امی ! تنگ آ گئے ہیں روزانہ سبزی کھا کھا کر اگر کل بھی سبزی بناؤ گی تو میں روزہ نہیں رکھوں گی"۔۔

وہ منہ بسورے سائڈ پر ہوئی تھی

لڑکی کچھ ہوش کے ناخن لو۔۔۔

"روزے تم اللہ کی رضا کے لئے رکھتی ہو، یا پھر یہ سب کھانے پینے کے لئے ؟؟

سعدیہ بیگم کے ماتھوں پر بلوں کا اضافہ ہوا تھا، اپنی چھوٹی بیٹی کی بات پر۔۔۔

دونوں کے لئے۔۔۔۔"

بنا ان کی جانب دیکھ کر کہتی وہ وہاں سے اٹھ سائیڈ پر سیڑھیوں کی جانب بیٹھ گئی۔

امی آپ چھوڑے اسے لائیں سبزی دیں میں کاٹ دیتی ہوں پھر نماز کا بھی وقت ہونے والا

ہے۔۔۔۔

پلوشہ نے بات کو ختم کرنے کے لئے کہا تھا کیونکہ وہ جانتی تھی اگر وہ بیچ میں نہ بولی تو تھوڑی

دیر میں فائقہ کی دھلائی ہو رہی ہو گی "۔۔

تم سبزی کاٹو میں جب تک روٹیاں بنا کر فارغ ہو جاتی ہوں۔۔۔

اور تم فائقہ جلدی سے برتن دھو جا کر "۔۔۔

تخت سے کھڑے ہوتے انہوں نے ساتھ فائقہ کو بھی حکم دیا تھا جو کہ کونے پر منہ پھلائے

بیٹھی تھی۔

بھئی میرا روزہ ہے، میں کوئی کام نہیں کروں گی مجھ سے نہیں ہوتا روزے کی حالت میں کوئی کام وغیرہ۔۔۔

وہ کہتی کروٹ لئے لیٹ گئی جبکہ سعدیہ بیگم نے تاسف میں سر ہلاتے باورچی خانے کا رخ کیا تھا۔

"یہ تھا زید صاحب کا گھرانہ جس میں وہ دونوں میاں بیوی اپنی بیٹیوں کے ساتھ رہتے تھے۔زید صاحب ایک کمپنی میں مینجر تھے جبکہ پلوشہ پاس ہی اسکول میں ٹیچر تھی ذید صاحب کی چھوٹی بیٹی فائقہ نویں جماعت کی طالبہ تھی۔

»»»»»»»»»»»»»»» ❤️💛 ««««««««««««««««

Clubb of Quality Content!

مے آئے کم ان سر"۔۔۔

دروازے کو ہلکا سا کھول پلوشہ نے اندر آفس میں آنے کی اجازت طلب کی تھی۔

پرنسپل اور صائم جو دونوں باتوں میں مشغول تھے کسی شناسا سی آواز پر دروازے کی جانب دیکھا جہاں مس پلوشہ کھڑی اندر آنے کی اجازت طلب کر رہی تھیں۔۔۔

پرنسپل نے سر اثبات میں ہلائے اندر آنے کی اجازت دی تو وہ خاموشی سے چلتی وہاں سامنے جا کر کھڑی ہو گئی تھی لیکن کسی کی نظریں خود پر بخوبی محسوس کر رہی تھی چال میں ہلکی سی لڑکھڑاہٹ واضح ہوئی لیکن وہ جلد ہی سنبھال گئی تھی خود کو۔۔۔

صائم کی نظریں تو مانو پلٹنا ہی بھول گئی تھیں سامنے کھڑی اس پری پیکر کو دیکھ وہ اسکی نظروں کے طواف میں چلتی ہوئی سامنے ٹیبل تک آئی تھی۔

"مس یہ نوٹس ہیں آپ کلاس کے بچوں میں تقسیم کر دیں"...

پاس رکھی کچھ فائلز اٹھا کر پلوشہ کی جانب بڑھائی تھیں جسے اس نے مسکرا کر تھام لیا تھا اور خاموشی سے وہاں سے چل دی جب کہ کسی وجود کی نظروں کی آتشیں تپش اپنی پشت پر اب بھی محسوس کر رہی تھی لیکن اس میں ہمت نہ تھی کہ نظریں اٹھا کر دیکھ لیتی اسلئے وہ خاموشی سے وہاں سے کلاس کی جانب ہولی۔

"بھائی نظروں کا رخ اب ادھر کر لے وہ جا چکی ہیں"۔

دروازے کو تکتے دیکھ پرنسپل (تیمور) جو کہ صائم کا دوست تھا اس نے کہا تھا۔

"کون تھی یہ"...؟؟؟

"وہ ٹرانس سی کیفیت میں مسکراتے ہوئے بولا تھا" ہمارے اسکول کی ٹیلنٹڈ، میچور، آئیڈیل ٹیچر مس پلوشہ جو دوسروں کو اپنا اسیر بنانے کا ہنر جانتی ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کے طالبِ علم بھی ان سے مانوس ہیں"۔۔۔۔

تیمور پلوشہ کی تعریف بیانی کرنے لگا تھا جبکہ صائم کے چہرے پر ایک دلفریب مسکان آئی تھی۔

«««««««««««« 😉 ❤️ »»»»»»»»»»»»

بھابھی، بھابھی

سرپرائز۔۔۔۔!!

دلنشیں چہکتے ہوئے لان میں آئی تھی اور پھولوں کو پانی دیتی فریال کو خوشی سے گول گھومایا تھا۔

(I am so happy So,So happy")

"میں بہت، بہت بہت خوش ہوں"۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کسی چڑیا کی مانند چہک رہی تھی وہ جبکہ فریال حیران کن نظروں سے اس جھلی کو دیکھ رہی تھی۔

ک۔۔کیا ہوا؟

فریال نے حیرانی سے پوچھا تھا۔

سرپرائز۔۔۔۔

وہ آنکھ مارتے ہوئے بولی

سرپرائز؟؟؟ مگر کیسا؟؟؟

اس نے مزید حیرت ظاہر کی تھی کیونکہ دلنشین کو رویہ اس کو چونکا گیا تھا۔

اگلے ہفتے موحد بھائی آرہے ہیں۔۔۔۔۔

دونوں ہاتھ فضا میں بلند کیے تالی بجاتے وہ گول گھومے ایک ادا سے بولتی فریال کو زندگی کی سب سے بڑی خوشی دے گئی۔

سچ؟؟؟

اب چہرے کے ایکسپریشن فریال کے دیکھنے والے تھے جس کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکان آن ٹھہری تھی دلنشین کی بات سن کر

سچ بھابھی۔۔۔۔

اور ہاں سب سے بڑی بات وہ عید تک ہمارے ساتھ رہیں گے۔

آنکھ ونک کرتی وہ فریال کو چھیڑتے بولی جو مسکراتے ہوئے موحد کے نام پر ہی بلش کر رہی تھی۔

یااللہ ! دعائیں ایسے بھی قبول ہوتی ہیں

آسمان کی جانب دیکھتے خوشی سے سوچا تھا اس نے دل میں ایک سکون سا جاگا تھا موحد کے آنے کی خبر سن کر۔۔۔

ایک اور راز کی بات ہے۔۔۔۔

رازداری سے کہتی وہ فریال کے کان کے پاس جھکی تھی۔

فریال نے استفہامیہ نظروں سے اس کی جانب دیکھا جیسے جاننے کے لئے بے تاب ہو کہ اب کون سی بات بتا رہی ہے۔

پہلی عید پر آپ کی رخصتی بھی رکھنے کا کہہ رہی ہیں مما۔

اس کی بات سن فریال کے چہرے پر محبت کے رنگ کھلے تھے اور چہرے پر ایک شرمیلی سی مسکان چھائی تھی۔

ہاہاہاہا۔۔۔۔

اسکو یوں شرماتے دیکھ دلنشین کا قہقہہ گونجا تھا دلنشین کے یوں ہنسنے پر فریال بھی ہنس دی تھی"...

دور ٹیرس پر کھڑے کسی وجود نے بہت چاہت سے اسکی اس مسکان کو دیکھا تھا اور صدا اس کے خوش رہنے کی دعا کی۔

»»»»»»»»»»»»»»» 😘 ❤️ ««««««««««««««««««

وہ کالے رنگ کی کلیوں والی فراک جس پر گولڈن ایمبرائیڈری ہوئی تھی،ڈوپٹہ کو سر پر نفاست سے خود پہ سیٹ کیے،اپنے لمبے بالوں کو میسی جوڑے میں قید کیے ہونٹوں کو سرخ لپ گلوز سے رنگے کھڑی کوئی اپسرا معلوم ہو رہی تھی۔

چھت پر کھڑی غزل سامنے موجود پارک میں کھیلتے بچوں کو بہت حسرت سے دیکھ رہی تھی اس کی آنکھوں میں ایک رشک سا تھا وہ بہت ہی محویت سے وہ مناظر دیکھ رہی تھی کہ کسی نے آکر پیچھے سے اسے اپنے مضبوط حصار میں باندھا تھا۔

غازی جو آفس کے کام نمٹا کر جلدی آگیا تھا مگر غزل کو یوں ہی چھت پر کھڑے دیکھ وہ کمرے میں جانے کے بجائے سیدھا اوپر ہی آگیا غزل کو یوں ہی محویت سے باہر تکتا پا کر وہ دبے قدموں سے آگے بڑھا تھا چہرے پہ تبسم بکھرا ہوا تھا اپنی بیوی کی اس لاتعلقی پر۔۔۔۔

مطلب اپنے خیالوں میں اتنی کھوئی ہوئی تھی کہ شوہر کے آنے کی بھی خبر نہ ہو سکی لیکن یہ صرف اسکی سوچ تھی۔

وہ تو غازی کے قدموں کی چاپ اسکے کلون کی اٹھتی مخصوص مہک سے ہی پہچان چکی تھی اس نے آگے بڑھ غزل کے گرد بازو حائل کیے اسے اپنی محبت کے حصار میں باندھا۔

"کیا بات ہے بیگم جانی اتنی سائیلنٹ ہو کر کیا دیکھ رہی ہیں؟

"ٹھوڑی اسکے کاندھے پر ٹکائے اس پر گرفت مزید سخت کیے بولا

"کچھ نہیں بس یہ دیکھ رہی ہوں کہ وہ لوگ کتنے خوش قسمت ہیں جن کے پاس اولاد جیسی نعمت ہے"۔۔۔

"اگر آج ہماری پاس بھی اولاد ہوتی تو ہم بھی اس طرح ان کے ساتھ کھیل رہے ہوتے۔

ہوا کے باعث اڑتی زلفوں کو کان کے پیچھے کیے ڈوپٹہ صحیح کیا تھا اس نے اور خیالوں کی سی کیفیت میں گویا ہوئی۔

جب کہ اسکی بات سن غازی مسکرا دیا

"غازی کی جان، جانتی ہو ہم زیادہ خوش قسمت ہیں اس معاملے میں"۔۔۔۔۔

"اسکا رخ اپنی جانب موڑ شہادت کی انگلی سے اس کے ماہ جبین سے چہرے کو اوپر کیا تھا غازی کی لو دیتی نظریں اس کے چہرے کے ہر ایک نقش کا طواف کر رہی تھیں۔

Clubb of Quality Content

اس کی بات پر غزل نے سوالیہ نظروں سے اسکی جانب دیکھا تھا جب کہ وہ دھیرج سا مسکرایا تھا اسکی آنکھوں میں ابھرتے سوال کو سمجھ

"جانتی ہو اللہ تعالیٰ نے ہمیں اولاد اسلیئے نہیں دی تاکہ ہم دونوں ایک دوسرے کو زیادہ سے زیادہ وقت دے سکیں ورنہ جب اولاد ہو جاتی ہے تب میاں بیوی ایک دوسرے کو وقت نہیں دے سکتے نا۔

محبت سے چور لہجے میں کہتا وہ اس کی سانسوں کو اپنی سانسوں میں قید کر گیا تھا کہ وہ بوکھلائی تھی سینے پر ہاتھ رکھ اس کو پرے دھکیل چھت کی دیوار سے ٹیک لگا گئی۔۔۔

اس کے رخ موڑنے پر وہ باآواز بلند قہقہ لگاتا وہیں اس کے ساتھ آ کھڑا ہوا تھا نظریں غزل کے لال گلابی چہرے پہ ٹک گئی تھیں جہاں حیا کے رنگ واضح تھے لیکن اسکی آنکھوں میں مصنوعی غصہ بھی واضح تھا۔

غازی نے غزل کے یوں غصے سے گھورنے پر اسکو گھما کر اس اپنے سینے سے لگایا تھا کہ غزل کی سانسیں لمحے بھر کے لئے تھم سی گئی تھیں جب اس نے غازی کی دہکتی سانسیں اپنی گردن پہ محسوس کی تھیں۔۔۔

"جانِ جاں جاکر جلدی سے تیار ہو جائیں کیونکہ آج کی افطاری ہم باہر کریں گے"۔۔۔۔

دھیمی سی سر گوشی نما آواز میں کہتا وہ اس چھوڑ پیچھے کھڑا ہوا تھا پھر مسکراتے ہوئے وہاں سے چل دیا۔

«««««««««««««««« ❤️ 😘 »»»»»»»»»»»»»»»»»»»

ڈارک بلو جینس پر گرے رنگ کی شرٹ پہنے وہ لاؤنج کے صوفے پر بے ترتیب ساٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھا ٹی وی دیکھ رہا تھا کہ اس کی نظر عجلت میں سیڑھیاں اترتی فریال کی جانب گئی جو نارنجی رنگ کے سوٹ پر نفاست سے ڈوپٹہ اوڑھے بیگ تھامے باہر کی جانب جا رہی تھی اس کو دیکھ وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

ناولز کلب Clubb of Quality Content

کیا ہوا فریال کہاں جا رہی ہیں؟

اپنے عقب سے آتی صارم کی آواز پر پیچھے مڑی تھی وہ اور مسکرا کر اس کی جانب دیکھا

"وہ دراصل مجھے مارکیٹ جانا تھا کسی کام سے"۔

کہتے اس نے باہر کی جانب قدم بڑھائے تھے لیکن پھر اس کی اگلی بات سن وہ پھر سے اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

ڈرائیور تو ہے نہیں، کس کے ساتھ جائیں گی؟

صارم نے کندھے اچکائے پوچھا اور ہاتھ میں تھامے ریموٹ کو صوفے پر رکھا

ڈرائیور نہیں ہے تو کیا ہوا؟

ابھی رکشے میں چلی جاوں گی واپسی پر کیب کروالوں گی۔

بہت عام سے لہجے میں وہ اپنی بات کہہ گئی تھی لیکن مقابل کھڑے صارم کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے تھے جسے فریال دیکھ نہ سکی تھی"

آپ کسی غیر شخص کے ساتھ جائیں گی فریال وہ بھی اکیلی؟؟

دماغ ٹھیک ہے آپ کا؟

وہ اپنے امڈ آنے والے غصے کو قابو کرتے بولا۔۔

کیا ہو گیا صارم؟ کیوں اتنا اسٹرینج بیہو کر رہے ہو؟ آج سے پہلے تو کبھی تم اس طرح روڈ نہیں ہوئے

نوولز کلب
Clubb of Quality Content

فریال کو اس کا یہ رویہ بہت برا لگا تھا کیونکہ وہ انسان جو ہمیشہ اس سے ہنس کر بات کیا کرتا تھا جس نے ہمیشہ اس سے نرمی برتی ہو آج اپنے لئے اس کا تلخ لہجہ محسوس کر اسے عجیب سا لگا۔

چھوڑیں اس سب کو، آپ کی سمجھ سے باہر ہے یہ باتیں۔۔۔۔۔

آپ باہر آئیں میں ڈراپ کر دیتا ہوں کیونکہ میرے ہوتے ہوئے آپ، اکیلے جائیں گی مجھے بالکل اچھا نہیں لگے گا

سپاٹ چہرے کے ساتھ کہتا بنا اس کی جانب دیکھے وہ باہر پارکنگ میں گیا تھا وہ بھی سر جھٹکتے اس کے پیچھے چل دی تھی۔۔۔۔

صارم نے گاڑی اسٹارٹ کرتے اس کو بیٹھنے کا اشارہ کیا وہ بھی وقت ضائع کیے بنا خاموشی سے گاڑی میں بیٹھی تھی۔۔

گلشن سے گاڑی نکلتی سیدھا لکی ون مال کے سامنے رکی تھی صارم نے پارکنگ میں جا کر گاڑی کھڑی کی تھی اور فریال کے ساتھ اندر مال میں گیا۔

اندر اینٹر ہوتے فریال کی نظر ایک جینٹس شاپ پر گئی جہاں مختلف اقسام کی شرٹس اس کی توجہ اپنی جانب مبذول کروا رہی تھیں۔

"صارم دیکھو یہ، شرٹ کیسی لگے گی موحد پر""؟

فریال نے کالے رنگ کی سمپل شرٹ کو تھامے اسے دیکھایا جس نے سنجیدگی بھرے چہرے پر ہلکی سی مسکان سجائے اثبات میں سر ہلائے جواب دیا۔۔۔

جی بہت اچھی ہے۔۔۔

مسکرا کر کہتا وہ دوسری جانب مصروف ہو گیا جبکہ اس کے علاوہ ایک دو اور شرٹیں لینے کے بعد وہ دونوں شاپ سے نکلے تھے اب ان کا رخ اوپر کی جانب تھا۔

وہ دونوں الیکٹرانک اسٹیر پر چڑھنے لگے تھے کہ صارم نے رخ موڑے اس کے دائیں ہاتھ کو نرمی سے تھاما وہ جانتا تھا کہ اسے ان اسٹیرز سے خوف آتا ہے ہمیشہ وہ ماما کے ساتھ آیا کرتی تھی اور ان کا ہاتھ تھام چڑھا کرتی تھی۔۔۔

صارم کے ہاتھ تھامنے پر اس نے تذبذب کا شکار ہوتے اس کی جانب دیکھا تھا جو رخ موڑے شائید نیچے کا ماحول ملاحظہ فرما رہا تھا۔

بھائی کے لئے شاپنگ کرنے آئی تھیں؟؟

آخری اسٹیپ پر پہنچتے صارم کی مسرت آواز اس دلربا کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔

جی بالکل ! وہ اتنے دنوں بعد آرہے ہیں

عید پر تحفہ دینا تو بنتا ہے۔۔۔

آخر منکوحہ جو ٹھہری۔۔۔۔

ٹھہر ٹھہر کر اس نے اپنے مخصوص لہجے میں بات مکمل کی تھی کہ وہ آسودگی سے مسکرا دیا۔۔۔

بالکل۔۔۔اس کی مسکراہٹ میں کچھ عجیب سا محسوس ہوا فریال کو لیکن وہ نظرانداز کر گئی۔

تھوڑی دیر مال میں گھومنے کے بعد کچھ شاپنگ مکمل کر کے اب ان دونوں نے گھر کی راہ لی تھی جہاں دلنشین اسے بار بار کالز کر کے ماما کے پیغامات دے رہی تھی۔

******

امی ابو ہم شاپنگ پر کب جائیں گے۔۔۔؟؟

کھانے کے دوران فائقہ نے سعدیہ اور زید صاحب سے پوچھا تھا زید صاحب کا کھانا کھاتا ہاتھ چند پل کو ساکت ہوا دل میں ہوک سی اٹھی تھی ان کی ہمت نہ ہوئی تھی کہ سر اٹھا کر جواب دے دیتے جب کہ ساتھ بیٹھی ان کی زوجہ ان کی کیفیت اچھے سے سمجھ رہی تھی۔

کس چیز کی شاپنگ"..؟؟؟

عام سے لہجے میں مخاطب ہوتیں سعدیہ بیگم نے پانی کا گلاس اپنے حلق میں انڈیلا

عید کی شاپنگ ماما کیونکہ ویسے بھی عید آنے میں کچھ ہی دن رہ گئے ہیں میری دوستوں نے تو خریداری شروع بھی کر دی ہے۔

چہک کر کہتی وہ بنا اپنے والدین کے تاثرات کا جائزہ لیے کہتی چلی جا رہی تھی۔

کوئی ضرورت نہیں ہے شاپنگ کی

"پانچ مہینے پہلے جو جوڑے لے کر دئے تھے انہیں پر گزارا کرو۔۔۔

پیسے درختوں پر تھوڑی لگے ہیں جو ہر بار نئے جوڑے دلائیں گے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سپاٹ سے تاثرات کے ساتھ سعدیہ بیگم نے کرخت لہجے میں کہا تھا کہ فائقہ کی آنکھوں میں پانی تیرنے لگا۔

میں اس بار پرانے کپڑوں میں عید نہیں مناؤں گی مجھے نہیں پتہ مجھے آپ لوگ نئے کپڑے لے کر دو گے پہلے بھی آپ نے وعدہ کیا تھا مگر لے کر نہیں دیے۔۔

فائقہ موٹے موٹے آنسوں بہاتی روئے جا رہی تھی ساتھ ہی پلیٹ کھسکا کر اس نے سائیڈ پر کی جیسے اپنی ناراضگی جتانا چاہتی ہو جب کہ اس کی یہ حرکت سعدیہ بیگم نے کافی ناگواری سے دیکھی تھی۔

فائقہ خاموشی سے کھانا کھاؤ نہیں تو مجھ سے جوتے مت کھا کینا ویسے رزق پر رو رہی ہو شرم آنی چاہیے تمہیں گھر سے رزق اٹھ جاتا ہے جو مل رہا ہے وہ بھی چھین جانا ہے۔۔۔۔۔

سعدیہ بیگم نے بنا لحاظ کیے اسے ڈانٹا شروع کر دیا تھا۔

بس کر جاؤ سعدیہ۔۔۔۔

اس تمام گفتگو میں پہلی بار تھا جب وہ درمیان میں بولے تھے انہوں نے نرمی سے کہتے اپنی بیگم کو خاموش کروانا چاہا

جبکہ فائقہ غصے میں کھانا چھوڑے اٹھ کر کمرے میں جاچکی تھی۔

نالائق اولاد زیادہ ہی سر چڑھالیا ہے اسے۔۔۔

اس کی پشت کو غصے سے گھورتی وہ چنگھاڑی تھیں۔۔۔

اب آپ کہاں جارہے ہیں۔۔۔۔؟؟؟

زید صاحب کو بھی اٹھتا دیکھ سعدیہ نے پوچھا۔

کچھ نہیں بس بھوک مٹ گئی۔۔۔۔

وہ بھی چلے گئے تھے وہاں سے جبکہ سعدیہ بیگم اپنا سر تھام کر رہ گئی تھیں۔

<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<<< 🤗 ❤️ >>>>>>>>>>>>>>>>>>

شام افطاری کے بعد سب گھر والے سوچکے تھے لیکن زید صاحب آنگن میں بیٹھے کسی بہت گہری سوچ میں گم تھے اپنی چھوٹی بیٹی فائقہ کی فرمائشیں اس کے وہ آنسوں اب بھی ان کے ذہن پر سوار تھے۔

انہیں سمجھ نہیں آرہا تھا وہ ایسا کیا کریں جس سے ان کی بیٹیوں کی خواہشیں پوری ہو سکیں کیونکہ جو نوکری وہ کرتے تھے بمشکل ہی ان کے گھر چولہا جلتا تھا۔

آنکھوں کو بند کیے کھولا تھا ان نے جیسے کوئی خیال ان کے ذہن میں آیا ہو ہاں ایک خیال تھا جو ان کے ذہن میں آیا تھا بے شک وہ کام رسکی تھی لیکن وہ لے لینا چاہتے تھے وہ رسک اپنی بیٹیوں کی خوشیوں کے لئے۔۔۔۔

»»»»»»»»»»»»» 🤗 ❤️ «««««««««««««

مما مجھے تھوڑا سا یہ سوال سمجھا دیں گی۔۔۔۔؟؟؟

کتاب کو ہاتھ میں تھامے بال پوائنٹ منہ میں دبائے دلنشین کیچن میں داخل ہوتی ساحرہ بیگم سے مخاطب ہوئی تھی جو کہ رات کے کھانے کی تیاریاں کر رہی تھی۔

بیٹا میں تو ابھی مصروف ہوں بعد میں سمجھا دوں گی۔۔۔۔

"ساحرہ بیگم سموسے کی پٹیوں میں مصالحہ بھرتے ہوئے مصروف سے انداز میں بولی تھیں کہ وہ منہ بسورے سائیڈ پر ہوئی۔۔۔۔

بھابھی آپ ہی سمجھا دیں۔۔۔۔

اب کے اس نے فریال سے منت کی تھی لیکن فریال نے اپنے آٹا گوندھتے ہاتھوں کو اٹھاتے کاندھے اچکائے جیسے بتا رہی ہو کہ میں بھی مصروف ہوں ابھی۔۔۔

"اوففف"..!!!

کل پیپر ہے میرا اور یہ سوال میری سمجھ سے باہر ہے وہ روہانسی ہوئی تھی۔۔۔۔

"کیا ہو رہا ہے لیڈیز"...

احتشام نے بھی آکر اپنا حصہ ڈالنا لازمی سمجھا تھا تبھی ان کو کیچن میں دیکھ وہ بھی وہاں ہی چلا آیا۔۔۔

ڈانس ہو رہا ہے۔۔۔۔

کرنا ہے؟؟؟

"دلنشین چڑ کر بولی تھی کہ فریال نے اپنی امڈ آنے والی ہنسی ضبط کو کیا اور ساحرہ بیگم نے دلنشین کو آنکھیں دیکھائی تھیں جیسے کہنا چا رہی ہوں کہ اپنا منہ بند رکھو۔۔۔

احتشام بیٹا ایک کام کرو یہ دلنشین کو تھوڑا سا سبق سمجھا دو کل پیپر ہے اسکا اور میرے پاس وقت نہیں اگر اسے سمجھانے بیٹھی تو افطار کے لئے دیر ہو جائے گی۔۔۔۔

"وہ عجلت میں بولی تھیں"۔۔۔

جی بڑی مما کوئی مسئلہ نہیں میں سمجھا دوں گا آپ اس کو روم میں بھیج دیں۔۔۔۔

وہ کندھے اچکائے جا چکا تھا جبکہ پیچھے کھڑی دلنشین کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔

مما بھئی میں نے نہیں سمجھنا اس سے۔۔۔

وہ کتابیں وہیں ٹیبل پر پٹخ کر بیٹھ گئی تھی۔

دل نکھرے نہیں کرو اب بچہ سمجھا رہا ہے تو جاؤ ورنہ بیٹھی رہو ایسے ہی۔۔۔

وہ تھوڑا غصے سے بولی تھیں کہ وہ پیر پٹختے ہوئے اوپر کی جانب چل دی جب کہ احتشام تو مغرور سے چال میں اکڑ کر اپنے روم میں داخل ہوا تھا۔۔۔۔

پیچھے دلنشین بھی دروازے کو لاپرواہی سے دھکیل اندر داخل ہوئی تھی کہ احتشام کے گلا کھنکھارنے پر اس کی جانب دیکھا جو اس ہی کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔

مس دلنشین آپ میں منیرز نہیں ہیں کہ کسی کے بھی روم میں دروازہ نوک کر کے داخل ہوتے ہیں اور انسان بھی وہ جو آپ کا استاد ہے اس وقت۔۔۔۔

ٹانگ پر ٹانگ بڑھائے کروفر سے بیٹھتے کچھ اکڑو سا مخاطب ہوا تھا کہ دلنشین نے آنکھیں کھول حیرت سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اودو نمبر استاد بعد میں اپنی اکڑ دیکھانا اور۔۔۔۔۔

خاموش۔۔۔۔!!

دلنشین کی آدھی بات منہ میں ہی رہ گئی تھی کہ اس کی دھار گونجی اپنی نشست سے کھڑے ہوتے ہاتھ پیچھے کمر پر باندھ گردن ترچھی کیے اس کی جانب دیکھ دھاڑا

باہر جاو دروازہ ناک کر کے واپس اجازت لے کر آؤ۔۔۔۔۔

دلنشین تو اس کے انداز سے صدمے سے بے ہوش ہونے کو تھی البتہ احتشام اس تاثرات کو خاصا انجوائے کر رہا تھا اور امڈ آنے والے قہقے کو ضبط کیے بیٹھا تھا۔۔۔

مرو تم بھاڑ میں جاو۔۔۔۔۔

چڑ کر کہتی وہ واپس باہر جانے کو تھی کہ احتشام نے برق رفتاری سے اس کا ہاتھ پکڑے واپس اندر کی جانب کھینچا یوں اچانک ہوئی کاروائی پر وہ اپنا توازن برقرار نا رکھ سکی اور سیدھا اس کے چٹانی سینے سے ٹکراتی بوکھلاہٹ کا شکار ہوئی۔۔۔

ج۔۔۔جاہل انسان۔۔۔۔

دانت کچکاتی وہ بوکھلاہٹ میں پیچھے ہوئی تھی احتشام نے آج زندگی میں پہلی بار وہ منظر دیکھا تھا جو اس کے دل کی دنیا میں اٹھتے جذبات کو تہہ و بالا کر گیا۔

اس کی گرفت سے نکلتی اپنی حالت پر قابو پاتے وہ کتابیں ٹیبل پر رکھ بیٹھ گئی

جب کہ سرد سی آہ خارج کرتے وہ بھی صوفے پر براجمان ہوا۔۔۔

بندا کبھی غلطی سے ہی صحیح عزت ہی دے دیتا ہے۔۔۔۔

منہ بسورے وہ آنکھیں ترچھی کیے گویا ہوا جب کہ ناخنوں کو پھونک مارتی دلنشین نے بڑی ہی ادا سے آنکھیں مٹکاتے اس کی جانب دیکھا۔

آنہاں۔۔۔!! بشرطیکہ بندا عزت کے لائق ہو۔۔۔

اس کی بات سن احتشام نے اچھی خاصی گھوری سے نوازا تھا اسے جس کا اس پر خاطر خواہ اثر نہ ہوا وہ بھی دل ہی دل میں کلس کر رہ گیا۔۔۔م

«««««««««««««««« ❤️ 😘 »»»»»»»»»»»»»»»»»

دو پہر کے وقت پلوشہ اسکول سے چھٹی کرنے کے بعد گھر جا رہی تھی کہ آگے جا کر بیچ راستے میں ندیم نے اسکا راستہ روکا تھا ندیم جوان کے محلے کا گنڈہ ٹائپ آدمی تھا وہ ہمیشہ سے اسے ایسے ہی پریشان ہیا کرتا تھا لیکن پلوشہ اگنور کر دیا کرتی دیتی تھی اور یہی اس کی سب سے بڑی بھول تھی کیونکہ اگر ایسے لوگوں کو اگنور کیا جائے تو ان کی ہمت اور بڑھ جاتی ہے۔۔۔

او بے بی کدھر جا رہی ہیں۔۔۔؟؟؟

آو میں گھر چھوڑ دوں اتنی دھوپ میں جاو گئی کہیں یہ چمکیلا رنگ مانند ہی نہ پڑھ جائے۔

اس کو اگنور کیے پلوشہ نے تیز تیز چلنا شروع کر دیا تھا۔

ارے ارے آرام سے کیوں ان خوبصورت پیروں کو تکلیف دے رہی ہو۔۔۔

اسکے ہاتھوں کو ندیم نے جیسے ہی پکڑنا چاہا تھا بوکھلاتے اپنی چادر سنبھالتے اس نے بھاگنا شروع کردیا وہ بھاگتے بھاگتے ندیم کی نظروں سے اوجھل ہوئی اور ایک کار کے پیچھے چھپ کر پناہ لی اور ساتھ ہی گہرے گہرے سانس لیتی خود کو پرسکون کرنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

اسکی آنکھیں بند تھیں جبکہ وہ کھینچ کھینچ کر سانس لے رہی تھی۔۔۔۔۔

مجھ کو دے تو مٹ جانے

اب خود سے دل مل جانے

کیوں ہے یہ اتنا فاصلہ؟

جبکہ گاڑی میں بیٹھے شخص کی آنکھوں کی چمک ابھری تھی اس ماہ وش کو دیکھ جو گلابی رنگ کی شوار قمیص میں جامنی رنگ کا ڈوپٹہ سر پر اوڑھے کافی حسین معلوم ہو رہی تھی۔۔

اس پر چلتی اسکی تیز رفتار سانسیں۔۔۔۔

آنکھوں پر موجود رقص کرتی وہ سایہ فگن، چہرے پر بکھری وہ آوارہ زلفیں اسے مزید دلکش بنا رہی تھیں۔۔۔۔

لمحے یہ پھر نہ آنے

ان کو تو نہ دے جانے

اس نے آہستگی سے گاڑی کا شیشہ نیچے کیا تھا وہ خواب سی کیفیت میں سامنے کھڑی پلوشہ کو دیکھ رہا تھا۔

شش۔۔۔۔

اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ پلوشہ نے گاڑی میں بیٹھے صائم کو خاموش رہنے کی التجا کی تھی۔

م۔۔میرے ب۔۔بارے م۔۔میں کوئی پوچھے پلیز م۔۔مت بتا۔۔بتایئے گا۔۔۔۔

آنکھوں میں بہتے آنسوں کے ساتھ وہ بکھرے ٹوٹے لہجے میں بولی تھی۔

پلوشہ کی بات سن اسکو تشویش لاحق ہوئی تھی لیکن اسکی سوچوں کا تسلسل کسی آدمی کی آواز پر ٹوٹا تھا۔

یہاں سے کسی لڑکی کو جاتے دیکھا۔۔۔۔؟؟

صائم کی گاڑی کے پاس جھک ندیم سر میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا

نہیں تو۔۔۔۔

صائم اپنے موبائل میں جھکا مصروف سے انداز میں بولا کہ وہ شخص لب بھینچے منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑاتا ہوا آگے نکل گیا۔

اب تم سامنے آسکتی ہو وہ جاچکا ہے۔۔۔۔

وہ جو ندیم کی آواز سن جھک گئی تھی اسکے جانے پر اپنے دل پر ہاتھ رکھے کھڑی ہوئی۔

مس آئیں میں آپ کو چھوڑ دیتا ہوں۔

اسکو واپس جاتا دیکھ صائم نے کہا تھا۔

ن۔۔نہیں اٹس اوکے۔۔۔

وہ تھوڑا جھجھکتے ہوئے بولی تھی

مس دوپہر کا ٹائم ہے آپ اکیلی ہیں اور وہ شخص ابھی تک گیا نہیں ہو گا اسلئے آئیں میں آپ کو چھوڑ دیتا ہوں۔

Clubb of Quality Content

صائم اسکو سمجھانے کے سے انداز میں بولا جب کہ اس کی بات سن وہ سوچنے لگی پھر خاموشی سے اسکے ساتھ گاڑی میں بیٹھ چکی تھی۔

تھوڑی جھجک بھی تھی تھوڑی شرم بھی

لیکن ندیم کی فضول حرکتوں کو برداشت کرنے سے بہتر صائم کے ساتھ جانا اسے بہتر لگا تھا۔

کیا میں پوچھ سکتا ہوں مس۔۔۔؟؟

کہ وہ شخص کون تھا اور آپ کا پیچھا کیوں کر رہا تھا۔۔۔؟؟

گاڑی کی گہری خاموشی کو صائم کی مردانہ آواز نے توڑا تھا۔۔۔

و۔۔وہ ہمارے محلے میں رہتا ہے بہت ہی بد تمیزی اور چھیچھورا اور آوارہ لڑکا ہے

وہ پچھلے کئی دنوں سے مجھے تنگ کر رہا ہے۔۔۔۔

نظریں جھکائے وہ بھاری آواز بولی تھی۔

اسٹیرنگ پر صائم کی گرفت مضبوط ہوئی تھی وہ نہیں جانتا تھا کیوں لیکن ندیم کی نظروں اور نیت کے بارے میں سن اس کے دماغ میں سوئیاں سے چبھی تھیں۔۔۔۔

تو آپ نے اپنے گھر میں سے کسی کو نہیں بتایا۔۔۔۔؟؟؟

نہایت حیرانی کے عالم میں یہ سوال پوچھا گیا تھا۔۔

بتایا تھا امی کو۔۔۔

م۔۔ مگر انہوں نے کہا اگنور کر دوں۔۔۔۔

گود میں موجود ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے کہا تھا اس نے

واٹ۔۔۔؟

سیریسلی مس۔۔۔؟؟

ایسے لوگوں کو اگنور کرنا یعنی ان کو دعوت دینا ہوتا ہے۔آپ کو اس کے خلاف ایکشن لینا چاہیے ورنہ یہ آپ کی زندگی کے لئے نقصان دہ ہے۔۔۔۔

وہ نہایت سنجیدگی سے بولا تھا۔

پلوشہ جواباً کچھ نہ بولی تھی صائم نے بھی مزید بات کرنا ضروری نہ سمجھا بلکہ خاموشی سے ڈرائیونگ کرنے لگا تھا۔

»»»»»»»»»»»»» 🙈 ❤️ ««««««««««««««««

دلنشین پچھلے دس منٹ سے کانچ کے ٹیبل پر کتابیں پھیلائے بیٹھی تھی آخر تنگ آکر احتشام نے ہی اس خاموشی کو توڑا تھا۔

اب بتاؤ بھی کیا سمجھنا ہے تم نے یا یونہی بیٹھنے کیلئے آئی ہو۔۔۔۔؟؟

اسکو یونہی بیٹھے دیکھ احتشام گھور کر بولا تھا۔۔۔

سمجھانا تو آپ نے ہے استاد جی آپ بتائیں میں کیا بولوں بھلا۔۔۔۔

وہ شانِ بے نیازی سے کہتی کندھے اچکا گئی جب کہ اس کے انداز پر وہ اچھا خاصا تپا تھا۔۔۔۔

محترمہ سوال بتائیں کون سا سمجھنا ہے۔

احتشام نے دانت کچکچائے تھے دلنشین کی بات سن۔۔۔۔

یہ والی میتھ کی ایکویشن سمجھنی ہے۔

کتاب کو کھول اس کے سامنے رکھا تھا جبکہ وہ سوال دیکھ احتشام کے چہرے کا رنگ بدلا تھا جسے دیکھ دلنشین فاتحیب سی مسکرائی تھی۔

Clubb of Quality Content

کیونکہ وہ جانتی تھی کہ احتشام کو یہ سوال یقیناً نہیں آتا ہو گا کیونکہ پیچھلے سال وہ اسی سوال کی وجہ سے صارم سے نو سے دس بار بے عزت ہو چکا تھا۔

لیکن اسکی یہ خوش فہمی بھی جلد ہی دور ہوئی تھی جیسے ہی احتشام نے او کے کہتے اس سے رف کاپی مانگی۔

چلو اب فوکس سے سمجھنا۔۔۔۔

دلنشین کا فتح سے مسکراتا چہرا کسی غبارے کی مانند پھولا تھا۔ایک گہرا سانس لیے وہ خاموشی سے سوال سمجھنے لگی تھی۔۔۔۔

میتھ ایک ایسا مضمون تھا جس سے اس کی جان جاتی تھی مگر پڑھنا اسکی مجبوری تھا۔

چلو اب شیٹ پر تین بار اس کی پریکٹس کرو اور دو مرتبہ ٹیسٹ دو۔

سمجھانے کے بعد وہ اپنی اسائنمنٹ لے کر بیٹھ گیا تھا جبکہ اتنی بڑی ایکویشن کو پانچ مرتبہ لکھنے پر اسکی آنکھیں حیرت کی زیاتی سے پوری کی پوری کھل چکی تھی۔

بس سمجھا دیا ہے ناکافی ہے اب زیادہ سچ مچ کے استاد مت بنو۔۔۔۔

کاپی اٹھاتے اس نے تڑخ کر کہا تھا کہ احتشام نے بھنوئیں سکیڑے اس کو دیکھا۔

باتیں مت کرو جتنا کہا ہے اتنا کرو۔۔۔۔

آنکھیں چھوٹی کرتے اس نے پاٹ چہرے کے ساتھ کہا تھا۔۔۔

دماغ ٹھیک ہے آپکا۔۔۔؟؟؟

پانچ مرتبہ کون پاگل لکھے گا میں نہیں کر رہی بس ایک بار لکھوں گی۔

احتجاج کرتی وہ دبا دبا چیخی تھی۔

دلنشین خاموشی سے کرلو ورنہ مما کو شکایت لگادوں گا

اسکو گھوری سے نوازتے وہ سنجیدگی سے بولا تھا جبکہ وہ منہ کے الٹے سیدھے زاویے بنائے کتاب پر جھک چکی تھی اور ساتھ ہی میں احتشام کو نئے نئے القابات سے نوازنا نہ بھولی۔

یونہی پورے پانچ گھنٹے اسے پڑھانے کے بعد دلنشین کی جان چھوڑی تھی اس نے جبکہ وہ توبہ کر چکی تھی کہ دوبارا اس نکھریلے سے نہیں پڑھے گی جس نے اس کے دماغ کا ستیاناس ہی کر ڈالا تھا ایک تو روزہ تھا اوپر سے امتحان سونے پر سہاگا اس سر پھرے سے تیاری میں مدد۔۔۔

»»»»»»»»»»»»»»»»»»»»»»»»» ❤️ 😂 ««««««««««««««««««««««

پلوشہ دیکھو زرا دروازے پر کون ہے "...؟؟؟

باورچی خانے میں کام کرتی سعدیہ بیگم نے پلوشہ سے کہا"...

بستر پر آرام فرماتی پلوشہ ڈوپٹہ سر پر اوڑھے دروازے کی جانب بڑھی تھی"..

دروازے کے باہر کھڑے ندیم کو دیکھ اس کا سانس اٹکا تھا وہ جلدی سے دروازا بند کرنے لگی تھی لیکن ندیم نے ہاتھ بڑھا کر پلوشہ کی اس کوشش کو ناکام بنایا

ندیم دروازے کو پوراد ھکیل اندر داخل ہو چکا تھا جب کہ پلوشہ اضطرابی کیفیت میں اندر بھاگنے لگی۔۔۔۔

کدھر چلی جانِ من "...؟؟؟؟

"ایک ہاتھ سے اسکی کلائی تھامے جبکہ دوسرے سے اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتے وہ شیطانی مسکراہٹ چہرے پر سجائے بولا"....

"چ۔۔چھوڑ۔۔۔چھوڑو۔۔۔مجھے".....

"ا۔امی"..

"اسکے ہاتھوں سے اپنی کلائی آزاد کروانے کی کوشش کرتی بولی تھی اور ساتھ ہی سعدیہ بیگم کو بھی مدد کے لیے پکارا تھا اس نے".....

"کون ہے پل۔۔۔"....

"ان کی آدھی بات منہ میں ہی رہ گئی تھی صحن میں کھڑے ندیم کو دیکھ کر۔۔۔

"تم جاہل انسان تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہاں آنے کی"..؟؟؟؟؟

وہ ماتھے پر بل سجائے غصے سے بولی تھیں"...

ارے ساسوماں"...

خیریت"...؟؟؟

"اتنا غصہ کیوں"..؟؟؟؟میں تو بس اپنی ہونے والی بیوی سے ملنے آیا ہوں اور یہ سامان دینے آیا تھا کہ کل شام میں تیار رکھنا اس کو نکاح ہے اسکا میرے سے"....

Clubb of Quality Content

وہ ترچھی آنکھوں سے ان کی جانب دیکھتے دونوں کے کانوں میں سور پھونک گیا تھا۔۔۔

اور آئندہ میری ہمت کی بات مت کیجئے ہمت تو بہت کچھ کرنے کی ہے"....

"وہ ذو معنی لہجے میں کہتا انہیں ششدر کر گیا"...

"ن۔۔ نہیں۔۔۔

م۔۔ میں تم سے ش۔۔ شادی ن۔۔ نہیں کروں گی جاہل گوار"..

"وہ روتے ہوئے مسلسل اپنے ہاتھوں کو چھڑا رہی تھی"....

"جورو تو، تو میری ہی بنے گی چاہے زبردستی یا پیار سے شام تک دماغ ٹھیک کر لینا ورنہ ایسے ہی لے جاؤ گا"...

کرخت آواز میں کہتا اسکو وہیں چارپائی پر پٹخ گیا تھا وہ سر گھٹنوں میں دیے اپنی قسمت پر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی جبکہ سعدیہ بیگم اپنا سر تھام گئی تھیں۔

<<<<<<<<<<<<<<<<<< ❤️ 🤗 >>>>>>>>>>>>>>

Clubb of Quality Content

احتشام کوریڈور سے گزرتے ہوئے جا رہا تھا کہ بے ساختہ اسکی نظر دلنشین کی کلاس میں گئی تھی اسکے چہرے کے تاثرات یکدم سپاٹ ہوئے تھے آنکھوں میں سنجیدگی چھانے لگی تھی جب دلنشین کو اپنے بیک بینچر لڑکے کو پیپر دیکھاتے دیکھا۔۔۔

اور لڑکا پیپر دیکھنے کے بہانے بار بار اسے ٹچ کر رہا تھا جسے دل شائد محسوس نہیں کر رہی تھی یا پیپر کی پریشانی کی وجہ سے جان بوجھ کر نظر انداز کر رہی تھی۔۔۔

وہ وہیں کونے پر کھڑے ہو کر اس منظر کو انگارا ہوتی آنکھوں سے دیکھتا رہا پھر لب بھینچتا وہاں سے چل دیا۔

«««««««««« ❤️ 💐 »»»»»»»»»»

وہ پیپر دینے کے بعد کوریڈور سے گزرتی ہوئی جا رہی تھی کہ اچانک کسی نے اسے پاس بنی لیب کے اندر کھینچا تھا۔۔۔

دلنشین جو اس سب کے تیار نہ تھی کسی کٹی ہوئی ڈالی کی مانند لیباٹری روم میں کھینچتی چلی گئی تھی۔۔۔

احتشام نے دروازہ لاک کیے دلنشین کو کھینچ کر دیوار سے پن کیا تھا اسکا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا سانس نیچے ہی رہ گیا وہ اپنی آنکھوں کو کھولے احتشام کو دیکھ رہی تھی جو اسکے دیوار سے پن کیے بہت آرام سے کھڑا تھا۔

"ک۔۔ کیا ہے ی۔۔ یہاں کیوں لائے ہیں اور۔۔ اور یہ ڈور ک۔۔ کیوں لاک کیا".. ؟؟؟

وہ اس کی لال ڈور آنکھوں میں دیکھے اٹکتے ہوئے بولی تھی"....

اور ساتھ ہی دلنشین نے احتشام کے سینے پر ہاتھ رکھے اسے زور سے پیچھے دھکیلنا چاہا تھا لیکن وہ اسکے ان نازک ہاتھوں کو اپنی آہنی گرفت میں تھام گیا۔۔۔۔

"تمھیں لگتا ہے تمھارے یہ نازک ہاتھ مجھے پیچھے ہٹانے کے لئے کافی ہیں".. ؟؟؟؟

وہ دلنشین کے اوپر جھکتے استہزایہ لہجے میں بولا تھا جبکہ اسکے سوال کو سراسر نظرانداز کر گیا"...

وہ اسکے یوں قریب آنے پر جھجھکی تھی۔۔۔۔

تمہیں میں نے اسلئے تیاری کروائی تھی کہ تم غیر مردوں کو پیپر کرواتی پھرو۔۔۔۔

مزید اپنا چہرا اسکے چہرے کے قریب کر گیا تھا وہ کہ اس کی گرم سانسیں باقاعدہ دلنشین کے چہرے پر پڑ رہی تھیں۔۔۔

"پ۔۔پیچھ۔۔پیچھے ہٹ۔۔ہٹیں۔۔"

وہ غصے سے اسکو آنکھیں دیکھاتی چیخی تھی کہ احتشام نے غصے سے اسے گھورتے اس کے بازوں پر اپنی گرفت کو اور مضبوط بنایا تھا"....

"شش۔۔۔۔۔چپ!!!!

انگشت شہادت اپنے لبوں پر رکھ آنکھیں ترچھی کیے اسے خاموش رہنے کی تلقین کی گئی۔

سنائی نہیں دیا تمھیں میں نے کیا کہا ہے؟

میرے سوال کا جواب دو".....

وہ غصے سے غرایا تھا کہ دل کو خوف سے اپنے وجود میں سنسناہٹ ہوتی محسوس ہوئی تھی"...

"وہ اس وقت اکیلی تھی اسکے ساتھ"...

"بے شک وہ منگیتر اور کزن تھا اس کا لیکن تھا تو غیر محرم ہی۔۔۔۔

نہیں مجھے کچھ سنائی نہیں دیا اور نہ ہی میں کچھ سننا چاہتی ہوں دور ہٹیں ورنہ چاچی کو شکایت کر دوں گی"....

اپنی تیکھی ناک پھیلاتی وہ چیختے بولی

اور ویسے بھی پیپر ہی دیکھا یاہے کوئی گناہ نہیں کیا۔۔۔

وہ بنا اپنا ڈر ظاہر کیے ڈھٹائی سے بولی تھی یا یہ کہنا زیادہ بہتر ہو گا کہ اپنے پرانے روپ میں آچکی تھی۔۔۔

احتشام کے ہونٹوں پر لمحے بھر کے لئے مسکراہٹ آکر معدوم ہوئی تھی لیکن جیسے ہی اس لڑکے کا دلنشین کے ساتھ بہت ہی فرینک انداز یاد آیا آنکھوں میں سنجیدگی نے واپس اپنی جگہ بنائی تھی۔

"پیپر۔۔۔۔۔۔فار گاڈ سیک۔۔۔

وہ بار بار تمہیں ٹچ کر رہا تھا اس پیپر کے بہانے۔۔۔۔۔

"اسکے دونوں کندھوں کو زور سے بھینچا تھا کہ وہ سسک اٹھی تھی۔

میری ایک بات غور سے سن لو اور اسے اپنی اس خالی کھوپڑی میں اچھے سے بٹھالو۔۔"

"دلنشین کو اپنی گرفت میں بے بس دیکھتا سنجیدہ ہوئے لہجے میں بولا تھا۔وہ بے بسی سے اس کی باتیں سننے کو مجبور تھی ورنہ دل تو کر رہا تھا احتشام کا منہ نوچ لے جس سے وہ اسے گھورے ہوئے تھا".....

"آئندہ میں تمہیں دوبارا اس لڑکے کے آس پاس بھی نہ دیکھوں ورنہ تمہارے ساتھ ساتھ اسے بھی دنیا سے اوپر پہنچادوں گا".....

وہ دلنشین کے کان کے قریب جھک کر گھمبیر لہجے میں بولتا اسکا ہاتھ تھام کر وہ وہاں سے لے نکل گیا تھا".....

جب کہ وہ حیرانگی کے عالم میں اسکے چہرے کو تکتی جارہی تھی یہ وہ احتشام تو نہ تھا جو ہر وقت مزاق کے موڈ میں رہتا تھا بلکہ یہ تو کوئی اور ہی تھا جسے شائد وہ نہ جانتی تھی۔۔۔

»»»»»»»»»»»»»»»» ❤️ 🤗 ««««««««««««««««

کیا ہوا ڈارلنگ اتنی اداس کیوں ہو؟؟

فریج سے پانی نکالتے غازی نے کیچن کی صفائی کرتی غزل کو دیکھ حیرانی سے کہا

کتنی عجیب بات تھی شوہر ہو کر آپ مجھ سے اداسی کی وجہ معلوم کر رہے ہیں۔۔۔!!

غزل نے طنزیہ کہا تھا

ایسے گھور کیا رہے ہیں۔۔۔۔؟؟؟

دیکھ رہا ہوں روزے کی حالت میں کام کر رہی ہو لیکن ایک بھی شکن تمہارے چہرے پر نہیں ہے"....

ٹائل کے ساتھ ٹیک لگائے بہت معویت سے دیکھ رہا تھا اس کو۔۔۔

کاٹن کی سادہ شلوار شوٹ میں ملبوس بالوں کا میسی جوڑا باندھے ماتھے پر بہتے پسینے کے ساتھ کام کر رہی تھی لیکن اف کا لفظ ابھی تک اس کی زبان پر نا آیا تھا۔

غازی جب ہم روزے کی نیت باندھتے ہیں تو اللہ خود ہی صبر دے دیتا ہے بس ہمارا کام صرف پاک نیت باندھنا ہے۔

مسکرا کر کہتی اب وہ کیبنٹ کی چیزیں ترتیب سے رکھ رہی تھی۔۔۔۔

ہمممم واقعی بہت مضبوط ہوتی ہو تم عورتیں مطلب صبح سحری میں سب سے پہلے جاگتی ہو سب گھر والوں کے لئے تھکی ہوئے ہونے کے باوجود سحری تیار کرتی ہو روزہ رکھنے کے بعد گھر کی صفائی کرتی ہو اور پھر گھر والوں کے لئے افطاری تیار کرنے میں لگ جاتی ہیں تم

خواتینیں۔۔۔

اتنا سارا کھانا روزے کی حالت میں تیار کرنا اذان سے پہلے دستر خوان لگانا اور پھر سے سحری میں سب سے پہلے جاگنا۔۔۔

وہ نان اسٹاپ سا اسکو کام کرتے دیکھ ٹرانس سی کیفیت میں بول رہا تھا۔

میرے معصوم شوہر۔۔۔۔!!

سحری کھانا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور سحری کھانے اور کھلانے میں برکت ہے۔

اسلئے یہ سب کر کے مجھے یا ہر عورت کس دلی خوشی ملتی ہے

مسکرا کر کہتی وہ مقابل کھڑے اپنے شوہر کے دماغ کو روشن کر گئی تھی۔

کتنی مضبوط اور محبتوں کا پیکر ہے میری بیگم۔۔۔۔

آنچ دیتے لہجے میں کہتا غزل کے چہرے پر جھولتی آوارہ زلف کو کان کے پیچھے اڑسا تھا۔۔۔

اب تو تمہیں دیکھ میرا بھی دل کرتا ہے کہ کیوں نا میں بھی روزے رکھ لوں ویسے بچپن سے اس معاملے میں بہت کچا رہا ہوں یعنی بچپن میں رکھتا تھا روزے لیکن بھوک پر قابو نہیں رکھ پاتا تھا اسلئے روزہ ٹوٹ جایا کرتا تھا۔۔۔

غازی۔۔۔

روزے کے لیے عربی میں "صوم" کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کے لغوی معنی "رکنے" کے ہیں۔اصطلاح میں اس سے مراد "طلوع فجر سے غروب آفتاب تک روزہ توڑنے والی چیزوں سے نیت وارادہ کے ساتھ بچے رہنا ہے۔"

"ہمم۔۔۔

کیوں نا کوشش کرکے دیکھا جائے۔۔

وہ کچھ سوچ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے بولا

یہ تو بہت اچھی بات ہے مجھے بہت خوشی ہوگی کہ آپ رمضان المبارک کے تمام روزے رکھیں گے۔۔۔

وہ چہکتے ہوئے بولی تھی غازی نے اس کی آنکھوں میں عجب خوشی کی چمک ابھرتی دیکھی۔

جانتے ہیں۔۔۔۔۔!!!

روزہ وہ عبادت ہے جسے اللہ تعالی نے اپنے بندوں پر فرض کیا اور جس کا مقصد تقوی کا حصول ہے۔(البقرہ:۱۸۳)

روزہ ہر بالغ، مقیم، عاقل اور روزہ کی طاقت رکھنے والے ہر مسلمان پر فرض ہے۔

اب کے اس کی آنکھوں میں دیکھ وہ تھوڑی سنجیدگی سے بولی تھی۔

ادھر آئیں بیٹھیں یہاں"...

غازی کا ہاتھ تھامے اسکو کرسی پر بیٹھایا تھا اور خود سامنے رکھی گئی کرسی پر براجمان ہوئی۔

اب اللہ کے کرم سے آپ نے فیصلہ کر ہی لیا ہے تو کیوں نا آپ کو اس معاملے میں تھوڑا سا گائیڈ کیا جائے۔۔۔۔

مسکراتے ہوئے آنکھ ونک کرتی وہ ایک ادا سے بولی کہ بے ساختہ غازی کا قہقہ گونجا تھا۔۔۔

فرض روزے کی نیت فجر سے قبل کرنا چاہیے کیونکہ یہ ضروری ہے۔۔۔

اگر ہم سحری کھا رہے ہوں تو کھاتے ہوئے اذان شروع ہو جانے کی صورت میں سحری چھوڑنے کے بجائے جلدی جلدی کھا لینی چاہیے۔۔۔۔

افطار جلدی کرنا مسنون ہے چنانچہ سورج غروب ہوتے ہی روزہ افطار کر لینا چاہیے۔۔

بیگم اتنا تو معلوم ہے مجھ معصوم کو اب اتنا بھی نکما نہیں ہے آپ کا شوہر نامدار۔۔۔

مصنوعی خفگی ظاہر کرتا وہ منہ بسورے بولا تھا کہ غزل کھلکھلا دی۔۔۔۔

اچھا اچھا ماہان لارڈ صاحب سنیں اب۔۔۔

تراویح نفل نماز ہے جسے تہجد یا قیام اللیل بھی کہتے ہیں،اس کی مسنون رکعتیں ۸ ہیں۔نفل نماز ہونے کی وجہ سے کم یا زیادہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔

اور میری یہ خواہش ہے کہ میرا شوہر میرے ساتھ ہر نفل ادا کرے۔۔

اپنے پر نور چہرے کو دونوں ہاتھوں کے پیالے پر ٹکائے وہ مسکرا کر کہتی ایک آس سے بولی تھی.جی پر مقابل نے سر کو خم کیا۔۔۔۔

ہاں تو ہم کہاں تھے۔۔۔۔؟؟

کچھ سوچنے کے انداز میں بولی۔۔

ہم یاد آیا۔۔۔۔

رمضان کی انتہائی قدر و منزلت والی رات لیلۃالقدر بھی ہے اسکی کی برکتوں سے محروم رہنے والا بدنصیب ہے اسلئے اسکو چھوڑ نہیں سکتے۔۔

لیلۃالقدر کی دعا۔۔۔!!!

اللّٰھمّ انّک عفوّ تحب العفو فاعف عنّی "اے اللہ، تو معاف کرنے والا ہے معاف کرنے کو پسند کرتا ہے پس مجھے بھی معاف فرمادے۔۔۔

غزل کے بولنے سے پہلے ہی غازی کے لبوں نے اس دعا کو پڑھا تھا کہ وہ آنکھیں کھولے حیرت سے اسے دیکھے گئی۔۔۔۔

یہ دعا مجھے دادی سا نے یاد کروائی تھی

اس کے چہرے پر ابھرتی حیرانی اور آنکھوں میں پنپتے سوال کو جانتے وہ آسودگی سے مسکراتے بولا

اس رات ہماری دعاؤں اور نیت کے نتیجے وہ پاک زات ہمارے گناہوں کو در گزر کرتی

ہے۔۔۔

غازی کے ہاتھوں کو تھام نرمی سے بات مکمل کی تھی جب کہ تعریفی نظروں سے اپنے شوہر کو

دیکھا جس نے آج اس کی خوشی دیدنی کی تھی۔

وہ کسی معلمہ کی مانند سمجھا رہی تھی جبکہ غازی اب بھی ایک ہاتھ ٹیبل پر ٹکائے اس کی ایک

ایک حرکات کا جائزہ لے رہا تھا۔۔۔۔

روزے کی حالت میں غیبت کرنا، جھوٹ بولنا، گالی دینا، لڑائی کرنا، بیہودہ، فحش اور جہالت

کے کام یا گفتگو کرنا گناہ ہے۔

اگر روزہ رکھتے ہوئے بھی یہ سب کریں تو ہمارا روزہ مکروہ ہو جائے گا۔۔۔

بیگم جانی۔۔۔۔

اتنا تو میں جانتا ہی ہوں آپ نے تو پورا ہی بچہ سمجھ لیا۔

کسی معصوم بچے کی مانند منہ بنائے شکوہ کیا تھا کہ وہ ہنس دی تھی۔

Clubb of Quality Content!

میرے ساتھ آپ کے یہ پہلے روزے ہیں اسلیئے گائڈ کرنا لازم سمجھا۔۔۔۔

کندھے اچکا کر کہتی وہ واپس کیچن میں چلی گئی تھی جبکہ فریش ہونے کی نیت سے غازی روم میں۔

*****

ایکسکیوز می۔۔۔۔

گراؤنڈ میں موجود احتشام کے فون کی چنگھاڑتی آواز نے سب کو متوجہ کیا تھا

وہ جو دوستوں کے ساتھ گراؤنڈ میں بیٹھا فوٹ بال میچ دیکھ رہا تھا سب سے معذرت کرتا سائیڈ پر آیا۔۔۔

ہاں بولو صارم؟؟؟

ایک ہاتھ بالوں میں پھیرے دوسرے ہاتھ سے فون کان پر لگائے وہ کروفر سے چلتا سائیڈ پر آیا۔

کہاں ہے اس وقت ؟؟

گراؤنڈ میں ہوں کیوں، کیا ہوا؟؟؟

گلے میں پہنے لاکٹ کو گھوماتے تشویش کن لہجے میں پوچھا گیا۔۔۔

واٹ ؟؟

تم ابھی بھی وہاں پر ہو؟؟؟

جانتے ہو نا، گھر آنا ہے کتنے دنوں سے نکلے ہوئے ہو کچھ ہوش ہے یا نہیں

ماما پوچھ رہی ہیں کب سے۔۔۔۔

صارم تپ ہی گیا تھا احتشام کی بات سن کر جب کہ وہ دلکشی سے سائیڈ سمائل ہنستا فون کو کان سے ہٹائے اسکرین کی جانب دیکھنے لگا۔

احتشام میچ کی پریکٹس کیلئے ایک تین دن سے اپنے دوست کے فارم ہاوز میں رہ رہا تھا یہی وجہ تھی کہ صارم تپ گیا تھا جسے گھر کا کوئی ہوش ہی نہ تھا اپنی دنیا میں مگن رہنے والا وہ شوخ و

چنچل مگر جنون و غصے سے بھرا شخص جو تھا تو بالکل پانی مانند نرم و ٹھنڈے مزاج کا لیکن اگر ایک بار اس میں طوفان آجائے تو سب کچھ تہس نہس کر دینے والا۔

ہاہاہاہا ریلیکس بڈی۔۔۔

یاد ہے مجھے ویسے بھی اپنے گھر کو کون بھولتا ہے، تھوڑا سا میچ رہ گیا ہے۔

بس تم ایک کام کرو کسی طرح موم کو ہینڈل کرو میں کچھ ٹائم میں پہنچتا ہوں۔

لاڈ بھرے انداز میں کہتے وہ لب دبائے صارم کے جواب کا منتظر تھا۔۔

جی نہیں میچ کو مارو گولی اور آدھا گھنٹہ ہے فوراً گھر پہنچو۔۔۔۔

احتشام کو حکم دینے کے انداز میں کہتا وہ فون رکھ گیا تھا جب کہ گھر کے نام سے اچانک ہی کسی مہربان وجود کا وہ ہنستا مسکراتا عکس اس کی آنکھوں کے سامنے لہرایا جو پچھلے کچھ مہینوں سے اسکے ذہن پر کسی ساحرہ کی مانند سوار تھی۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے سر جھٹک گیا پھر سب سے معذرت کرتا وہاں سے جا چکا تھا

»»»»»»»»»»»»»» ✨ ❤️ ««««««««««««««

شام کے اس وقت آہستگی سے چلتا لان کے اس حصے میں آیا جہاں اکثر وہ اور فریال کھیلا کرتے تھے۔

ایک ہاتھ ٹراؤزر کی پاکٹ میں ڈالے وہ من من قدم بھر رہا تھا ذہن میں کہیں بچپن کے وہ مناظر گھومنے لگے۔

فری تم دیکھو میں تمہارے لئے کتنے سارے پھول لایا ہوں۔

وہ کیوٹ سا بچہ بھاگتے ہوئے لان میں داخل ہوئے نیچے گھاس پر بیٹھا جہاں فریال بھی نیچے بیٹھی پلاسٹک کے بلاکس سے کھیل رہی تھی۔۔

واہ۔۔۔صارم یہ تم میرے لئے لائے ؟؟

اس کی آنکھوں میں ستائش سی ابھری، فریال کے سوال پر اس نے معصومیت سے سر زور زور سے ہاں میں ہلاتے جواب دیا۔

تم میرے کتنے پیارے دوست ہو۔۔۔

ننھے سے ہاتھوں کو پیالے کی شکل دیتی اس پر چہرا ٹکائے صارم کو دیکھنے لگی جو ماتھے پر بکھرے اپنے سلکی بالوں کو سنبھالنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

فری تم صرف میری دوست ہو نا۔۔۔؟؟؟

ہاں بالکل۔۔۔۔۔!!

فری صرف صارم کی ہی دوست ہے۔

وہاں بکھرے بلاکس کو سمیٹتے واپس بیگ میں رکھتے اس نے معصومیت سے جواب دیا جس پر صارم خوش ہوتا اس کی مدد کرنے لگا۔

آنکھیں کھول ماضی کے دریچوں سے باہر آیا جہاں کتنی خوبصورت یادیں محفوظ تھیں گھٹنوں کے بل بیٹھتا وہ اس کی جگہ پر ہاتھ پھیرتا آسودگی سے مسکرایا تھا اس کی آنکھیں نم تھیں جب کہ اس وجیہہ چہرے پر عجب مسکان۔۔۔۔

»»»»»»»»»»» ❤️ 🙃 «««««««««««««

پلوشہ آپکا نکاح ندیم بادامی سے طے پایا جاتا ہے کیا آپ کو قبول ہے؟؟؟؟

یہ الفاظ نہیں پلوشہ کو کوئی سیسہ معلوم ہو رہے تھے جو اسکے کانوں میں ڈالے جا رہے ہوں اس نے گھونگھٹ کی اوٹ سے ہی ایک نظر ساتھ بیٹھے ندیم پر ڈالی تھی جس کے ایک ہاتھ میں بندوق تھی۔۔۔

کالے رنگ کی شلوار قمیض پر سفید پرنا کاندھے پر ڈالے وہ تقریباً پھیل کر چارپائی پر بیٹھا تھا جبکہ اسکا بندہ اسکی پوری فیملی کو گھیرے ہوئے تھا۔۔۔

جانِ من بولو خاموش کیوں ہو۔۔۔؟؟

مولوی صاحب کچھ پوچھ رہے ہیں بندوق کی نال سے ہی اس کے ہاتھوں پر دباؤ بڑھایا تھا کہ وہ سسک اٹھی۔۔۔۔

دل چاہا رہا تھا کہ بول دے نہیں ہے قبول اور اٹھ کر چلی جائے کہیں غائب ہو جائے لیکن وہ صرف سوچ کر رہ گئی دل ہی دل میں دعا کی کہ کسی طرح یہ نکاح رک جائے اللہ سے مدد مانگنے لگی کیونکہ وہ اس زبردستی کے رشتے میں بندھنا نہیں چاہتی تھی وہ بھی ایک گنڈے کے ساتھ

پلوشہ۔۔۔!!

ندیم کی گرج دار آواز اس کے لرزنے پر مجبور کر گئی۔۔۔

ق۔۔۔قبول ہے۔۔

وہ بہتی آنکھوں کے ساتھ بول رہی تھی۔

ق۔۔ قبول ہے۔

"دوسری مرتبہ کہتے ہوئے دل میں دعا کی کہ اسکی روح پرواز کر جائے لیکن نادارا

"قب۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے وہ تیسری بار بھی قبول ہے کہتی پولیس کے سائرن کی آواز چار سو گونجنے لگی۔

«««««««««« ❣️ 😁 »»»»»»»»»»»»

صارم اپنی ہی دھن میں سر جھکائے لان سے گزرتا اندر کی جانب بڑھ رہا تھا کہ اس کی نظر اس ماہ جبین پر جا ٹکرائیں جو اپنی ہی سوچوں میں گم جھولے پر بیٹھی جھولا جھول رہی تھی ساتھ کسی گہری سوچ میں گم تھی۔۔۔

سفید رنگ فراک پہنے ڈوپٹے کو اچھے سے اپنے وجود پر لپیٹے بالوں کو ہالف کیچر میں مقید کیے میک اپ سے پاک چہرا صارم یک ٹک اسے دیکھے گیا پھر اچانک ہی نظروں کا زاویہ بدلے اسکے پاس آیا۔

کیا ہوا ایسے کیوں بیٹھی ہو۔۔۔۔

ایک ہاتھ جھولے کے اسٹینڈ پر رکھ اس پر ماتھا ٹکائے فریال کو دیکھ استفسار کیا جو اس کی آواز سن ہوش کی دنیا میں آئی۔۔۔

کچھ نہیں بس ایسے ہی۔

اسکو دیکھ وہ اپنی ہی دھن میں مسکراتے ہوئے بولی۔

بالکل کوئی اداس پری لگ رہی ہو جو یوں اپنی پری ساتھیوں سے روٹھ کر بیٹھی ہوتی ہے۔۔۔

اسکے وجود کو دیکھ وہ گھمبیر لہجے میں بولا تھا وہ واقعی سفید رنگ کوئی پاکیزہ سی پری ہی لگ رہی تھی اور چہرے پر چھائی ہلکی ہلکی اداسی اسے مزید دلکش بنا رہی تھی۔

ہاہاہا صارم تم بھی نا۔۔۔

فریال کو قہقہ گونجا تھا جس سے اسکے بائیں گال کو ڈمپل گہرا ہوا اور سامنے بیٹھے شخص کے دل پر بجلیاں گرا گیا تھا لیکن وہ جلد ہی اپنی نظریں اس سے چرا گیا گو کہ کہیں وہ اسکے راز سے واقف نہ ہو جائے۔۔۔

ہنستی مسکراتی رہا کرو زیادہ اچھی لگتی ہو۔۔۔

مسکراہٹ لبوں پر سجائے وہ سنجید گی سے بولا تھااور اندر کی جانب بڑھ گیا

ہوا ہے آج پہلی بار جو ایسے مسکرایا ہوں

تمہیں دیکھا تو جانا یہ کہ کیوں دنیا میں آیا ہوں

«««««««««❣️😛»»»»»»»»»»

اس سے پہلے وہ تیسری بار بھی قبول ہے کہتی پولیس کے سائرن کی آواز چار سو گونجنے لگی اور ساتھ ہی مین گیٹ سے کوئی شخص پولیس کے ساتھ اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

پولیس کو دیکھ سب پریشان ہوئے لیکن صحیح معنوں میں جس کے چہرے پر پریشانی کے اثار تھے وہ تھا ندیم بادامی۔

انسپیکٹر صاحب گرفتار کرلیں اس شخص کو جو میری بیوی سے زبردستی نکاح کر رہا ہے۔

صائم کی آواز جیسے ہی گونجی تھی وہاں پلوشہ سمیت سب ہی افراد ششدر ہوئے تھے صرف اس ایک لفظ بیوی پر

ی۔۔۔یہ یہ کیا بکواس ہے۔۔۔؟؟

اب کے ندیم اپنے جلال میں آئے کھڑا ہوا تھا اور گرج کے بولا

یہ بکواس نہیں سچ ہے گھٹیا انسان تم میری بیوی سے یوں زبردستی نکاح کرو گے اور میں تمہیں یوں ہی چھوڑ دوں گا

ماتھے پر تیوری چڑھائے وہ نخوت سے بولا تھا۔۔

ایسا نہیں ہو سکتا کیا ثبوت ہے تمہارے پاس۔۔۔۔

اپنا ماتھا مسلتے ہوئے وہ بھنویں اچکائے بولا کے صائم بے ساختہ ہنسا

ہنہہ۔۔۔۔۔جانتا تھا ثبوت مانگو گے تب ہی ساتھ لایا ہوں کرلو اپنی تسلی۔

سرد مہری سے کہتے کوٹ میں موجود کاغذات اس کی آنکھوں کے سامنے کیے تھے جسے اس نے جھپٹنا چاہا لیکن وہ فوراً ہی ہاتھ پیچھے کر گیا تھا۔۔۔۔

ایسا نہیں ہو سکتا یہ میری تھی، ندیم کی تھی صرف ندیم کی۔۔۔۔

کیوں تم اوپر سے بک کروا کر آئے تھے؟؟

صائم نے اسے نخوت سے دیکھتے کہا

اگر یہ میری نہیں ہوئی تو تیری بھی نہیں رہے گی میں، میں اسے ز۔۔زندہ ہی نہیں چھوڑوں گا۔

جنونی و پاگل کی سی کیفیت میں کہتا اس نے بندوق خوف سے کانپتی پلوشہ کے سر پر رکھی تھی جب کہ سعدیہ بیگم کی چیخ بلند ہوئی۔

ڈارلنگ مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔۔۔۔

اس سے پہلے وہ بندوق چلاتا صائم کی ٹانگ سے پڑنے والے دھکے سے وہ اندھے منہ زمین پر گرا تھا اور بندوق کہیں دور جا گری۔۔۔۔

اور اسی موقعے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے پولیس نے اسے اور اسکے بندے کو حراست میں لیا تھا اس نے خود کو چھڑوانا چاہا لیکن انسپیکٹر نے اسکے ہاتھ پیچھے لے جا کر ہتھکڑی سے باندھ دیے اور آنکھوں کے گرد کالی پٹی لپیٹ دی

وہ مچل رہا تھے ان کی گرفت میں، گالیاں دے رہا تھا لیکن پولیس انہیں وہاں سے لے جا چکی تھی۔

میں میں چھوڑوں گا نہیں تم سب کو۔۔۔۔

دھوکہ دھوکہ دیا ہے مجھے ،ندیم بادامی کو دھوکہ دیا ہے۔

نیم پاگل سا وہ چلا رہا تھا کہ اسکی صدائیں ابھی بھی سنائی دے رہی تھیں جنہیں وہاں موجود ہر کوئی نظر انداز کر گیا اس کے جاتے ہی سب نے سکھ کا سانس لیا، لیکن پھر ایک نئی الجھن کے تحت صائم کی جانب دیکھا

ب۔۔بیٹا ک۔۔کیا یہ سچ۔۔۔۔؟؟؟

کافی دیر بعد ذید صاحب کے ٹوٹے ہوئے الفاظ وہاں گونجے تھے جسے سن اس نے نفی میں سر ہلایا تھا

نہیں انکل ایسا کچھ نہیں ہے وہ تو بس میں نے آپ لوگوں کو اس گھٹیا انسان کی سازش سے بچانے کے لیے یہ ناٹک رچایا تھا۔

کس رشتے سے بچے۔۔۔۔؟؟

وہ صائم کو جانچتے ہوئے بولے تھے۔

انسانیت کے رشتے سے انکل۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سامنے سے دو بدو جواب آیا وہ کچھ پل کو ٹھہرا اور پھر خود میں ہمت مجتمع کر دوبارہ گویا ہوا۔

لیکن اگر آپ چاہیں تو ہم ان کاغذات کو حقیقت میں بدل سکتے ہیں زید صاحب کی آنکھوں میں دیکھے ہوئے وہ پر امید لہجے میں بولا تھا۔

صائم کی بات سن کر زید صاحب نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

ب۔۔بیٹا یہ آپ کیا کہہ رہے ہو۔۔۔؟

ہاں انکل میں سچ کہہ رہا ہوں ہو میں آپ کی بیٹی پلوشہ سے نکاح کرنا چاہتا ہوں اگر آپ اجازت دیں تو میں وعدہ کرتا ہوں ہمیشہ خوش رکھوں گا میری جانب سے کبھی کوئی شکایت کا موقع نہیں دوں گا

انکل باقی آپ لوگوں کا جو فیصلہ ہو گا وہ مجھے منظور ہے۔۔۔۔

ان کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیا تھا۔۔۔صائم کی بات سن زید صاحب نے سعدیہ بیگم کی جانب دیکھا تھا جو بہت ہی کھوئی ہوئی نظروں سے صائم کو دیکھ رہی تھیں انہیں اس میں کسی بہت اپنے کی جھلک دکھائی دی۔۔۔۔

ب۔۔بیٹا تم وہی ہو نا جس نے۔۔۔۔

سعدیہ بیگم نے سوال ادھورا چھوڑا جب کہ ان کی بات سن اس نے یکدم اثبات میں سر ہلائے جواب دیا۔۔۔

جی آنٹی! ان کی بات سمجھ وہ مدھم سا مسکراتے بولا کہ ان کے چہرے پر کچھ اطمینان بھرے تاثرات آئے ناجانے کیوں ان کا دل سامنے کھڑے لڑکے پر بھروسہ کرنے کو کہہ رہا تھا۔

بیٹا مجھے کوئی اعتراض نہیں بس تم ہمارے بھروسہ کو قائم رکھنا۔۔۔

کچھ لمحے کے لئے وہاں زید صاحب کی سپاٹ والتجائیہ آواز گونجی تھی جب کہ ان کی بات سن صائم کی تو مانو عید ہو گئی۔

اس نے بے ساختہ پلوشہ کی جانب دیکھا تھا جو ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھی تھی وہ گھونگھٹ اٹھا چکی تھی البتہ سر پر ڈوپٹہ ابھی بھی موجود تھا۔

کچھ ہی دیر میں نکاح طے پایا گیا وہ پلوشہ زید سے پلوشہ صائم بن چکی تھی

ایک ہی لمحے میں اپنی زندگی کے اختیارات کسی اور کے نام لکھ چکی تھی۔

سعدیہ بیگم اس تمام کاروائی میں بالکل خاموش تھیں وہ بس یک ٹک صائم کو دیکھے جا رہی تھیں۔

نکاح ہوتے ہی وہ اسے اپنے ساتھ لئے گاڑی تک لایا تھا پلوشہ کنفیوژ سی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا یہ سب ہو کیا رہا ہے

زندگی بھی نا جانے کیا کیا موڑ لیتی ہے اس نے تلخی سے سوچا۔

زید صاحب سے ملنے کے بعد وہ سعدیہ بیگم کی جانب آیا جنہوں نے پلوشہ کا ماتھا چوم صائم کی جانب دیکھا اور نرمی و عقیدت سے اس کے ماتھے پر بھی لب رکھتیں اسے ممتا سے بھرپور مان بخش گئیں، صائم کے لبوں پر دلکش سی مسکان نے احاطہ کیا تھا۔

"ہمیشہ خوش رہو"۔۔۔۔

زید صاحب اور سعدیہ بیگم سے ملنے کے بعد انہوں نے اسے دعاوں تلے رخصت کیا وہ خاموشی سے گاڑی میں بیٹھ چکی تھی۔

پورا راستہ خاموشی سے کٹا تھا دونوں نے ایک دوسرے سے بات کرنے کی کوشش نہ کی تھی۔

تقریباً بیس منٹ کی مسافت کے بعد گاڑی ایک حویلی نما بنگلے میں داخل ہوئی تھی پلوشہ نے اپنی نظریں اٹھائے اوپر دیکھا تو دیکھتی رہ گئی وہ عالیشان طرز پر بنی خوبصورت حویلی آسمانوں

سے باتیں کرتی معلوم ہو رہی تھی لمبے باغ کے بیچ میں بنے روڈ ہر چلتی ہوئی گاڑی پارکنگ میں رکی تھی۔

****

تقریباً بیس منٹ کی مسافت کے بعد گاڑی ایک حویلی نما بنگلے میں داخل ہوئی تھی پلوشہ نے اپنی نظریں اٹھائے اوپر دیکھا تو دیکھتی رہ گئی وہ عالیشان طرز پر بنی خوبصورت حویلی آسمانوں سے باتیں کرتی معلوم ہو رہی تھی"....

"بڑے باغ کے بیچ میں بنے روڈ پر چلتی ہوئی گاڑی پارکنگ میں رکی تھی"....

صائم گاڑی سے باہر نکل چکا تھا جبکہ پلوشہ اب بھی حیرت و تجسس سے حویلی کو ہی دیکھ رہی تھی اسکو یوں حویلی کو تکتا پاکر صائم جاندار سا مسکرایا تھا وہ اسے لئے لان میں ہی آیا تھا جہاں گھر کے بڑے موجود آپس میں خوش گپیوں میں مصروف تھے خدا جانے ایک دوسرے کی کون کون سی باتوں پر قہقے لگا رہے تھے۔

"اسلام و علیکم"...

"ایک کرسی کھینچ اس پر بیٹھا تھا وہ اور ساتھ سب کو گھمبیر آواز میں سلام کیے ان کی توجہ اپنی جانب مبذول کروائی"....

"دل بھابھی کو کمرے میں چھوڑ آؤ گی پلیز"....

دلنشین جو کونے میں بیٹھی فون یوز کر رہی تھی صائم کی بات سن حیرت سے اسکی جانب دیکھا اور پھر اس کے پاس کھڑی پلوشہ کو جب کہ اس کے بھابھی کہنے پر گھر کے تمام افراد نے اسکی جانب حیرت کی ذیاتی سے دیکھا تھا۔

شاک سی دلنشین کنفیوژن کا شکار ہوتی پلوشہ کو کمرے میں لے گئی جبکہ اب صائم گھر والوں کے سامنے کسی سنگین مجرم کی طرح بیٹھا تھا اور گھر والے کسی جیلر کی مانند اس کو گھور رہے تھے۔

"ہمم تو برخودار یہ کیا معاملہ ہے"..؟؟

آنکھیں چھوٹی کیے حاشر درانی نے سنجیدگی سے کہا تھا"...

اس معاملے کو مجھ سے بہتر آپ جانتے ہیں بابا جانی"...

"ایک نظر اپنی ماں کی جانب دیکھے وہ حاشر درانی سے مخاطب ہوا تھا کہ وہ گڑبڑائے تھے کیونکہ وہ اپنی کہانی انہیں پہلے ہی بتا چکا تھا اسلئے حاشر صاحب نکاح میں فون کال پر موجود تھے۔

"ک۔۔کیا مطلب حاشر آپ"..؟؟

"فیروزہ بیگم حیرانی سے گویا ہوئیں"...

"ویٹ مام میں بتاتا ہوں"...

"کہتے ہی اس نے تمام کہانی انہیں سنائی کہ کس طرح پلوشہ سے اسکی ملاقات ہوئی، پھر ندیم کا آنا اور ایٹ داا ینڈ یہ نکاح جو اسکی خواہش تھی".....

"تمام بات بتانے کے بعد وہ خاموش ہوا اور اپنی ماں اور تائی کی جانب دیکھا جو اسے گھورنے میں مصروف تھیں"...

"یہ بات ہمیں پہلے نہیں بتا سکتے تھے"..؟؟؟؟

"فیروزہ بیگم نروٹھے پن سے بولی تھیں کہ سب ہنس دیے"...

»»»»»»» 😁 💖 ««««««««««

کمرے میں گھپ اندھیرا کیے دلنشین ہارر مووی دیکھنے میں محو تھی اور ساتھ ہی ساتھ پاس رکھے باؤل میں سے پوپ کارن اور چپس اٹھا کر کھاتی جا رہی تھی اسکی آنکھوں کا فوکس بتا رہا تھا کہ وہ فلم میں کس قدر محو ہے لیکن کمرے میں پیدا ہوتی ہلکی سی آہٹ نے اسے متوجہ کیا لیکن وہ نظر انداز کیے واپس فلم دیکھنے میں مصروف ہو گئ"..

مشکل سے کوئی پندرہ منٹ گزرے ہونگے کہ دلنشین کو اپنے پیچھے کوئی سایہ سا محسوس ہوا جسے سوچتے ہی اس کی حالت غیر ہوئی تھی وہ تمام ہمت جمع کیے آہستہ آہستہ پیچھے مڑی تھی اسکی سانسیں حلق مین اٹکی اور خوف سے اسکی چیخ پورے کمرے میں گونجی تھی جب کسی وجود کو بال کھولے اپنے پیچھے کھڑا پایا تھا لیکن وہ ہوش میں آئی تھی جیسے ہی کمرے میں کسی جانی پہچانی آواز کا قہقہہ گونجا تھا اور ساتھ ہی لائٹس اون ہوئی تھیں۔

"ہاہاہاہاہا"......

"احتشام کے قہقہوں پر اس نے اپنی آنکھیں کھولیں تھیں جن میں سے خوف وڈر کے باعث آنسوں نمودار ہونا شروع ہوئے تھے

اتنی ڈرپوک ہو تو اکیلے ڈراؤنی مووی کیوں دیکھتی ہو"...؟؟؟اسکا مزاق بنائے وہ ابھی بھی ہنس رہا تھا"...

"جبکہ دلنشین ابھی بھی سن کھڑی تھی لیکن ہوش میں آتے ہی وہ غصے سے احتشام کی جانب بڑی"....

"تم جنگلی جاہل انسان تم میں تمیز ہے کہ نہیں"..؟؟؟

"کیوں اپنے رشتے داروں کا بھیس لے کر مجھے ڈرا رہے تھے اگر میں مر جاتی تو"..؟؟؟؟

"وہ پاس رکھا تکیہ اسکو مسلسل مار رہی تھی جبکہ وہ اپنے بچاؤ کے لئے ہاتھ کھڑے کر گیا"....

"ویسے اچھا ہوتا دنیا سے چڑیلیں تو کم ہوتیں"....

"اسکے غصے سے سرخ ہوتے چہرے کو دیکھ وہ آنکھ ونک کیے بولا جبکہ اب دلنشین کے کانچ کا باول اٹھالیا تھا اسکو مارنے کے لئے"..

"جبکہ وہ بھاگ چکا تھا لیکن جاتے جاتے ڈرپوک کی ہانک لگانا نہ بھولا"....

»»»»»»»»» 😂 ❤️ «««««««««

پلوشہ کو ابھی کچھ دیر پہلے دلنیشن صائم کے روم میں چھوڑ کر گئی تھی وہ بڑی محویت سے پورے کمرے کا جائزہ لے رہی تھی حویلی کی ہر چیز اپنی مثال آپ تھی جن میں ایک یہ کمرا بھی شمار ہوتا ہے سفید و گولڈن رنگ کے امتزاج سے بنا وہ کمرا کافی کھلا کھلا معلوم ہو رہا تھا ہر چیز نہایت نفاست سے رکھی گئی تھی کمرے کے وسط میں موجود بیڈ اسکے سائیڈ پر رکھے دو ٹیبل جن پر الارم کلاک اور صائم کی ہی تصویر رکھی ہوئی تھی بیڈ کے سامنے دیوار والی دیوار کے سہارے رکھا اعلیٰ ڈریسنگ ٹیبل دائیں جانب کانچ کی الماری میں ترتیب سے سجی کتابیں کمرے کی خوبصورتی میں اضافہ کر رہی تھیں۔

من من قدم بھرتی وہ بیڈ پر آئی تھی تو نظریں سامنے بالکونی کی جانب اٹھی جن کو آدھا گولڈن رنگ کے پردوں نے اپنی حفاظت میں چھپایا ہوا تھا وہ اٹھتی پردے سائیڈ پر کرتی وہیں رکھے دو صوفوں پر بیٹھ گئی ٹھنڈی ہوا کی تازگی جو بالکنی سے اندر روم میں آ رہی تھی خود میں اتارتی اپنے ذہن کو ٹھنڈک پہنچانے لگی۔

آج اللہ تعالیٰ نے صائم کو وسیلہ بنا کر بھیجا تھا اور اسے کسی غلط ہاتھوں میں جانے سے بچایا تھا وہ جتنا اس چیز کے لئے شکر کرتی کم تھا لیکن ایک صائم کی ذات کو لے کر اس کے ذہن میں کئی سوال گردش کرنے لگے تھے جو اسے بے چین کیے ہوئے تھے۔

»»»»»»»»» 😍 ❤️ «««««««««««

دل کیا ہے جو اس زلف سے جا کر پلٹ آئے

انسان اسی کوچہ میں کھو کر نہیں ملتا"

غزل اس وقت ہاتھ لے کر باہر نکلی تھی اس کے کھلے گیلے لمبے بال تولیے میں مقید تھے ہلکے سنہرے رنگ کے سوٹ میں وہ بہت ہی پیاری لگ رہی تھی اس کی ناک میں موجود وائیٹ نوز پن ہیرے کی مانند چمک رہی تھی وہ چلتی ہوئی شیشے کے سامنے آئی اور موسٹرائزر لوشن اٹھا کر اپنے ہاتھوں پر لگانے لگی تھی پھر کاجل اٹھائے اپنی آنکھوں میں اسکی باریک لکیر بنائی تھی جو اس کی آنکھوں کو مزید دلکش دکھا رہی تھیں غازی جو ایکسر سائز کر کے ابھی لوٹا تھا غزل کو یوں دیکھ ٹھٹکا تھا اسکے چہرے پر دلفریب مسکراہٹ نمایاں ہوئی وہ اس کی طرف بڑھا

تھااور اسے پیچھے سے ہگ کر کے اس نے اس کے گردن پر لب رکھے تھے غازی کے اس لمس پر غزل کے پورے جسم میں ایک کرنٹ سا دوڑا تھا۔

"غا۔۔غازی ی۔۔یہ کیا۔۔۔۔ک۔۔۔۔ر۔۔۔۔رہے ہیں آپ۔۔۔۔۔۔!!! شیشے میں سے اسکے عکس کو دیکھ اس نے اٹک اٹک کر اپنی بات مکمل کی، بلیک ویسٹ اور ٹراؤزر پہنے گلے میں سفید تولیہ لپیٹے وہ کوئی پرکشش لگ رہا تھا اسکا کسرتی جسم صاف نمایاں ہو رہا تھا جو کہ اسکی محنت کا نتیجہ تھا تبھی وہ فٹ تھا وہ جو اپنی آنکھیں بند کیے اس کی گردن پر جھکا اس کی خوشبو اپنے اندر اتار رہا تھا اس کی بات پے ہولا سا مسکرایا اور اس کے تولیے میں قید بالوں کو آزاد کیا جو کہ کسی آبشار کی مانند اسکے چہرے اور پیچھے کمر پر پھیل گئے

میدانِ جنگ میں ملی نغمے گا رہا ہوں۔

آنکھوں میں شرارت سموئے بولا کہ غزل نظریں چراتی رہ گئی تھی۔

دکھ نہیں رہا منِ جانم اپنی بیوی سے پیار کر رہا ہوں جاناں ہو میری تم غازی کی جان۔۔۔

اس کے لب الفاظ ادا کرتے ہوئے غزل کے کان کی لو کو چھو کر رہے تھے"....

"غازی ہٹیں نا۔۔۔"

اسکی بانہوں میں مچلتی وہ کسمسائی تھی وہ جو غزل کے بالوں کی بھینی بھینی خوشبو کو خود میں اتار رہا تھا اسکے یوں منمنانے پر ایک سرد آخارج بھرتا رہ گیا۔

"بہت ظالم ہو تم"۔۔۔۔

آنکھوں میں شکوہ سموئے نروٹھے پن سے کہتا وہاں سے واک آوٹ کر گیا۔

«««««««««« ❤️ 😍 »»»»»»»»»

آج افطاری کے بعد دل اور احتشام نے واک پر جانے کا پلین بنایا جب کہ اس میں وہ ساتھ صارم اور فریال کو بھی گھسیٹ چکے تھے جو نا نا کرنے کے باوجود بھی اب دلنشین کے بے جا اثرار پر اس کے ساتھ تھی۔

"ویسے بھائی ہم سب خوب رج کر افطاری کر چکے ہیں اس کے بعد اگر کوئی ہمیں میٹھی سی آئس کریم کھلا دے تو مزہ دو بالا ہو جائے"

ہاں تو کھالو اگر کوئی کھلاتا ہے تو۔۔۔

دائیں ہاتھ پاکٹ میں ڈال وہ کروفر سے چلتا کندھے اچکاتے بولا کہ دل منہ بسورے کر رہ گئ

"ارے بھائی بڑے ہی بے مروت ہیں آپ"

دلنشین کی بات سن جہاں اس نے لب دبائے اپنی مسکراہٹ دبائی وہیں فریال نے اسے گھوری سے نوازا تھا جس پر وہ دانت نکالتی رہ گئی

"بھائی وہ دیکھیں آئس کریم کارنر"

مزید آگے بڑھتے احتشام اور دلنیشن دونوں نے بیک وقت اس کی توجہ آئسکریم کارنر کی جانب مبذول کروائی

"ہاں تو۔۔۔"

شانِ بے نیازی سے کندھے اچکا گیا تھا

کھلادیں۔۔۔۔!!! غریبوں کی دعائیں ملیں گی اچھا موقع ہے ویسے بھی آج جمعرات ہے

یہ کہنے والا احتشام تھا جب کہ دل نے اسے گھور کر دیکھا

چلغوزے کہیں کے تم اپنی بکتیسی بند رکھو اگر سلامتی چاہتے ہو تو۔۔۔۔

کیا یار ایک تو تمہاری سائیڈ لے رہا ہوں اور تم ہو کے الٹا مجھے ہی کہو۔۔۔

آنکھیں ترچھی کرتا وہ کڑتے ہوئے بولا

کیا تم لوگ لڑنے کے لئے آئے ہو۔۔۔؟؟؟

فریال نے پہلی بار اس ساری بات میں حصہ لیا صارم نے اپنی بھوری آنکھیں اٹھائے اس ماہ جبین کو دیکھا جو اپنی عادت کے مطابق دھیمے انداز میں ہی کہہ رہی تھی۔

بھابھی۔۔۔!!

دل نے معصومانہ منہ بنائے دیکھا تھا کہ فریال کو اس کے چہرے کو دیکھ ہنسی آئی۔

"کھلا دو صارم"۔۔۔

فریال نے کہا تو صارم ان دونوں نمونوں کو دیکھتے جیب سے پیسے نکالتے ان کی جانب بڑھائے جو دانت نکالتے ہنس رہے تھے۔

"یاہووو"۔۔۔دل نے خوشی سے نارہ لگایا کہ وہ نفی سے سر ہلاتا رہ گیا،احتشام اور دلنشین اندر آئس کریم لینے چل دیے جب کہ فریال اور صارم وہیں سائیڈ پر درخت کے نیچے ٹیک لگائے ان کی واپسی کا انتظار کرنے لگے۔

»»»»»»»»»»»» 🤗 ❤️ ««««««««««««

پلوشہ صوفے سے ٹیک لگائے آنکھیں موندے بیٹھی تھی کہ کلک کی آواز سے دروازہ کھلا اور وہ شہزادہ اپنی شان کے ساتھ چلتا اندر داخل ہوا ایک عجب سے کلون کی خوشبو تھی جو اس کے نتھنوں سے ٹکرائی اور ساتھ کھانے کی دلفریب سی خوشبو جس سے اس کی آنکھیں چمکی اس نے فٹ سے آنکھیں کھولیں تو صائم ہاتھ میں ٹرے پکڑے اسے ہی مسکراتے دیکھ رہا تھا کہ وہ نروس سی ہوئی۔

پلوشہ نے اپنی کرسٹل آنکھیں اٹھائے اس کی جانب دیکھا جو مقابل لڑکی کی آنکھوں میں پنپتے سوال کو محسوس کیے مسکرایا

آپ نے افطاری ٹھیک سے نہیں کی تھی تو سوچا آپ کیلیئے لے کر جایا جائے۔

نہیں ایسا تو نہیں ہے۔۔۔۔

نظریں چراتے کہا گیا

بس کر دیں جانتا ہوں سب، صاف ظاہر ہو رہا تھا جھجھک اور کنفیوژن محسوس کر رہی تھیں آپ اس وقت۔۔۔۔

آنکھیں چھوٹی کرتے وہ مسکراتے ہوئے بولا جب کہ اپنی چوری پکڑے جانے پر وہ شرمندہ سی ہوئی۔

نہیں ایسی بات نہیں ہے دراصل مجھے اتنی بھوک نہیں لگی تھی۔

انگلیاں مروڑتے بہانا گھڑا گیا۔۔۔۔

انہاں، اتنے گھنٹے کے روزے کے بعد بھوک نہ ہونا ممکن سی بات ہے۔۔۔

ابرو اچکاتے وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا ساتھ ہی باتوں باتوں میں اس نے روٹی توڑ کباب کے ساتھ نوالہ بنائے اس کے لبوں کے سامنے کیا جسے کچھ جھجھک اور شرم سے گھبراتی کھا گئی

۔۔۔۔

یہ سب گھر والے آپ کے اپنے ہیں، آپ ان کو یوں سمجھیں جیسے خون کے رشتے بس تھوڑی اپنائیت اور عزت کی ضرورت ہے آپ تھوڑی محبت میں پہل کریں سب ان شاءاللہ جلد آپ کے ساتھ گھل مل جائیں گے لیکن پہلا قدم آپ کو خود بڑھانا ہوگا۔۔۔۔

"یہ گھر اور یہاں کے بستے افراد پر آپ کا حق ہے اور جن پر حق رکھا جائے ان سے جھجھک محسوس نہیں کی جاتی بلکہ حق جتایا جاتا ہے"۔۔۔۔

نرمی سے اس کے ماتھے پر لب رکھتے اس کو اپنائیت کا احساس دلاتے اٹھ کر بالکونی میں چل دیا تاکہ وہ پر سکون ہو کر کھانا کھا سکے جب کہ پلوشہ اس کے انداز پر کافی بہتر محسوس کر رہی تھی۔

****

پلوشہ کو اس گھر میں آئے کافی دن ہو چکے تھے وہ زیادہ تو نہیں مگر تھوڑا بہت سب سے مانوس ہو گئی تھی لیکن دونوں بیگمات کے ساتھ اسکی گفتگو بہتر تھی وہ دونوں بھی اس کو بیٹی کی طرح ہی ٹریٹ کرتی تھیں فیروزہ بیگم کا کہنا تھا کہ انہیں بیٹی کی خواہش تھی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں بیٹی سے نوازا ہے جبکہ ان کی بات سن وہ مسکرادیا کرتی تھی اسکول کی جاب جاری رکھنے پر صائم اس کو منع کر چکا تھا کہ وہ گھر پر رہ کر یہاں کے لوگوں کو سمجھے ان کے ساتھ گھل مل کر اپنا مقام بنوائے اس کی بات کسی حد تک درست بھی تھی جس پر خاموشی اختیار کر گئی۔

ارے بھابھی آپ تیار نہیں ہوئیں؟

سادہ سے نیلے رنگ کے سوٹ میں ملبوس پلوشہ کو سیڑھیوں پر سے اترتا دیکھ دلنیشن اسے بیچ راستے سے روک گئی۔

کیوں کہیں جانا ہے کیا؟

اس نے آنکھوں میں حیرت سموئے کچھ خجل ہوتے کہا

نہیں کہیں نہیں جا رہے لیکن آپ برینڈ نیو دلہن ہیں نا تو آپ کو تیار ہونا چاہیے

دل شوخی کے عنصر میں دانت نکالتی کہہ رہی تھی جب کہ خود کو برینڈ نیو کہے جانے پر پلوشہ نے بے اختیار ہنستے اس کی جانب دیکھا تھا اور اٹھ کر اپنے کمرے کی جانب چل دی اور کچھ ہی دیر میں پستہ رنگ کے سوٹ پر ہلکا سا میک اپ کیے نیچے آئی جہاں گھر کے مرد حضرات آپسی گفتگو میں مصروف تھے جبکہ خواتین کیچن میں تھیں گھر میں ایک افرا تفری کا سا ماحول بنا ہوا تھا۔

«««««««««««« 💯 ❤️ »»»»»»»»»»»»»

دوسرے معاملات سے فری ہوتیں ساحرہ بیگم کیچن میں آئیں تو فریال کو مسلسل کام کرتے دیکھ سر تھام گئیں۔

فریال میری بچی۔۔۔۔۔

بس کر جاؤ تھوڑا آرام کر لو تھک جاو گی

صبح سے روزے کی حالت میں کام کر رہی ہو۔

سیلڈ بنا کر فریج میں رکھتی فریال کو دیکھ کہاان نے جو صبح سے کیچن میں موجود افطاری کی تیاری کر رہی تھی۔

آج موحد نے پاکستان واپس آنا تھا تبھی صبح سے فریال کسی روبورٹ کی مانند کام کر رہی تھی اسکے چہرے پر ایک الگ طرح کی خوشی تھی شائد یہ خوشی محبوب کو کافی عرصے بعد روبرو پانے کی تھی۔

ارے مما نہیں تھکتی، آپ کی بیٹی یوں اتنی جلدی ہار نہیں مانوں گی۔

رائتہ بنانے کے لئے سامان ٹائل پر رکھا تھا

بس کرو، جاؤ فریش ہو جاؤ یہ میں کر لیتی ہوں۔

نہیں مما میں کر لوں گی۔ آپ خود کو زحمت نہ دیں۔

ان کے ہاتھ سے واپس سامان پکڑا تھا۔

فریال۔۔۔انہوں نے اب کے مصنوعی گھوری سے نوازا تھا جسے دیکھ فریال ہنسنے لگی تھی

اچھا مما جا رہی ہوں۔۔۔

ان کے گال پر پیار کیے وہ کمرے میں فریش ہونے جا چکی تھی جبکہ ساحرہ بیگم رائتے کا سامان ٹیبل پر رکھ بنانے لگی تھیں۔

«««««««« ❤️ 💯 »»»»»»»»

وہ ہیرے سے خوبصورت انداز میں تراشے گئے شیشے کے سامنے کھڑی خود کے عکس کو دیکھ رہی تھی سفید رنگ کی فراک پر گلابی رنگ کی خوبصورت چنری اوڑھے وہ کوئی پری معلوم ہو رہی تھی

مسکراتے ہوئے اس نے ڈوپٹے کو ایک جانب ڈالا تھا اور ڈریسنگ پر رکھے گئے کاجل کو اٹھا کر اپنی آنکھوں کی زینت بنایا جس کے باعث وہ سرمئی آنکھیں مزید دلکش لگنے لگی تھیں۔

پھر اپنے ہونٹوں کو ہلکے گلابی رنگ کے گلوز سے رنگا تھا جس سے چہرے پر ایک نیا نکھار آیا تھا۔

جانچتی نظر خود کے وجود پر ڈالی تھی گزرے ان پانچ سالوں میں آج وہ دل سے تیار ہو رہی تھی کیونکہ موحد جو لوٹ رہا تھا فریال کے چہرے سے مسکراہٹ جدا نہیں ہو رہی تھی وہ ہاتھوں میں چوڑیاں پہن رہی تھی کہ باہر سے آتے شور کی آواز پر وہ بھاگتے ہوئے نیچے گئی تھی یقیناً موحد آ چکا تھا۔

لیکن بیچ سیڑھیوں میں ہی اس کے قدم منجمد ہوئے تھے جب موحد کے کسی اور لڑکی کو کھڑے پایا تھا۔

وہ مسکراہٹ وہ ہنسی وہ سرخیاں جو کچھ دیر پہلے ہی اس کے چہرے پر چھائی ہوئی تھیں سب پل میں غائب ہوئی تھی۔

<<<<<<<< ❤ >>>>>>>>>>>

ساحرہ بیگم نے احتشام کو بیکری سے میٹھے میں کیک اور مٹھائی لینے کے لئے بھیجا تھا کہ دلنیشن بھی ضد کرتی اس کے ساتھ چل دی کہ اسے بھی کچھ ضروری چیزیں لینی ہیں۔

تمہیں سکون نہیں ہے؟

گاڑی کی چابی گھوماتے آنکھیں چھوٹی کیے دل کو دیکھا جو ڈوپٹہ اسکارف کی صورت پہنتی اس کے ہمراہ چل رہی تھی۔

نہیں جب تک تم جیسا وائرس میری زندگی میں موجود ہو سکون کا تو سوال بھی پیدا نہیں ہوتا۔

کندھے اچکاتے کہتی وہ گاڑی میں بیٹھنے لگی تھی کہ احتشام کے سیٹی بجانے پر اس کی جانب متوجہ ہوئی جو مین گیٹ کے سامنے کھڑا اسے ہائے فائیو کا اشارہ کر رہا تھا

مفت کا پیٹرول نہیں ہے پیدل جانا ہے۔۔۔

وہیں سے ہانک لگاتے اسے باہر آنے کا اشارہ کرتا وہ آگے بڑھ گیا جب کہ اس کی بات سن دانت پیستی وہ بھی پیچھے گئی۔

اتنے کنجوس لگتے تو نہیں تم۔۔۔۔

ابرو اچکاتے اس کو گھورتی ہوئی بولی جب کہ جواباً وہ کندھے اچکا گیا۔

یوں ہی کھٹی میٹھی تکرار میں سفر طے کرتے وہ بیکری تک پہنچے مطلوبہ چیزیں خریدتے واپسی گھر کی راہ لی۔

<<<<<<<<<<< ❤️❤️ >>>>>>>>>>>

الماری کی صفائی کرتے سعدیہ بیگم کو دھچکا لگا تھا جب گھر کے کاغذات کو وہاں غائب پایا تھا

چیزیں ادھر ادھر کیے پوری الماری کا صحیح طرح جائزہ لیا تھا۔

یااللہ رحم۔۔۔۔

دل پر ہاتھ رکھتے پریشانی سے کہا تھا

لیکن پھر خیال آتے ہی باہر بیٹھے زید صاحب کے پاس گئیں۔

سنیں گھر کے کاغذات دیکھیں ہیں آپ نے؟ میں نے الماری میں رکھے تھے مگر ابھی مل نہیں

رہے۔

پریشانی کی سی کیفیت میں وہ زید صاحب سے مخاطب ہوئیں جبکہ تفکر کے اثرات ان کے

چہرے پر صاف نمایاں تھے

ہاں وہ میں نے لیے تھے دراصل ایک دوست سے بات ہوئی تو ادھار پر کچھ رقم کے لئے اپلائی

کیا ہے۔

Clubb of Quality Content!

چار پائی پر بیٹھے زید صاحب نے بالکل نارمل انداز میں جواب دیا تھا جبکہ ان کی بات سن سعدیہ بیگم نے بے اختیار اپنا سر تھاما تھا۔

ادھار یا پھر سود؟؟

انہوں نے سپاٹ تاثرات کے ساتھ کہا تھا کہ وہ خاموش ہو گئے کہنے کو کچھ بھی نہ تھا۔

یہ کیا کیا آپ نے۔۔۔؟؟

گھر کے کاغذات رکھوا کر کون قرض لیتا ہے وہ بھی ماہ رمضان کے مہینے میں

یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ سب حرام ہے۔

زید کیا ہو گیا ہے آپ کو جانتے ہیں نا سود حرام ہے، پھر بھی آپ۔۔۔۔؟؟؟

اگر کوئی ایک مرتبہ اس دلدل میں پھنس جائے تو چاہ کر بھی نکل نہیں پاتا کیوں پڑھے لکھے ہو کر جاہلوں والے کام کر رہے ہیں۔۔۔۔

سعدیہ بیگم کا غصہ سوا نیزے پر پہنچا تھا۔

تو کیا کرتا؟ گھر کی اتنی ضروریات ہیں

بجلی کا بل، گیس اور پانی کا بل، گھر کا راشن بچوں کی عید کی شاپنگ پھر رشتے داروں میں عید کے موقع پر لینا دینا بھی ہوتا ہے۔

کہتے وہ تکیہ ٹھیک کیے وہیں ہی لیٹ گئے تھے۔

میں مانتی ہوں یہ سب ضروری ہے مگر اس سب کے لئے سود لینے کی کیا ضرورت ہے۔

کیا عید نئے کپڑوں کے بغیر نہیں منائی جاسکتی؟ کیا عید دکھاوے کے بغیر نہیں ہوتی؟

حدیث میں نہیں آیا کہ ہر عید پر ہم نئے لباس پہنے گے تو ہی عید ہو گی ورنہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اپنی بارگاہ میں آنے کی اجازت نہیں دیں گے۔

کیا ہو گیا ہے آپ کو زید۔۔۔؟؟

جانتے ہیں عید کا مطلب کیا ہے۔۔؟؟

عید خوشی کا موقع ہوتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے یہ بخشا ہے کہ ہم اب بہن بھائی ایک دوسرے سے پیار و محبت سے مل سکیں وہ رشتے دار جو بہت دور رہتے ہیں ان خاص موقعوں پر ایک دوسروں سے مل سکیں خوشیاں مناسکیں۔

Clubb of Quality Content

اس میں لوگوں کو چیزوں کا لالچ نہیں ہوتا بلکہ محبتوں کی خواہش ہوتی ہے جو وہ اپنوں سے حاصل کرنا چاہتے ہیں، سوچیں زرہ اگر ہم سب کو صرف یہ دنیاوی اشیاء دے دیں لیکن ان سے ملیں نہ محبت نہ دیں۔

تو کیا وہ خوش ہو پائیں گے۔۔۔؟؟

نہیں۔۔۔بلکہ ایسی نانہاد چیزوں کا کوئی فائدہ ہی نہیں۔

سعد یہ بس کر دیں آپ دماغ نا خراب کریں یہ سب میں شوق سے نہیں کر رہا ہوں بلکہ گھر کی مجبوریاں میری بچیوں کی خواہشات ان کے ان آنسوں نے مجھے مجبور کیا ہے۔

ایک باپ ہونے کی حیثیت سے میرا دل نہیں چاہتا کہ میں اپنے بچوں کو اچھا پہنے کو دوں انہیں اچھا کھانے کو دوں اور ویسے بھی پلوشہ کی پہلی عید ہے اس لئے کچھ تو دینا بنتا ہے رخصت بھی خالی ہاتھ کیا تھا اسکو۔

آپ کو کس نے منع کیا ہے۔۔۔۔

دیں آپ بچوں کو اچھی چیزیں لیکن اتنی دیں جتنی آپ کی استعداد ہے۔

بچے تو ڈھیروں خواہشات کرتے ہیں جن میں جائز اور ناجائز دونوں شامل ہوتی ہیں تو کیا ہر خواہش کو پورا کر دیں۔۔۔؟

نہیں زید۔۔۔بلکہ ہمارا کام ان کو سمجھانا ہے "کہتے ہیں چادر دیکھ کر پاوں پھیلانے چاہیے" جتنی اللہ نے ہمیں حیثیت دی ہے ہم اس کے مطابق کریں گے باقی آگے ان کا اپنا نصیب ہے۔

کہتے وہ واپس کمرے میں جا چکی تھیں۔

»»»»»»»»»» ❤️ 😔 ««««««««««

وہ دونوں لڑتے جھگڑتے اندر آرہے تھے کہ سامنے سب گھر والوں کو ہال میں جمع دیکھ ان کے قدم وہیں تھمے تھے دونوں کو ایک تشویش سی اسے لاحق ہوئی تھی

لیکن موحد پر نظر پڑتے ہی احتشام خوشی سے چہکتا اسکے گلے لگا تھا۔

"ہیلو برو"...

"کیسے ہیں"...؟؟؟

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ویسے کافی زیادہ اسمارٹ ہو گئے ہیں"...؟؟؟

"شوخ لہجے میں کہتا سب کی جانب دیکھنے لگا تھا جن کے چہرے پر سنجیدگی طاری تھی"....

"کیا ہوا آپ سب اتنے خاموش کیوں ہیں"...؟؟؟اور یہ بیوٹی فل لیڈی کون ہیں"..؟؟؟

سب کے چہرے پر چھائی سنجیدگی کو پرکھتے جب اسکی نظریں موحد کے پیچھے کھڑی سحرش سے ٹکرائی تھیں تو وہ حیرانی کے عالم میں گویا ہوا"....

یہ سحرش ہیں تمہاری بھابھی۔۔۔۔

"اسکے کہتے ہی احتشام کو جھٹکا سا لگا تھا اس نے سیڑھیوں پر منجمد کھڑی فریال پر ایک نظر ڈالی جس کی آنکھوں سے آنسوں رواں تھے اور پھر موحد کے پیچھے کھڑی سحرش پر

"ب۔۔بھائی ی۔۔یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں"..؟؟

"آپ۔۔آپکا نکاح تو فریال سے ہوا ہے۔۔۔۔

احتشام نے الجھی ہوئی نظروں سے موحد کی جانب دیکھا تھا لیکن جواباً وہ خاموش رہا۔

"سب اپنے اپنے کمروں میں جائیں اور موحد آپ اپنے مبارک قدم زرہ میرے کمرے میں کے کر آئیں۔۔۔

کرخت آواز میں کہتی ساحرہ بیگم اپنے روم میں میں جا چکی تھیں۔

جبکہ فریال بھی آنسوں کو تھامتے الٹے قدم لیتی واپس جا چکی تھی۔

****

موحد یہ کیا حرکت کی ہے تم نے۔۔؟

ہم لوگوں نے تمہیں اسلیئے باہر کے ملک بھیجا تھا کہ تم وہاں جا کر شادی کر آو؟

ساحرہ بیگم نہایت افسوس سے بولی تھیں انہیں اپنے بیٹے سے ایسی امید نہ تھی لیکن وہ ان کی امیدوں کو توڑ گیا تھا۔

موم میں نے آپ سے پہلے بھی کہا تھا مجھے فریال سے شادی نہیں کرنی مگر آپ سب نے زبردستی کی تھی میرے ساتھ

میں نے جس طرح آپ لوگوں کی بات مانتے ہوئے فریال سے نکاح کیا ہے اسی طرح آپ لوگ بھی میری پسند کو قبول کریں۔۔۔۔

میں سحرش کو پسند کرتا ہوں اس سے باقاعدہ نکاح کیا ہے۔۔۔۔

وہ ڈٹے ہوئے لہجے میں بول رہا تھا شرمندگی زرہ بھر بھی اسکے چہرے پر نمایاں نہ تھی۔۔۔۔

ہم لوگوں نے اس ماہ شادی کرنی تھی فریال اور تمہاری مگر تم یہ سب۔۔۔۔!!

وہ سر تھام گئی تھیں۔۔۔۔

انہیں دکھ ہو رہا تھا فریال کے ساتھ ہوئی ناانصافی کا سوچ کر اور ناانصافی کرنے والا کوئی اور نہیں بلکہ ان کا اپنا بیٹا تھا

جبکہ ان کی بات سن وہ خاموش ہو گیا تھا ساحرہ بیگم نے اشارے سے اسے باہر جانے کا کہا تھا کیونکہ اب وہ کوئی بات اس سے نہیں کرنا چاہتی تھیں۔۔۔۔

«««««««« ❤️ 💯 »»»»»»»»

Clubb of Quality Content

وہ بھیگی آنکھوں اور ویران چہرے کے ساتھ اپنے عکس کو دیکھ رہی تھی ابھی کچھ دیر پہلے وہ ایسے ہی شیشے کے سامنے کھڑی اس ستمگر کے لئے تیار ہو رہی تھی لیکن اب وہ ساری تیاری دھری کی دھری رہ گئی جب اس کی روح کو چیر دینے والی آواز کانوں میں گونجی

"مام میں نکاح کر چکا ہوں یہ میری بیوی سحر ش ہیں ہم دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں"۔۔۔

ہنہہ۔۔۔ محبت؟؟ اگر وہ دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں تو پھر اس نے کیا کیا تھا؟ اس نے تو جب سے نکاح ہوا تھا اپنا دل اپنا من روح سب اس ہرجائی کو سونپ دیا تھا لیکن وہ کیا کر گیا اس کے جذبات ان کے خوبصورت رشتے کی دھجیاں بکھیر گیا۔۔۔۔

آنکھوں میں اجنبیت لیے اس نے خود کے وجود کو دیکھا ایک ہوک سی اٹھی تھی اس کے دل میں، ہاتھوں میں پہنی چوڑیاں جو پیا کے آنے کی خوشی میں پہنی تھیں ان کی کھنکھناہٹ اب اس کے کانوں میں سیسے کی مانند چبھ رہی تھی

بے ساختہ ہاتھوں میں پہنی چوڑیوں کو ایسے اتار پھینکا جیسے وہ کوئی اچھوت ہوں اسے وحشت ہو رہی تھی۔۔

سر ہاتھوں میں تھامتی وہ زمین پر بیٹھتی چلی گئی گھٹنوں میں منہ دیے وہ سسک رہی تھی۔۔۔۔۔

کیوں کیوں کیوں۔۔۔ایسا کیوں کیا موحد میری کوئی غلطی تو نہ تھی۔۔۔

اس کے لئے یہ خبر سوہان روح تھی کہ اس کا شوہر جس سے وہ محبت کرتی آئی ہے وہ کسی اور عورت کی محبت میں گرفتار ہے نہ صرف محبت میں، بلکہ وہ اس کے حصے کی جگہ اس کا حق سب اسے سونپ چکا ہے۔۔۔

یااللہ میرے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوتا ہے؟

ماں باپ وہ مجھ سے چھین لیے۔۔۔۔

اب اب۔۔۔ایک ہم سفر دیا وہ بھی میرا نہ رہا۔۔۔

زمین پر بیٹھی ٹوٹی بکھری سی بیٹھی تھی آنکھوں سے مسلسل گرم سیال بہتا اس کے چہرے کو بھیگونے کا باعث بن رہا تھا۔

وہ ہمسفر تھا مگر اس سے

ہمنوائی نہ تھی۔۔۔۔

کہ دھوپ چھاؤں کا عالم رہا

جدائی نہ تھی۔۔۔۔۔

»»»»»»»»»»»»» ❤ ««««««««««

کیا ہوا۔۔۔۔؟؟؟

بھائی کے گھر نہیں گئیں"..؟؟

سعدیہ بیگم کو کمرے میں لیٹا دیکھ زید صاحب بولے تھے۔۔۔

نہیں۔۔۔

بس یک لفظی جواب دیا گیا۔۔۔

خیریت۔۔۔۔؟؟؟جانا تو ضروری ہے پڑوس ہے اچھا نہیں لگتا۔

وہ تفکر سے بولے تھے۔۔۔۔

میری طبعیت کچھ ٹھیک نہیں اسلئے میں معذرت کر چکی ہوں۔۔

کہتے وہ کروٹ لے گئی تھیں۔۔۔۔

جو اس بات کا اشارہ تھا کہ اب وہ مزید کوئی بات نہیں کرنا چاہتیں۔۔۔۔

زید صاحب بھی خاموشی سے باہر چلے گئے تھے۔

«««««««««««« 😇 🤗 »»»»»»»»»»»»

شام افطاری کے وقت سب خاموشی سے اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھے ہوئے تھے لیکن ایک نشست ایسی تھی جو کہ خالی پڑی تھی۔۔۔

فریال کہاں ہے۔۔۔۔؟؟

رفتار صاحب نے فریال کو وہاں نہ پا کر سوال کیا۔

وہ۔۔۔وہ اپنے کمرے میں ہیں، میں نے بلایا بھی تھا مگر وہ کہہ رہی ہیں کہ بھوک نہیں۔۔۔

رفتار صاحب کے سوال کرنے پر دلنشین نے کہا تھا جب کہ اس کی بات سن ساحرہ بیگم نے حیرت کا مظاہرہ کیا ان کے ماتھے پر بل نمایاں ہوئے۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ارے ایسے کیسے بھوک نہیں ہے، صبح سے لگی ہوئی ہے بچی روزے کی حالت میں اور کہہ رہی ہے بھوک نہیں ہے۔۔۔۔

جاؤ بلا کر لاؤ اسے۔۔۔۔

وہ کہہ دلنشین سے رہی تھیں لیکن ان کی جتاتی نظریں موحد پر تھیں جن کو وہ محسوس کرتا پہلے پہل تو شرمندہ ہوا لیکن پھر ڈھٹائی سے نظرانداز کر گیا۔

دل تم یہیں بیٹھو، موحد تم جاؤ۔۔

دلنشین کو اٹھتے دیکھ وہ کٹیلی نظر موحد ڈال کر بولی تھیں جبکہ ان کی بات سن چاول کھاتا موحد کا ہاتھ ہوا میں معلق ہوا تھا۔۔۔

میں۔۔۔؟؟ اپنی جانب اشارہ کیے گویا اس نے یقین دہانی چاہی ہو۔۔۔

جی بالکل۔۔۔!!

ان کے حکم پر وہ ایک سرد آہ خارج کرتا کھڑا ہوا اور اس کے کمرے کی جانب گیا

»»»»»»»»»»»»»» ✨ ❤️ ««««««««««««««

فریال کے کمرے کے پاس رکتا ایک گہرا سانس لیا تھا پھر دروازا کھٹکھٹایا لیکن جواب ندارد،

اس نے ایک مرتبہ پھر دروازہ کھٹکھٹایا اور ساتھ ہی آواز بھی لگائی تھی۔۔۔

فریال۔۔۔۔۔

لب بھینچے وہ کھڑا تھا کہ کلک کی آواز کے ساتھ دروازہ کھولا تھا وہ سامنے ہی وہ اپنی لال سوجی آنکھوں کے ساتھ سر جھکائے کھڑی تھی۔۔۔۔

اس کی ایسی حالت دیکھ لمحے بھر کے لئے رحم آیا تھا اسے لیکن پھر اپنی سوچ کو جھٹکتا اسے نیچے آنے کا کہا تھا نیچے آؤ کھانے پر سب بلا رہے ہیں۔۔۔۔

م۔۔۔مجھے ن۔۔ نہیں جانا مجھے بھوک ن۔۔!!

اسکی بات حلق میں کہیں اٹک گئی تھی جب موحد نے اسے دیوار سے پن کیا، میں کوئی ڈرامہ نہیں چاہتا پہلے ہی تمہاری وجہ سے اپنے پیرینٹس سے بہت بے عزت ہو چکا ہوں مزید خواہش نہیں اسلئے شرافت سے نیچے چلو۔۔۔

شہادت کی انگلی اٹھائے وارن کیا تھا اسے جب کہ وہ سر جھکائے خاموش آنسوں بہانے میں مصروف تھی۔۔۔۔

یہ فضول کے آنسوں صاف کرو۔۔۔

پتہ نہیں سب نے کیوں اتنی سی بات کا اسکینڈل بنالیا ہے، دوسری شادی ہی تو کی ہے، کوئی دنیا سے انوکھا کام تو نہیں نا کرلیا، ارے لوگ تو چار چار شادی کر لیتے ہیں لیکن میں نے تو صرف دو ہی کی ہیں اس پر اتنا ناٹک ہو رہا ہے۔۔۔۔

اسکو مسلسل آنسوں بہاتا دیکھ وہ نخوت سے بولا تھا موحد کو چڑ ہو رہی تھی اسکے ان بہتے ہوئے آنسوں سے۔۔۔۔

فریال۔۔۔

میں کچھ کہہ رہا ہوں، یہ آنسوں صاف کرو اسکے ہاتھ میں رومال بڑھائے کہا تھا جسے اس نے کانپتے ہاتھوں سے تھام اپنا چہرا صاف کیا تھا جب کہ یایست سے اس ہر جائی کو دیکھا جسے زرہ برابر بھی اپنے عمل پر افسوس نہ تھا۔

چلو اب، کہتا وہ آگے بڑھا تھا لیکن اس کو ہنوز اسی پوزیشن میں کھڑا دیکھ اسکے ماتھوں پر بلوں کا اضافہ ہوا۔۔۔

یہاں کوئی مزاق نہیں چل رہا،اور خبردار اگر نیچے کا کر اپنے یہ ٹسوے بہائے تو۔۔۔غصے سے کہتا اسکے ہاتھوں سے کھینچتے ہوئے بے دردی سے نیچے لا یا تھا۔

موحد کے ساتھ اسے آتا دیکھ جہاں سب نے آسودگی سے دیکھا وہیں سحرش نے جلتی آنکھوں سے یہ منظر دیکھا تھا۔

««««««««««««« ❤️ ✨ »»»»»»»»»»»»»

"ڈائننگ ٹیبل پر موجود دلنشین کب سے خود پر احتشام کی نظریں محسوس کر کے ایریٹیٹ ہو رہی تھی"....

"بیچاری سے صحیح سے کھانا بھی نہیں کھایا جارہا تھا"...

"احتشام بھائی"..

"باآواز بلند اس نے پکارا تھا کہ سب کی نظریں بے ساختہ اسکی جانب اٹھی تھیں جبکہ احتشام کا نوالہ حلق میں اٹکا تھا"....

"کیا ہوا آپ سب مجھے ایسے کیوں گھور رہے ہیں"...؟؟؟

"سب کی نظریں خود پر پا کر وہ کندھے اچکائے بولی اور ساتھ ہی کولڈ ڈرنک کا گلاس اٹھا کر لبوں سے لگائے پینے لگی"....

"کیوں بچے کو تنگ کر رہی ہو"...؟؟؟

"ساحرہ بیگم نے دلنشین کو آنکھیں دکھاتے ڈانٹا تھا"...

"میں کب تنگ کیا میں نے تو صرف اتنا کہا کہ "بھائی"کباب پکڑا دیں"...

"آنکھیں پٹپٹاتے وہ معصومیت سے بولی تھی کہ ساتھ بیٹھے صائم کی دبی دبی ہنسی گونجی تھی"....

"کیوں بیچارے کو ہارٹ اٹیک کروانا ہے"...؟؟

"ہنسی ضبط کیے دلنشین کے کان کے پاس جھک کر کہا تھا"...

"جب کہ انہیں یوں سرگوشی کرتے دیکھ احتشام نے گھورا تھا"...

🔥❤️

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آپ نے چیٹ کیا ہے نا مجھے "...؟

"کب سے کمرے میں چکر کاٹتی سحر ش نے کمرے میں داخل ہوتے موحد سے کہا تھا"...

"جو کہ صوفے پر بیٹھے اپنے جوتے اتارنے لگا تھا"...

"میں نے کب چیٹ کیا تمہیں"..؟؟؟

استفہامیہ لہجے میں کہتا اس کے روبرو آیا تھا"...

آپ نے بتایا نہیں کہ آپ شادی شدہ ہیں۔

آنکھوں میں نمی جبکہ چہرے پر غصہ نمایاں تھا"...

سچ میں شادی نہیں ہوئی میری فریال کے ساتھ بس نکاح ہوا تھا، وہ بھی میری مرضی کے بغیر ،میرے پیرینٹس کی زبردستی مجبور کرنے پر، میں تو اس یتیم سے شادی ہی نہیں کرنا چاہتا تھا، جس کی نہ ماں کا پتہ ہو نہ باپ کا، وہ نامکمل لڑکی مجھے اپنی زندگی میں منظور ہی نہیں، پتہ نہیں موم کو اس میں کون سے ہیرے جواہرات نظر آتے ہیں جو اس کو میرے پلے باندھ دیا۔

وہ فریال کے وجود کو سوچتا نخوت سے بولا تھا۔

"موحد"...

"یتیم تو میں بھی ہوں"...

"کیا میں بھی نامکمل ہوں آپ کی نظر میں"...

"اس کی آنکھوں میں دیکھ وہ افسوس سے بولی تھی"..

"نہیں سحرش"...

"تم اس دل کی ملکہ ہو"...

"تمہارے بارے میں، میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتا"....

"تمہارا اپنا ایک مقام ہے"...

"اس کے بازوں کو تھام وہ محبت سے بھرپور لہجے میں بولا تھا"....

"م۔۔موحد"...

"آ۔۔۔آپ فریال کو ط۔۔طلاق دے دیں"...

"کیونکہ جب آپ اسے قبول نہیں کر رہے تو اس کی زندگی خراب نہ کریں"....

"سحر ش کی بات سن فریال کے ہاتھ پر اسکے ہاتھوں کی گرفت کم ہوئی تھی"..

"نہیں"..موم نہیں مانیں گی"....

"جب آپ فریال کو بیوی کی حیثیت سے قبول ہی نہیں کر رہے تو کیوں رکھ رہے ہیں اسے اپنے نام کے ساتھ"...

"کیا عورتوں کی دوسری خواہشات نہیں ہوتی"..???

"کیا وہ ایک شوہر کی محبت اس کی اپنائیت اس کا اپنا پن، اسکی توجہ حاصل کرنا نہیں چاہتی"...???

"میں نے اسکی آنکھوں میں آپ کے لئے محبت دیکھی ہے موحد"...

"اس کا رخ اپنی جانب کیے وہ دھیمے سے بولی"...

"کیا تم یہ برداشت کر پاؤ گی کہ تمہارا شوہر تمہارے حصے کی محبت اور توجہ کسی اور کے ساتھ بانٹے"...????

"نہ۔۔نہیں کبھی نہیں"...

"آپ صرف میرے ہیں موحد"..

"اور اپنے شوہر کو میں کسی اور کے ساتھ بانٹنا نہیں چاہو نگی"...

"نہیں برداشت کر پاؤں گی اپنے شوہر کی توجہ کسی اور پر"...

"اسلئے کہہ رہی ہوں آپ طلاق دے دیں اسے"...

"ورنہ وہ آپ کے رشتے ہیں رہے گی تو ناچاکر بھی وہ آپ کی محبت اور توجہ حاصل کرلے گی"..

"اور میں ایسا بالکل نہیں چاہتی"....

"اس کے گلے لگی بولی تھی جبکہ ان آنکھوں سے آنسوں بے اختیار بہہ رہے تھے"...

"سحرش ریلکس"...

"اسکی کمر تھپکتے خاموش کروانا چاہا تھا"...

🤗❣️

یتیم۔۔۔یہ لفظ سوچنے میں ہی کتنا بھیانک لگ رہا ہے،آج زندگی میں پہلی بار اسے اندازہ ہوا کہ وہ یتیم ہے۔۔۔۔

"اللہ میاں کیوں مجھ سے میرے ماں باپ کو چھینا کیوں مجھے یتیم بنایا۔۔۔

یہ یتیم ہونا تو میری زندگی کا گرہن بن گیا۔۔۔۔

چھت پر کھڑی وہ آسمان کی جانب دیکھی رب سے شکوہ کر رہی تھی لہجے میں بے بسی آنکھوں میں اشک تھے۔۔۔۔

اس سے محبت چھینیں گئی صرف یتیم ہونے کی وجہ سے،اسے اس کے ہی شوہر نے دھتکارا صرف اس یتیمی کے داغ کی وجہ سے کہ وہ لاوارث ہے۔

"کچھ بھی کرنا پر کسی کو یتیم نہ کرنا"

اوپر آسمان کی جانب دیکھتے ہوئے وہ رب سے اپنا حالِ دل بانٹ رہی تھی،ہاں اسکی آنکھوں میں آج آنسوں تھے لیکن وہ برس نہیں رہے تھے کیونکہ وہ آنسوں چہرے کے بجائے دل پر گرتے ہوئے اسے بوجھل بنا رہے تھے۔

کیا ہوا کہاں کھوئی ہیں؟

اپنی دنیا میں کھوئی فریال، صارم کی آواز پر پلٹی جو ایک ہاتھ پاکٹ میں ڈالے چھت کی دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑا تھا۔

فریال نے ایک عام سی نظر اپنے بچپن کے ساتھی پر ڈالی جس کے پاس فریال کی ہر مشکل کا حل ہوتا تھا کتنا خیال رکھتا تھا وہ اسکا، لیکن وقت کے ساتھ وہ بھی دور ہوتا چلا گیا بقول فریال کے۔

فری۔۔۔۔صارم نے اسکی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجائی، جس پر وہ ہوش کی دنیا میں لوٹتی ہوئی نظریں چرا گئی

کچھ نہیں ہوا۔۔۔۔نظریں چراتے کہا گیا

واقعی؟؟ بھنویں سکیڑے صارم نے پوچھا جس پر وہ بس ہنکار بھرتی رہ گئی۔

ہمم۔۔۔۔فریال کے جواب کے ساتھ ایک طویل خاموشی چھائی رہی، لیکن اس خاموشی کو فریال کی بھیگی آواز نے ہی توڑا۔

کیا یتیم ہونا بہت بڑا گناہ ہے؟

نولز کلب
Clubb of Quality Content

اسکے اداس سے لہجے میں کہے گئے جملے پر صارم پل بھر کو چونکا پھر اچانک ماتھے پر ان گنت بل نمایاں ہوئے۔

کیا مطلب؟

سنجیدگی سے پوچھا تھا اس نے،

تم بس جواب دو، کیا یتیم ہونا گناہ ہے؟

نہیں، یہ اللہ کی مرضی کی ہوتی ہے اس میں انسان کا بس نہیں۔

تو پھر مجھے اس کی سزا کیوں دی جا رہی ہے؟ میرا اس میں کیا قصور کہ میں یتیم ہوں؟

وہ کھوئی سی اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو دیکھتی بول رہی تھی، ایک بے مول آنسوں دغا کر کے ہتھیلی پر آ گرا۔

یہ فضول سوال آپ کے دماغ میں کب اپڈیٹ ہوا؟

بس ابھی جب وقت نے احساس دلایا کہ میں یتیم اور لاوارث ہوں۔

بھرائے لہجے میں کہتی وہ رخ موڑ گئی تھی کہ صارم اسکے آنسوں نہ دیکھ سکے۔

فریال، کیا ہو گیا ہے آپ کو، کس نے کہا کہ تم لاوارث ہو، ہم سب ہیں نا، میں ماما بابا سب، ہم ہیں تمہارے وارث۔۔۔۔

وہ تڑپ کر لب بھینچے آگے بڑھا تھا، یہ بات سچ تھی اس شہزادی کے آنسوں اسے تکلیف پہنچا رہے تھے۔

ص۔۔ صارم، موحد نے مجھے دھتکارا صرف اسلیے کہ میں یتیم ہوں، میرا کوئی خاندان نہیں، تم سب نے بے شک مجھے محبت دی، نازوں سے پالا لیکن، میں آج بھی یتیم ہی ہوں، وہ بچے جن کے سر لرماں باپ نہیں ہوتے ان کا کوئی نہیں ہوتا۔

یاسیت سے کہتی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی، جب کہ صارم کا دل چا رہا تھا کہ موحد کا حشر بگاڑ دے اس کی آنکھیں ضبط کے باعث لال سرخ ہو رہی تھیں، کہ وہ شخص فریال کے آنسوں کی وجہ بنا تھا لیکن وہ کمال مہارت سے خود پر ضبط پا گیا لیکن دل میں عہد ضرور کیا تھا کہ موحد کو اسکا جواب ضرور دے گا۔

❤️👀

"وہ اپنی دھن میں فون چلاتے ہوئے کمرے میں جا رہی تھی کہ کسی نے اسے بازو سے تھام دیوار سے لگایا تھا وہ جو اس سب کے لئے تیار نہ تھی کٹی پتنگ کی مانند کھینچتی چلی گئی تھی"...

"وہ تو کچھ لمحے سمجھ نہ پائی کہ اس کے ساتھ ہوا کیا ہے لیکن جیسے ہی اس کی نظر خود کو جانچتی نظروں سے دیکھتے احتشام پر پڑی تو اسکو خود سے دور کرنا چاہا تھا جو کہ بے سود رہا"....

"کیا ہے کیوں بار بار فلموں کے ہیرو کی طرح دیوار کے ساتھ لگا دیتے ہو ایسے تم سے بات نہیں کی جاتی کیا"..؟؟؟

"بھنوں اچکائے وہ بے زار لہجے میں بولی کہ اسکی بات سن احتشام کے ہونٹ صفر کی شکل اختیار کر گئے تھے"....

"اووو"...

"محترمہ مجھے کوئی فلموں کو ہیرو بننے کا شوق نہیں اور ویسے بھی میں ہیرو سے کم تھوڑی ہوں"....

"بالوں میں ایک ادا سے ہاتھ پھیرتے کہا"...

"ہنہہ خوش فہمی"...

"آنکھیں چڑھائے وہ منہ بناتے ہوئے بولی تھی".....

"سب باتیں چھوڑو یہ بتاؤ تم ڈائننگ ٹیبل پر کیا بد تمیزی کر رہی تھی"...

"آنکھوں میں یکدم سنجیدگی اتری تھی"....

"کون سی بد تمیزی بھلا"۔؟؟

"کندھے اچکائے وہ ہاتھ میں موجود فون کی اسکرین دیکھنے لگی اور ایسا شو کرنے لگی تھی جیسے اس میں کچھ بہت خاص دیکھ رہی ہے"...

"میں بھائی ہوں تمہارا"..؟؟؟

"جو وہاں بار بار بھائی کی گردان لگا رہی تھی اور بھی پورے گھر والوں کے سامنے یہ جانتے ہوئے بھی کہ ہمارا کیا رشتہ ہے"..؟؟؟

"وہ بول رہا تھا لیکن دل کی نظریں ہنوز فون پر منجمد تھیں"....

"وہ سن نہیں رہی تھی اسے یا شائد جان بوجھ کر انجان بن رہی تھی"...

"احتشام نے غصے سے مٹھیاں بھینچی تھیں اور بنا اسکو سمجھنے کا موقع دیے فون چھپٹے زمیں پر پٹخا تھا"...

"دلنشین منہ کھولے اپنے فون کو دیکھ رہی تھی"...

"یہ۔۔یہ کیا کیا تم نے"...؟؟؟

"زمین پر کرچیوں کی صورت میں بٹے فون کو دیکھتے وہ غم وغصے کی سی کیفیت میں بولی"...

"میں یہاں کب سے بکواس کر رہا ہوں"..؟؟؟؟

"احتشام نے اسکے بازوں پر گرفت مضبوط کرتے کہا تھا کہ بے اختیار اسکی آنکھیں نم ہوئی تھیں اب یہ اندازا لگانا مشکل تھا کہ یہ فون کے ٹوٹنے پر ہیں یا پھر اسکی سخت گرفت کے باعث"..؟؟؟؟؟

"مسئلہ کیا ہے تمہارا"..؟؟؟

"ہو کیا تم"..؟؟؟

"جب مزاق برداشت نہیں ہوتا تو خود بھی نہ کیا کرو".....

"م۔۔میں نے صرف تمہیں تنگ کرنے کے کئے کہا تھا مگر تم نے چھوٹی سی بات کا پتنگڑ ہی بنا ڈالا"...

"اسکو خود سے دور کرتے ہوئے سائڈ سے نکلنا چاہا تھا لیکن احتشام نے بازو دیوار پر ٹکائے اسکے جانے کے تمام راستے بند کیے تھے".....

"اگر اب آئندہ تم نے مجھے اس نام سے پکارا تو بخدا اچھا نہیں ہو گا تمہارے لئے"...

"بے شک مزاق ہو یا حقیقت میں برداشت نہیں کروں گا"....

"اس کے چہرے کو اوپر کی جانب اٹھایا اور اپنے ہاتھ کی گرفت میں بھینچا جسے جھٹکے سے دل نے چھڑایا"...

"م۔۔میں بولوں گی سو بار بولوں گی"...

"کیا کر لو گے"......

"ہاں تم م۔۔۔

"اسکے باقی کے لفظ کہیں گم ہو گئے تھے کیونکہ مقابل نے اسکو جملا مکمل کرنے ہی نہ دیا تھا"......

"دلنشین کی آنکھیں پھٹی پھٹی رہ گئی تھیں احتشام کی اس جرت پر"...

"وہ تڑپ پر پیچھے ہوئی تھی اور حیرت کی زیاتی سے اسکو دیکھا اسکو کچھ سمجھ ہی نہ آرہا تھا شائد اسکے حواس اسکو یہ سب سمجھنے کا موقع ہی نہیں دے رہے تھے لیکن چند ثانیے بعد بے اختیار دلنشین کا ہاتھ شدید غصے میں اٹھا تھا اور سامنے کھڑے احتشام کے گال پر نشان چھوڑ گیا".....

"مٹھیوں کو آپس میں بھینچے وہ غصے سے وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا"....

"جبکہ پیچھے کھڑی دلنشین کی آنکھوں سے آنسوں بہہ نکلے تھے".....

****

پلوشہ کیچن کے اسٹول پر کھڑی کانچ کے برتن ترتیب سے کیبنٹ کے اوپری کھانے میں لگا رہی تھی ہلکے نیلے رنگ کے سوٹ میں ڈوپٹے کو ساڑھی کے اسٹائل میں باندھا تھا بالوں کو

ہائی پونی میں قید کیا گیا تھا ابھی آخری پلیٹ اٹھانے کے لئے وہ جھکی ہی تھی کہ اسٹول سے اس کا توازن بگڑا تھا اور وہ نیچے گرنے ہی والی تھی کہ کسی کے مضبوط حصار نے اسے گرنے سے بچایا خود کو ہوا میں ہی معلق پا کر اس نے اپنی آنکھیں کھولی تھیں اور خود پر جھکے صائم کو پایا تھا، پلوشہ کی ٹانگیں اسٹول پر ہی موجود تھی جب کہ اسکی کمر کو صائم کے مضبوط ہاتھوں میں جکڑا ہوا تھا"...

"کیا کرتی ہو بیگم دھیان کہاں ہوتا ہے تمہارا"..؟؟؟

ہنوز اسی پوزیشن میں وہ اسکے چہرے کو دیکھتے سوال کر گیا تھا جبکہ پلوشہ کے چہرے پر ننھے ننھے پسینے کے قطرے نمایاں ہونا شروع ہو گئے تھے"...

Clubb of Quality Content

"آ۔۔۔آپ مجھے اتاریں تو صحیح"...

"کپکپاتی آواز میں وہ پنکھڑیوں جیسے لبوں کو جنبش دیتے بولی تھی"۔

"اوو سوری"...

"صائم نے اسے سیدھا کھڑا تو کر دیا تھا مگر اسکے وجود کو چھوڑا نہیں تھا"...

جانتی ہو اگر میں نہ آتا تو عید سے پہلے تم اپنی ہڈیاں سینکوا چکی ہوتی"....

آنکھیں چھوٹی کیے اس نے مستقبل کا منظر دیکھایا تھا"..

"س۔۔سوری"....

"پلوشہ یہی لفظ سمجھ آیا تبھی بنا سوچے سمجھے کہہ گئی جبکہ صائم کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ نے چند لمحوں کے لئے رقص کیا تھا"....

"اونچائی کے کام خود نہ کیا کرو کسی ملازم سے کہہ دیا کرو یا پھر احتشام سے اسکو ٹھوس لہجے میں تلقین کی تھی جبکہ پلوشہ نے صرف سر ہلانے پر اکتفا کیا۔

❤❤

سفید رنگ کی گاڑی ایک بلڈنگ کے سامنے رکی تھی جس پر بڑے بورڈ سے "یتیم خانہ" لکھا گیا تھا"....

اپنے وجود کو کالے رنگ کی شال سے ڈھانپے وہ گاڑی سے باہر نکلی تھی ساتھ ہی ڈرائیور سے کہہ کر سامان نکلوا کر اندر کی جانب لانے کا حکم دیا۔۔۔

اس کے اندر داخل ہوتے ہی بچوں کے چہرے پر مسکراہٹیں کھلی تھیں ہر کسی کے لبوں پر صرف ایک ہی بات تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"باجی آ گئیں"..!!

"باجی آ گئیں"...!!!

"اسلام علیکم"...

"کیسے ہیں آپ سب"..؟؟؟

اس نے مسکراتے ہوئے بچوں کی جانب دیکھے انہیں سلام کیے خیریت دریافت کی تھی

"....

"وعلیکم السلام"...

"الحمداللہ"...

"سب نے باآواز بلند کہا تھا"....

"چلیں جلدی جلدی دستر خوان لگائیں آزان ہونے والی ہے وہاں موجود بچوں کو کہتے ان کے ساتھ مل کر سامان لگوایا تھا"....

آزان کی آواز کے ساتھ ہی سب نے اپنے ہاتھ دعا کے لئے اٹھائے تھے"...

ذھب الظّماوابتلّت العروق وثبت الاجران شآءاللہ"

پیاس ختم ہوئی رگیں تر ہوگئیں اور روزے کا ثواب انشاءاللہ پکا ہو گیا۔"

وہ جو ہاتھوں میں جوس کا گلاس تھامے ان بچوں کی جانب دیکھ رہی تھی جن کے چہرے پر خوشی وسکون تھا"....

وہاں کی ہیڈ مہوش کی پکار پر ان کی جانب متوجہ ہوئی"...

بیٹا تم ہر ہفتے یہاں آتی ہو ہم سب کے ساتھ وقت گزارتی ہوں افطار کرواتی ہو اس سب محبت کے لئے تہہ دل سے شکر گزار ہوں، کیونکہ آج کے دور میں بہت سے امیر لوگ ہوتے ہیں لیکن سب کو اپنے لباس اور کھانے کی فکر ہوتی کوئی ہم بے سہاروں کا نہیں سوچتے کہ روڈ پر پلتے بچے، یتیم خانوں میں موجود لوگ کس طرح زندگی بسر کر رہے ہونگے"....

وہ آبدیدہ لہجے میں بولی تھیں"...

"آنٹی ہر کسی کا اعمال اسکے ساتھ ہوتا ہے، انسان دنیا میں تو آجاتا ہے لیکن اپنے آنے کا مقصد بھول جاتا ہے کہ خدا نے اسے دنیاوی اشیاء حاصل کرنے کے لئے یہ زندگی عطا نہیں کی بلکہ

اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے بخشی ہے جس میں ہم بندے اس کی حمد و ستائش کریں اس کے بندوں کی خدمت کریں"...

"اگر خدا ہمیں دولت دیتا ہے تو یہ بھی ایک آزمائش ہوتی ہے"...

"جس میں وہ ہمارا امتحان لیتا ہے کہ ہم اس دولت کو کن چیزوں پر خرچ کرتے ہیں اگر یہی دولت ہم اچھے کاموں کے لئے استعمال کریں تو اس میں برکت شامل ہو جایا کرتی ہے"...

"اور اگر یہی دولت غلط کاموں کے لئے استعمال ہو تو یہ چیز خدا کو ناراض کر دیتی ہے پھر اس پیسے میں برکت نہیں رہتی بلکہ لعنت آجاتی ہے"....

اور رہی بات افطار کروانے کی تو کسی روزہدار کو روزہ افطار کروانے سے روزہ رکھنے کے برابر ثواب ملتا ہے"....

"قرآن مجید میں ارشاد ہے"..

افطر عندکم الصّآئمونواکل بعاکم الابرار وصلّت علیکم الملائکہ"

"روزے دار تمہارے ہاں افطار کرتے رہیں اور نیک لوگ تمہارا کھانا کھاتے رہیں اور فرشتے تمہارے لیے دعائیں کرتے رہیں"....

"اللہ کی مرضی کے مطابق میری کوئی اولاد نہیں ان بچوں کے ساتھ وقت گزارنے پر دل خوش ہوتا ہے"...

"بے شک روزانہ آ نہیں سکتی لیکن ہفتے کا ایک وقت اپنے بچوں کے لئے مخصوص کیا ہے"...

"ان معصوموں کی کوئی ماں نہیں اور میں کسی کی ماں نہیں"....

اسلئے جب ان بچوں کے ساتھ وقت گزارتی ہوں تو ایک ممتا کا احساس ہوتا ہے۔۔۔ کہتے اس کی آنکھوں میں نمی نمایاں تھی اس کے لہجے میں چھپے درد کو مہوش باخوبی محسوس کر سکتی تھی"...

نادر کتب
Clubb of Quality Content

"فکر نہ کرو بیٹا"...

"ان شاءاللہ"...

"خدا تمہیں اولادِ نرینہ سے ضرور نوازے گا"...

"صبر رکھو"...

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کیونکہ صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے"...

"اس کے شانوں پر ہاتھ رکھے ایک امید دلائی تھی اسے"...

"ان شاءاللہ"...!!

"ان کے ملتے وہ مسکراتے ہوئے باہر گئی تھی"...

"جبکہ پیچھے مہوش نے دل سے اس کو دعا دی تھی".....

💙💙

"آج سب کو حاشر صاحب کے دوست کی جانب افطار پارٹی میں مدعو کیا گیا تھا سب اسی میں جانے کی تیاری میں لگے ہوئے تھے"....

فریال نے بھی ساحرہ بیگم کے زبردستی کہنے پر کالے رنگ کی فل ساڑھی پہنی تھی جس میں وہ کافی دلکش حسینہ معلوم ہو رہی تھی بالوں کو جوڑے میں قید کیا تھا اور ساتھ ہی اس میں سے کچھ زلفیں چہرے پر نکالی تھی ہونٹوں پر لگائی گئی وہ آتشی سرخی اسکے حسن کو مزید نکھار رہی تھی"....

"ساڑھی کا پلو دوسرے کندھے کے گرد لپیٹے وہ لان میں کھڑی باقی افراد کا انتظار کر رہی تھی لیکن اس کی نظر سامنے سے آتے موحد پر پڑی تھی جو کہ سفید رنگ کی شیر وانی پہنے کافی منفرد لگ رہا تھا"...

"موحد آکر گاڑی کی ایک سائڈ پر کھڑا ہو گیا تھا اس نے بس ایک نظر فریال کی جانب اٹھائی تھی اور پھر کیا تھا نظریں پلٹنا بھول گیا تھا وہ"....

م۔۔موحد میں آپ کا سوٹ پریس کر کے آئی تھی، آپ نے وہ نہیں پہنا"؟؟

"موحد" کو شلوار قمیض میں ملبوس دیکھ وہ اداسی سے بولی تھی"..

"اسکی آواز پر وہ ہوش میں آیا تھا"...

سوری "فریال" وہ دراصل ! سحرش نے مجھ سے خواہش کی تھی کہ "میں یہ پہنوں"...

"اتنی چاہت سے لائی تھی وہ کہ انکار نہیں کر سکا"...

"وہ' اس کو نارمل لہجے میں بولا تھا لیکن لہجہ شائد جان چھڑانے والا تھا"...

لیکن اسکا یہی انداز کسی اور کے دل کو ٹھیس پہنچا گیا تھا"...

Clubb of Quality Content

"آپ کو سحرش کی خواہش دیکھتی ہے مگر میری،"میری خواہش، میری خوشیاں نظر نہیں آتیں"....

"وہ آنکھوں میں نمی لیے سامنے کھڑے اپنے شوہر سے سوال کر گئی تھی"..

"کتنی چاہت سے اس نے موحد کے لئے"وہ شرٹ خریدی تھی"۔۔۔

"اسکے دھوکے اور بے وفائی کو بھی نظرانداز کیے،"ناراضگی بھلائے شرٹ کو نکال کر آئی تھی، صرف اسلئے کہ "اس کو امید تھی"کہ وہ پہن لے گا"...

"لیکن نہیں"....

"وہ غلط ثابت کر گیا تھا اسے"....

آہستہ آہستہ اس کے خوابوں کو پورا ہونے سے پہلے ہی توڑ رہا تھا وہ"...

"فری"..

"بھائی"...

"دیکھیں ٹھیک لگ رہی ہے نا"..؟؟؟؟

"مطلب بری تو نہیں لگ رہی"...؟؟؟

"صارم شرٹ کے بٹن بند کرتا فریال اور موحد کے پاس آیا تھا"....

"تم نے میری شرٹ پہن لی"...؟؟

"تمہارے کپڑے کہاں ہیں"...؟؟؟

"وہ شرٹ صارم کے وجود پر دیکھ "موحد" کی تیوری چڑی تھیء"...

"سوری بھائی"...

"دراصل، "میرا سوٹ کیل میں اٹک کر پھٹ گیا تبھی، مجھے ڈریسنگ میں یہ شرٹ نظر آئی تو پہن لی، پریس بھی ہوئی تھی"..اور "اچھی بھی تھی تبھی لحاظ نہ کیا۔

فری"...بتائیں کیسا لگ رہا ہوں"...

بالوں کو ایک ادا سے سیٹ کیے، "اس نے فریال کو دیکھ پوچھا آنکھوں میں نمی ہونے کے باوجود وہ مسکرا دی تھی صارم کی ادا پر۔۔

بہت اچھے اور کیوٹ لگ رہے ہو"...

ایسا لگ رہا ہے جیسے یہ شرٹ صرف بنی ہی تمہارے لئے ہے۔۔۔

ایک اچٹتی نگاہ موحد پر ڈالے، وہ دل سے صارم کی تعریف کر گئی تھی۔

اور کوئی شک بھی نہ تھا"... کیونکہ "وہ واقعی اس شرٹ میں کافی وجیہہ لگ رہا تھا جہاں اس کی بات سن صارم کا دل باغ باغ ہوا وہیں موحد پہلو بدل کر رہ گیا۔۔۔

❤️❤️

"زید صاحب"...

"کل گھر کے کاغذات مجھے واپس اس کی اپنی جگہ پر موجود چاہیے ہیں"....

"کمرے کی خاموشی کو چیرتی سعدیہ بیگم کی آواز زید صاحب کے کان کے پردوں سے ٹکرائی تھی"....

"وہ کچھ بولے نہ تھا بس خاموش تھے"...

"شائد کسی گہری سوچ میں"...

"بعض اوقات بچوں کی بے جا خواہشات والدین کو غلط اقدام اٹھانے پر مجبور کر دیتی ہیں جس میں وہ نفع یا نقصان نہیں سوچتے، بس ان کی کوشش ہوتی ہے کسی طرح ہم ان کی خواہشات کو پورا کر دیں"...

کچھ ایسا ہی حال اس وقت ذید صاحب کا تھا، جو اپنی چھوٹی صاحبزادی کی خوشیوں کی خاطر اپنا گھر داؤ پر لگانے جا رہے تھے"....

لیکن سعدیہ بیگم کی باتوں کو سوچتے ہوئے انہیں محسوس کرتے ہوئے کافی سوچ بچار کے بعد انہوں نے کاغذات واپس لے لئے تھے، کیونکہ وہ سودنہ لینے کا فیصلہ کر چکے تھے۔۔۔

❤️❤️

احتشام کب سے سامنے بیٹھا گرم بھٹی پر جل رہا دلنشین کو اپنے پاپا کے دوست کے بیٹے کے ساتھ بیٹھے باتیں کرتے دیکھ،

اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ یا تو اس لڑکے کو کہیں غائب کر دے یا دل کو۔۔۔

دلنشین احتشام کو انگاروں پر لٹتا دیکھ رہی تھی لیکن اگنور کر گئی لیکن اس کی یہی حرکت احتشام کو آگ لگا گئی۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھا تھا اور ایک چکر باہر لان کا لگا کر ان کے پاس آیا۔

"ایکسکیوز می"....

"سامنے بیٹھے لڑکے سے مخاطب ہوا تھا جو کہ کب سے دلنشین سے فری ہونے کی کوشش کر رہا تھا، آپ کو باہر کوئی بلا رہا ہے"...

وہ نہایت سنجیدگی سے بولا تھا"...

"او کے ڈیئر ویٹ آئی ویل کم بیک"....

"وہ دلنشین سے مسکراتے ہوئے بولا تھا اور باہر چلا گیا تھا لیکن اب اس لڑکے کی جگہ احتشام بیٹھ چکا تھا جسے دیکھ دل نے ناگواری سے آنکھیں گھمائی تھیں اور اٹھ کر جانے لگی تھی کہ احتشام نے اسکا ہاتھ تھام واپس بیٹھایا"...

"شرافت سے بیٹھی رہو"...

"وہ دبے دبے لہجے میں غرایا تھا لیکن چہرے پر مسکان نمایاں تھی کہ کسی کو کچھ غلط محسوس نہ ہو"...

"ہاتھ چھوڑو میرا احتشام"...

وہ دانت پیستے ہوئے غصے سے بولی تھی اور اپنا ہاتھ اسکے ہاتھوں سے چھڑانے کی کوشش کرنے لگی"..دل یہ ہاتھ تو مرتے دم تک نہیں چھوڑونگا چاہے تو کوشش کرلو"...وہ چیلنج کرتے ہوئے بولا تھا لیکن دلنشین نے کان نہ دھرا تھا اس کی بات پر"...

"شام چھوڑو میرا ہاتھ ورنہ اچھا نہیں ہوگا، وہ ماتھے پر بلوں کا جال سجائے بولی تھی"....کہانہ نہیں چھوڑونگا"...

"وہ اسکی انداز میں بولا تھا اور ایک ہاتھ سے فون یوز کرنے لگا"...

"مروتم"....

"ہاتھ جھٹکتے ہوئے بولی تھی اور اٹھنے لگی"....

"لیکن احتشام کے لفظوں نے اسکے قدم جکڑ لئے"....

"اگر تم یہاں سے اٹھی تو اچھا نہیں ہوگا دل تمہارے لئے یہ تم بھی بہتر جانتی ہو اس لئے یہاں ہی بیٹھی رہو"...

"کہتا وہ فون میں مصروف ہو گیا جبکہ اسکی بات سن وہ کاٹ دار نظروں سے اسے دیکھ سائڈ پر ہو کر بیٹھ گئی تھی سب اپنی اپنی باتوں میں مصروف تھے تبھی ان کی طرف کسی کا دھیان نہ گیا تھا"...

💖💖😬

فریال سائیڈ ٹیبل کے پاس کھڑی دور سے سحر ش اور موحد ہو ہنستے مسکراتے باتیں کرتا دیکھ کر خود کو کم تر محسوس کر رہی تھی بے اختیار ہی اس کی آنکھوں کے گوشے بھیگنے لگے،اوپر کی جانب دیکھتے ہوئے لمبی سانس بھر کر خود کو حوصلہ دیتی عجلت میں باہر جانے کے لئے مڑی تھی کہ بے اختیار کسی چٹانی وجود سے ٹکرائی تھی۔

آؤچ۔۔۔سر کو تھام کر آنکھیں اٹھاتے ہوئے آنے والی ہستی کو دیکھا جہاں شلوار سوٹ میں ملبوس ایک نوجوان کھڑا اس سے معذرت کر رہا تھا جب کہ اس کے پہلو میں موجود ایک نازک سی لڑکی شائد اس کی بیوی تھی۔

آئی ایم سوری مس۔۔۔، ابھی وہ باقی کے لفظ کہتے ہوئے معذرت کرنے لگا تھا کہ وہ اٹس اوکے کہہ کر دوسری جانب چل دی جب کہ غازی کی نظروں نے دور تک اس کا تعاقب کیا تھا لیکن پھر غزل کے پکارنے پر ہوش میں لوٹا۔

غازی۔۔۔ چلیں اندر؟

ہمم۔۔۔ سر کو ہلکے سے جنبش دیتے ہوئے مدھم سا مسکراتے ہوئے وہ اندر کی جانب بڑھ گئے۔

ویلکم ویلکم، مسٹر غازی میرے شیر۔۔۔۔

فاران صاحب نے کھڑے ہوتے گرم جوشی سے غازی کو اپنے گلے لگایا۔

السلام علیکم ماموں۔۔۔۔

غزل اور غازی نے بیک وقت سلام کیا تھا جس پر انہوں نے ان کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے دعا دی اور پھر حاشر صاحب سے اس کا تعارف کروایا۔

حاشر اس سے ملو، یہ میرا بھانجا غازی اور اس کی بیوی غزل ہے۔۔ ماشاءاللہ بہت لائق بچے ہیں۔

ہاہاہا، فاران ویسے تمہارا بھانجا پوری تمہاری کاپی ہے، وہی تمہارے جوانی والے نقش۔۔۔

غازی کے کندھے تھپک وہ مسکراتے ہوئے بولے جس پر فاران صاحب نے فخریہ کالر

جھاڑے۔۔۔

****

کمرے کے گہرے اندھیرے میں موحد بہت گہری سوچ میں محو تھا اس نے ایک نظر پہلو میں

سوتی سحرش کو دیکھا تھا جو کہ سکون کی نیند سو رہی تھی لیکن ایک فیصلے نے، ایک خیال نے

اس کی نیند چھینی ہوئی تھی"...

"وہ اپنی زندگی کا ایک بہت اہم وانوکھا فیصلہ کرنے جا رہا تھا وہ بھی اپنے گھر والوں کے خلاف،

بے شک وہ ایک فیصلہ پہلے ہی ان کی مرضی کے بغیر لے چکا تھا لیکن ان دونوں فیصلوں میں

زمین آسمان کا فرق کا تھا"....

"پہلے فیصلے پر تو گھر والے خاموش ہو گئے تھے لیکن اس دوسرے فیصلے پر نا جانے گھر والوں کا

کیا ریکشن ہو گا"...

"کیا اسے کبھی معاف ہی نہ کریں"...

"ہو سکتا ہے بے دخل ہی کر دیں"...

"یا پھوپھو کی طرح تعلقات ہی ختم کر دیں"....

"یہی سوچیں اسکے دماغ میں چھائی ہوئی تھیں لیکن دیکھنا یہ تھا کل کا سورج کیا نوید لاتا ہے۔

💖💖

صبح سحری کے وقت غزل کی آنکھ کھلی تو غازی کو کمرے میں نہ پا کر وہ کچھ پریشان سی ہوئی تھی ،جلدی سے بالوں کو باندھتی وہ باہر آئی تو سائیڈ پر بنے کمرے کی مدھم روشنی جلدی دیکھ کر وہ وہاں آئی جہاں عین اس کی سوچ کے مطابق ایک فوٹو فریم کو تھام کر غازی آنکھیں موندے لیٹا تھا جب کہ اس توانا مرد کی آنکھوں کے گوشے بھیگتے ہوئے اس کے گال پر گر کر داڑھی میں جذب ہو رہے تھے۔

غ۔۔۔غازی۔۔۔!!!

غزل کے پکارنے پر اس نے آہستگی سے آنکھیں کھولیں تھی،رونے کی وجہ سے اس کی آنکھیں اور ناک سرخ ہو رہے تھے۔

غزل اس کے ہاتھوں میں فوٹو فریم دیکھ کر سمجھ چکی تھی کہ وہ آج بھی اپنی ماضی کی یادوں میں کھو چکا ہے، کیونکہ ہمیشہ ایسا ہی تو ہوتا تھا جب وہ تلخ سچ اس کے دل پر ضرب لگاتا وہ یہیں اپنی امی کے کمرے میں آکر فیملی فوٹو کو سینے سے لگائے گھنٹوں روتا تھا۔

غازی کی اس حالت پر غزل کا خود کا دل دکھتا تھا۔

غ۔۔غزل جانتی ہو تم آج ماموں کے گھر اس بچی کو دیکھ اپنی گڑیا کی یاد آئی ہے،اور ستم بھی دیکھو اس میں میری ماما کی جھلک دکھی مجھے۔۔۔۔

اگر آج میری گڑیا میرے پاس ہوتی، ویسی ہی ہوتی بالکل اس کی طرح لیکن۔۔۔۔۔

کچھ لمحوں کے لئے رکا تھا وہ، پھر سرد سی سانس بھر کر اپنی بات کا آغاز کیا۔

لیکن پھر میری ہی غلطی کی وجہ سے میری بہن مجھ سے ہمیشہ کے لئے بچھڑ گئی، میں بہت برا بھائی ہوں اپنی بہن کا خیال نہ رکھ سکا بلکہ میں تو بھائی کہلائے جانے کے قابل ہی نہیں۔

اپنے بالوں کو نوچتا وہ نیم پاگل سا لگ رہا تھا، غزل نے آگے بڑھتے اس کے چہرے کو تھام کر سنبھالا تھا۔

Clubb of Quality Content

اس دن ماما بابا جب مارکیٹ کے اندر گئے تو مجھے گڑیا کی ذمہ داری سونپی تھی کہ اس کا ہاتھ تھام کر رکھوں اسے چھوڑوں نہیں لیکن، لیکن نا جانے کیسے میں اپنی ذمہ داری سے پیچھے ہٹ گیا۔

فلیش بیک۔۔۔۔

غازی میں اور آپ کی ماما سامنے مارکٹ سے ہو کر آرہے ہیں آپ اپنی بہن کا خیال رکھنا اس کا ہاتھ تھام کر رکھنا۔۔۔

غازی کے بابا نے پانچ سالہ گڑیا کا ہاتھ غازی کے ہاتھ میں تھما کر، اس کے کھلونے سمیت گاڑی میں بیٹھا کر کہا جس پر دس سالہ غازی نے جوش و خروش سے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

غازی کے ماما بابا اندر مارکٹ میں جا چکے لیکن جانے سے پہلے گاڑی کا گیٹ بند کرنا بھول گئے۔ چھوٹی سی گڑیا ہاتھ میں موجود ائیر بال کے ساتھ کھیلتی ہوئی خوش ہو رہی تھی جب کہ غازی اپنی وڈیو گیم کھیلنے میں مشغول تھا، کہ اچانک گڑیا کا بال اڑتے ہوئے باہر کی جانب چل دیا جسے پکڑنے کے بہانے وہ باہر نکلی تھی وڈیو گیم میں مگن، غازی یہ تک اندازہ نہ لگا پایا کہ ساتھ موجود اس کی بہن، غائب آئے جب ماما بابا واپس آئے تو وہاں گڑیا کو نہ پا کر پریشان ہوئے، آس پاس پتہ بھی کروایا لیکن گڑیا کے بارے میں کوئی سراغ ہاتھ نہ آیا۔۔۔ غازی

کی ماما کارو روکر براحال تھا جب کہ بابا غازی کو ہی قصور وار ٹھہراتے کہ جب اسے بہن ہی ذمہ داری دی گئی تھی تو اس نے ٹھیک طرح سے نبھائی کیوں نہیں جب کہ اصل غلطی ان دونوں کی خود تھی کہ چھوٹے بچوں کو یوں اکیلا گاڑی میں چھوڑ کر جانا ہی نہیں چاہیے تھا، آج تک گڑیا کی گمشدگی کا سبب غازی خود کو سمجھتا آیا۔

اس ائیر بال کے پیچھے بھاگتی گڑیا، نا جانے کہاں تک آچکی تھی انجان راستوں کو دیکھ کر، اپنے گھر والوں کو نہ پاکر وہ رونے لگی کہ ایک نفیس سی خاتون اسے اپنے پاس آتی دیکھائی دیں جن نے اسے چپ کروایا اور شفقت سے اس سے اسکے والدین کے بارے میں دریافت کرنے لگیں وہ چھوٹی سی بچی نام بھی ٹھیک طرح سے نہ بتا پائی کہ وہ خاتون گڑیا کو اپنے ساتھ لے آئیں تھیں جو آج تک ان کے ساتھ ہے۔اس گڑیا کا نام ان نے بہت محبت سے فریال رکھا اور اسے بیٹی کا سا درجا دیا۔

حال۔۔۔۔۔

غا۔۔غازی ایسا کچھ نہیں تھا اس میں آپ کی کوئی غلطی نہیں بلکہ وہ بس ایک حادثہ تھا، اور ہو سکتا ہے کہ آپ کی گڑیا صحیح سلامت ہو۔۔۔۔

آپ نے اس بچی کو ماموں کے گھر دیکھا ہے نا، تو یقیناً وہ اسے جانتے ہوں گے آپ نے سے ضرور معلوم کیجئے ہو سکتا ہے کہ گڑیا کے بارے میں کوئی سراغ ہاتھ لگ جائے۔۔۔۔

ن۔۔ نہیں غزل یہ ممکن تھوڑی ہے ویسے بھی وہ لڑکی گڑیا میں مل رہی تھی، گڑیا تھوڑی تھی۔

وہ عجلت کی سی کیفیت میں سر کو بیڈ کراؤن سے لگائے بولا جس پر غزل نے لمبا گہرا اسانس بھرا تھا۔

غازی معلوم کرنے میں کیا ہرج، کم از کم دل میں کسک باقی تو نہیں رہے گی کہ ہم نے کوشش نہیں کی باقی میرا من کہتا ہے کہ جلد سب اچھا ہو جائے گا۔

غزل کی بات سن کر وہ گہری سوچ میں ڈوبا تھا جب کہ جواباً بس اثبات میں سر ہلاتا رہ گیا۔

اب آپ اٹھ کر فریش ہو جائیں میں سحری بنانے جا رہی ہوں، جلدی آجایئے گا

کہتی وہ باہر کی جانب چل دی، جب کہ غازی، غزل کی بات پر غور کرنے لگا۔

صبح آفس جانے سے پہلے وہ ماموں کی طرف آیا تھا اور باتوں ہی باتوں میں حاشر صاحب کے آفس اور گھر ایڈریس معلوم کیا یہ کہہ کر کہ "وہ ان کے ساتھ بزنس کے کچھ معملات تہہ کرنے کی سوچ رہا ہے"۔ جس پر ماموں نے بخوشی اسے حاشر صاحب کے آفس کی لوکیشن دی تھی، وہ ان کا شکر گزار ہوتا عجلت میں وہاں سے نکلا تھا کیونکہ اس میں جو بے چینی اس وقت پائی جا رہی تھی اس کا اندازہ لگانا انتہائی مشکل تھا۔

❤️❤️💖

"دلنشین ابھی اپنی اسٹڈی وائنڈاپ کر کے روم آئی ہی تھی کہ اس کی نظر بستر پر رکھی گئی ایک ٹوکری پر گئی جس میں سفید و لال رنگ کے پھول تھے"..

"اس خوبصورت ٹوکری کے بیچ بہت ساری چاکلیٹس موجود تھیں جو کہ اس دوشیزہ کی کمزوری تھی ساتھ ہی ایک گلابی رنگ کا کارڈ تھا جس پر بڑے انگریزی لفظوں میں سوری مائے ہارٹ لکھا گیا تھا"....

"کارڈ کو دیکھتے ہی وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ کون ہو سکتا ہے"...

"تبھی اس کے چہرے پر ایک مسکراہٹ نمایاں ہوئی تھی"....

"جا تجھے معاف کیا"...

"جا تجھے معاف کیا دل کو توڑنے والے"....

"مسکراتے ہوئے گنگنا رہی تھی اور ساتھ ہی ان چاکلیٹس کو کھاتے ہوئے ان کا مزہ لینے لگی"...

❤️❤️💖💖

آج وہ پورے تئیس سال بعد اس حویلی کی چوکھٹ پر کھڑی تھیں"...

"جہاں سے انہیں رخصت تو کیا گیا تھا مگر خوشی سے نہیں"...

"اس حویلی کے مکینوں کی کبھی وہ جان ہوا کرتی تھیں لیکن اپنی ہی جان کو بے جان کر دیا انہوں نے بغیر دعاؤں کے رخصت کر کے"....

"سعدیہ بیگم کی آنکھوں کے سامنے بچپن سے جوانی تک کے تمام وہ واقعات آئے تھے جو ان نے اس حویلی میں گزارے تھے"...

"ان کی آنکھیں اشک بار ہوئی تھیں"....

"آج وہ شخص بھی اس کے ساتھ تھا جس کی محبت میں وہ حویلی سے بے دخل کی گئی تھی"....

"سعدیہ نے پہلو میں کھڑے اپنے شوہر کو دیکھا تھا جو خود پتھرائی آنکھوں سے حویلی کو دیکھ رہا تھا"...

"کیا ان کی بیٹی اس حویلی کی"..؟؟؟؟

"دل نے شدت سے دعا کی تھی کہ یہ کسی اور کی حویلی ہو"...

"وہ لوگ جا چکے ہوں یہاں سے"...

"حویلی کوئی اور خرید چکا ہو"...

"لیکن ان کی تمام سوچوں پر پانی گرا تھا جب بورڈ پر بڑے لفظوں میں "درانی حویلی لکھے دیکھا تھا"..

"وہ دونوں اپنی بیٹی سے ملنے آئے تھے لیکن قسمت کو کچھ منظور تھا وہ باپ کی شفقت سے پالنے والے بھائیوں کو ان کی بہن سے ملوانا چاہتی تھی"....

"سعدیہ بیگم کے قدم اندر بڑھنے کے بجائے باہر کی جانب بڑھ رہے تھے"...

"لیکن وہ فوراً ساکت ہوئی تھیں جب اپنے عقب سے کسی کی مردانہ آواز سنی"....

"سنو کون ہو آپ لوگ"...؟؟؟

"وہ ہزاروں میں اس آواز کو پہچان سکتی تھی"...

"ہاں وہ کیسے بھول سکتی تھی یہ آواز اس کے بھائی+دوست کی تھی"...

"جس نے ہمیشہ اسے باپ کی سی شفقت دی تھی"...

"وہ محبت وہ پیار وہ احساس دیا جو ایک بہن ڈیسر و کرتی ہے"....

"سعدیہ بیگم پلٹی تھیں لیکن ان کی آنکھیں بند تھیں"...

"جب کہ حاشر درانی حیرت کے عالم میں اپنی بہن کو دیکھ رہے تھے"...

"جن کی جھلک وہ کافی عرصے بعد دیکھ رہے تھے"...

"جوانی میں ان کو رخصت کیا تھا لیکن بڑھاپے میں مل رہی تھیں وہ"...

"س۔۔سعدی"..؟؟؟؟

"حاشر درانی سے بولا ہی نہیں جا رہا تھا شائد یہ خوشی تھی یا کوئی اور کیفیت وہ انجان تھے"...

"لیکن آواز ان کی بھی بھرائی ہوئی تھی"....

"سعدیہ خود پر قابو نہ رکھ پائی تھی بلکہ روتے ہوئے اپنے بھائی کے گلے گئی"....

I missed you bhai.....

"ان کے گلے لگے وہ روتے ہوئے بولی تھی جب کہ زید صاحب پیچھے کھڑے بہت معویت سے یہ سب دیکھ رہے تھے"...

"حاشر صاحب مسکراتے ہوئے انہیں اندر لے جا چکے تھے اور خوشی کے مارے حویلی تمام اراکین کو آوازیں دیں"

"ان کی پکار پر تقریباً سب ہی دوڑتے ہوئے آئے تھے"...

"لیکن باہر موجود اپنی بہن و بہنوئی کو دیکھ رفتار صاحب کی حالت بھی ویسے ہی ہوئی تھی جیسے کچھ دیر پہلے حاشر صاحب کی تھی"....

"کچھ لمحے تو اسٹیل رہے تھے لیکن وہ اچانک ہی ان نے تھکے قدموں سے اپنی بہن کی جانب بڑھنا شروع کیا اور ان کو نرمی سے اپنے سینے سے لگایا تھا"..

"وہ شکوہ، وہ شکایت، وہ ناراضگی سب دھری کی دھری رہ گئی تھیں"...

"کیونکہ بچپن کا پیار، وہ شفقت، وہ محبت دیر سے ہی صحیح مگر غالب آ گئے تھے ان نفرت و غصے و ناراضگی پہ"....

"مما، پاپا"...

"کمرے سے نکلتی پلوشہ نہایت حیرانی و خوشی کی ملی جلی کیفیت میں بولی تھی خوشی اس بات کی تھی کہ اس کے مما بابا آئیں ہیں لیکن حیرانی اس بات کی تھی کہ اسکی ماں رفتار صاحب کے سینے سے لگی رو رہی تھی"..

"ساحرہ بیگم، فیروزہ بیگم سمیت حاشر ور فتار صاحب بھی چونکے تھے جب پلوشہ نے سعدیہ بیگم کو مما وزید صاحب کو پاپا کہا تھا"...

"ان کی حیرت کی انتہا نہ تھی کہ ان کی اپنی بھانجی ان کی بہو ہے"...

"آج کے دن ان کو کئی جھٹکے مل رہے تھے"....

"شائد آج ان سب بہن بھائیوں کے ستارے ملے تھے"....

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تبھی قدرت نے انہیں پھر ایک کر دیا"....

"وہاں موجود ینگ جنریشن ہونکوں کی طرح یہ سب فلمی سین دیکھ رہی تھی ان سب کی سمجھ سے باہر تھا یہ سب"....

"ص۔۔۔صائم پ۔پلوشہ ہماری بہن کی"......

"رفتار صاحب سے خوشی کے مارے کچھ کہا نہ جا رہا تھا جبکہ صائم مسکرایا تھا"...

"جانتا ہوں بڑے پاپا"....

"وہ مسکرایا تھا اپنے گھر والوں کے چہرے پر ایک عجب خوشی دیکھ، سب سے بڑھ کر سعدیہ بیگم کے چہرے کی خوشی دیکھنے والی تھی جہاں آج اپنے بھائیوں کو پانے کی خوشی موجود تھی"...

"پلوشہ بیگم سمیت سب گھر والوں نے نا سمجھی کی کیفیت میں اس کو دیکھا تھا جو اب چلتے ہوئے بیچ لاونج میں آگیا تھا"......

"بڑے پاپا یاد ہے آج سے مہینے پہلے جب میں آپ سے آفس کے پیپرز سائین کروانے آیا تھا تب آپ کسی کتاب کا مطالعہ کر رہے تھے"....

"فلیش بیک".......

"بڑے پاپا"....

"صائم اسٹڈی روم میں داخل ہوا تھا جہاں رفتار صاحب آنکھوں میں پروفیشنل گلاسس لگائے کسی کتاب کا مطالعہ کر رہے،ان کی آنکھوں میں ایک عجب چمک واداسی بیک وقت نمایاں تھی".....

"لیکن صائم کو دیکھتے ہی وہ کتاب ان نے فوراً بند کر دی تھی جیسے اسے دیکھانا نہ چاہتے ہوں"۔

"جی صائم بیٹا خیریت"..؟؟

"کتاب سائڈ پر رکھے وہ تشویش سے بولے".....

"سوری بڑے پاپا آپ کو ڈیسرب کیا مگر یہ پیپرز سائین کروانے تھے"....

"وہ تھوڑی شرمندگی سے بولا تھا"....

"نہیں بیٹا کوئی بات نہیں تم بتاو کہاں کرنے ہیں سائین میں کر دیتا ہوں"....

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کہتے انہوں نے پین اپنے ہاتھوں میں پکڑا ہی تھا کہ ان کے فون پر کال آنے لگی وہ صائم سے معذرت کرتے اٹھ کر باہر گئے تھے اور کال کے چکر میں وہ کتاب رکھنا بھول گئے اور صائم کی نظر بھی جب اس کتاب پر پڑی تو اس میں ایک تجسس پیدا ہوا تھا اس نے کچھ سوچتے ہوئے وہ کتاب کھولی تھی لیکن وہ دھک رہ گیا تھا جب اس میں صائم نے دو لڑکوں کے درمیان کھڑی ایک لڑکی کی تصویر دیکھی تھی وہ کسی برتھڈے پارٹی کی تصویر تھی وہ دو لڑکے تو اس کے تایا اور پاپا تھے انہیں تو پہچان چکا تھا مگر وہ تیسری لڑکی کون تھی"..؟؟؟

"جسے نہ آج سے پہلے اس نے دیکھا تھا نہ ہی اس کا کبھی زکر سنا"..؟؟؟؟

"کچھ سوچتے ہوئے اس نے وہ تصویر اپنے موبائل فون میں قید کی تھی اور کتاب بند کر کے سائڈ پر رکھ دی"...

"اتنی دیر میں رفتار صاحب بھی واپس آچکے تھے اور کاغذات پر دستخط کروانے کے بعد صائم بھی چلا گیا لیکن جاتے جاتے کئی سوالات وہ اپنے ذہن میں لے کر گیا تھا".....

"لیکن بعد میں کافی دکت کے بعد اسے معلوم ہوا کہ وہ لڑکی کوئی اور نہیں بلکہ اس کے پاپا کی بہن اور اسکی اپنی پھوپھو ہیں جنہوں نے اپنی پسند سے خاندان سے پست لڑکے سے شادی کی

Clubb of Quality Content

تھی جوان کی حویلی کے تقاضوں پر پرا نہ اترتا تھا تبھی حویلی والوں نے ان کی شادی تو کرا دی تھی مگر ان سے تمام تعلقات معطل کر دیے"...

"یہ جاننے کے بعد اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی تھی کہ وہ اس کی پھوپھو ہیں لیکن ان کے گھر والوں نے کبھی ان کے متعلق کوئی بات نہ کی"....

"یہ سب جاننے کے بعد اس کا تجسس مزید بڑا تھا لیکن کچھ ہی دن سوچنے کے بعد وہ واپس اپنی لائف میں مصروف ہو گیا تھا یا کہنا زیادہ بہتر ہو گا کہ اس واقعے کو شائد رفتہ رفتہ فراموش کر چکا تھا لیکن شائد تقدیر کو یہ منظور نہ تھا تبھی ایک دن جب وہ کسی کام سے مارکٹ گیا تھا وہاں اسکا ٹکراؤ سعدیہ بیگم سے ہوا تھا جنہیں دیکھ وہ ششدر رہ گیا بے شک اس نے ان کی جوانی کی تصویر دیکھی تھی لیکن چہرے کے نقش اب بھی وہی تھے"....

"اس دن وہ سعدیہ بیگم کا پیچھا کرتے ہوئے ان کے گھر تک گیا تھا لیکن اس انداز سے کہ کسی کو شک نہ ہو"...

Clubb of Quality Content

"پھر صائم نے اپنے خاص ملازم سے کہہ کر ان کے پڑوسیوں سے ان کی زندگی کے بارے میں معلوم کروایا تھا جس سے یہ بات سامنے آئی تھی کہ ان کے ہی محلے میں رہنے والا ندیم ان کی بڑی بیٹی کے پیچھے پڑا ہے جبکہ وہ لوگ اس سے جان چھڑانا چاہتے ہیں"...

"اسلئے صائم نے یہ سب نکاح کا ڈرامہ کرتے ہوئے پلوشہ کو حقیقت میں اپنے نکاح میں لے لیا کیونکہ نادانی میں صحیح لیکن یہ دل اس پری وش کے لئے دھڑکتا تھا"...

"ایسے وہ اپنی محبت بھی پا چکا تھا اور اپنے باپ و تایا کو ان کی بچھڑی بہن سے ملا دیا"...

"صائم کے خاموش ہوتے ہی حاشر صاحب نے فخریہ انداز میں اپنے صاحب زادے کو دیکھا تھا جس کی بدولت آج ان کی بہن اس حویلی میں لوٹ آئی تھی ان لوگوں کے پاس".....

*****

شکریہ صائم"....

"لیپ ٹاپ پر کام کرتے صائم کے کانوں میں ایک میٹھی سی آواز گونجی تھی جو اس کے کانوں میں رس کھول گئی تھی،اس کا کام کرتا وہ ہاتھ ساکت ہوا اور اس نے نظریں اٹھائے سامنے کھڑی پلوشہ کو دیکھا تھا"....

"جو نیلے رنگ کی فراک میں ملبوس سر پر نفاست سے ڈوپٹہ اوڑھے اس کے سامنے کھڑی تھی"....

"کس لئے"..؟؟؟

"صائم نے استہفامیہ لہجے میں اسکی جانب دیکھ کندھے اچکائے"....

"میرے مما بابا کے چہرے کی خوشیاں وہ مسکان لوٹانے کے لئے"....

"وہ اب بھی وہیں کھڑی تھی بس فرق اتنا آیا تھا کہ پلوشہ اب اسکی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی"....

"ان آنکھوں میں ایک اپنائیت کا احساس تھا جبکہ اس کے برعکس صائم کی آنکھوں میں محبت کے دیپ جل رہے تھے جن کی حدت سے وہ اپنی بیوی کو آشنا کروانا چاہتا تھا اسکی آنکھوں میں دیکھ"....

"صائم نے لیپ ٹاپ ایک سائڈ پر رکھا تھا اور ہاتھ بڑھاتے ہوئے پلوشہ کو اپنے ساتھ بیٹھایا تھا اپنے بے حد قریب آج پلوشہ نے بھی کوئی مزاحمت نہ کی تھی بلکہ اپنا سر خاموشی سے اس کے کندھے پر ٹکا دیا"...

"صائم کی محبت و جذبات کو آج وہ بھی محسوس کرنا چاہتی تھی"...

"بے شک وہ بہت خوش قسمت تھی جس نے ایک سچا ہمسفر پایا تھا"..

"شکریہ میرا نہیں اس خدا تعالیٰ کی ذات کا کرو ہم تو صرف ذریعہ ہیں اصل کام تو اس ذات نے کیا ہے"....

"بس اللہ نے ہمیں وسیلہ بنایا ہے کہ ہم اپنے گھر والوں کو ملا سکیں"...

"اور ساتھ میں خود بھی مل سکیں"...

"سنجیدگی سے ساری بات کہہ آخری جملا اس نے شرارت سے بھرپور کہا تھا اور اسکو مزید خود میں بھینچا تھا کہ وہ شرما گئی"....

"جانِ جاں ہمیشہ یوں ہی شرماتی رہو اچھی لگتی ہو"....

"اس کے بالوں پر بوسہ دیے وہ خمار زدہ لہجے میں بول رہا تھا کہ اس کی دہکتی سانسیں پلوشہ کی آنکھوں پر پڑ رہی تھیں"....

❤️‍🩹❤️‍🩹

غازی کب سے پریشانی کی کیفیت میں لان میں ٹہل رہا تھا جب کہ سائیڈ چیئر پر بیٹھی غزل پچھلے پندرہ منٹ سے اس کی یہ تمام کاروائی ملحفصہ فرما رہی تھی جو لب بھینچے کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔

بس کر دیں آج ہی پورے مہینے کی واک کریں گے کیا؟

غزل کی بات سن کر وہ ایک لمحے کو ٹھہرا تھا پھر سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھ کا بولا

غزل پلیز اس وقت میں مزاق کے موڈ میں نہیں ہوں بلکہ بہت اہم پہلو پر سوچ رہا ہوں۔

وہ سرد سی سانس بھرتے ہوئے بولا تھا کہ غزل بھی اب سنجیدہ ہوتی اٹھ کر اس کے پاس آئی۔۔

کیا ہوا؟ سب ٹھیک ہے کیا؟

نہیں نا، کچھ بھی ٹھیک نہیں۔۔۔

''میں آج درانیز کے آفس کے گیا تھا، وہاں میری ملاقات صارم سے ہوئی''۔

تمہارے کہنے کے مطابق، صرف آزمانے کے لئے کہ وہ لڑکی واقعی میری گڑیا ہے یا نہیں میں نے جان کر، صارم کے سامنے والٹ میں سے گڑیا کی بچپن کی تصویر اس کے سامنے گرائی جس کو دیکھ کر وہ ٹھٹھکا تھا۔ اس نے مجھ سے پوچھا یہ کون تو میں بھی کہا کہ میری بہن ہے جو کھو چکی ہے اس ہی کی بچپن کی تصویر ہے، جس کو سن کر وہ خاموش ہو گیا تھا لیکن اس کے چہرے کے جو تاثرات تھے نا مجھے اب یقین ہے کہ میری گڑیا کا تعلق ضرور اس حویلی سے ہے اور ہو نا ہو، وہ لڑکی ضرور میری گڑیا ہی ہے کیونکہ اس میں، میری ماں کی جھلک تھی غزل۔۔۔ بالکل میری ماں جیسی آنکھیں وہی پرچھائی۔۔۔

وہ جذب کے عالم میں بول رہا تھا اس کی آنکھیں لال سرخ ہو رہی تھیں جب کہ آنکھوں کے کنارے ہلکے سے نمی میں ڈوبے ہوئے تھے۔

صارم اسٹڈی میں بیٹھا فیملی ایلبم کو دیکھ رہا جس میں سے سب سیکنڈ جنریشن کی بچپن سے لے کر جوانی تک کی تمام تصاویریں موجود تھیں۔ وہ ہر ایک صفحے پر موجود ہر تصویر کو بہت ہی

باریک بینی سے دیکھ رہا تھا کہ اس کی نظر موحد کی دسویں سالگرہ والی تصویر پر ٹھہریں جہاں، چھوٹی سی ڈری سہمی سی فریال چھوٹی سی پنک فراک زیب تن کیے فیروزہ بیگم کے ساتھ کھڑی تھی۔۔۔۔

یہ اسی عمر کی تصویر تھی جو صارم نے غازی کے پاس دیکھی۔۔۔۔

اسکا مطلب۔۔۔کیا سچ میں !!

اسکا ذہن بہت تیزی سے کام کرنے لگا تھا، وہ ایسے ہی کسی شخص پر بھروسہ نہیں کر سکتا تھا اور خاص کر فریال کے معملہ میں تو بالکل بھی نہیں لیکن، سچ کیا تھا اسے وہ بھی پتہ لگانا تھا۔۔۔۔

ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ اس کا دماغ میں جھما کہ سا ہوا۔۔ہاں ایک طریقہ تھا جو یہ چیز ثابت کر سکتا تھا کہ آیا فریال کا اس شخص سے کیا تعلق ہے۔۔۔۔

ایلبم کو، احتیاط سے رکھتے وہ دبے قدموں سے باہر کی جانب آیا، اب اسکا رخ فریال کے کمرے کی جانب تھا۔۔۔

بہت ہی آہستگی سے سرد سی سانس بھرتے روم کا دروازہ کھولتا وہ اندر داخل ہوا جہاں وہ گیلری میں بیٹھی کتاب پکڑ کر پڑھنے کے بجائے خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی۔۔۔۔

اسکے قریب جاتے صارم نے ہلکے سے اسکے بال کھینچے تھے کہ وہ مراقبوں میں سے باہر لوٹی تھی۔

تم یہاں، خیریت؟ صارم کو کمرے میں دیکھتے ڈوپٹہ درست کرتی وہ نشست سے اٹھ کھڑی ہوئی جب کہ صارم تذبذب کا شکار ہوا کہ کیا جواب دے۔

ہ۔ہاں وہ ہاں مجھے چائے کی طلب ہو رہی تھی،امی تو سو رہی ہیں تو کیا تم بنا دو گی؟

جب کچھ سمجھ نہ آیا تھا چائے کا بہانہ گڑ گیا۔۔۔۔

ہاں کیوں نہیں، میں بنا دیتی ہوں۔۔۔۔

کہتی وہ جانے لگی تھی کہ صارم نے اسکا ہاتھ تھاما۔۔۔

نہیں رہنے دو تم شائد مصروف تھی کتاب پڑھو میں دل سے کہہ دیتا ہوں۔۔۔

مسکرا کر کہتا وہ واپس باہر کی جانب چل دیا جب کہ وہ کندھے اچکاتی رہ گئی۔

پاگل ہے قسم سے۔۔۔۔صارم کی حرکت کو سوچتی وہ نفی میں سر ہلا گئی۔

💖💖

صارم نے عجلت میں گاڑی نکالتے ہسپتال کی جانب دوڑائی تھی، راستے میں ہی فون نکال کر ڈائل نمبر میں سے ہی غازی کا نمبر ملا کر اسکو ایڈریس بھیجتے ہسپتال آنے کا کہا، تقریباً بیس سے پچیس منٹ کے وقفے کے بعد وہ دونوں کی ایک دو منٹ سے فرق سے ہسپتال کی لیب میں موجود تھے۔۔۔ وہ دونوں سیمپل ڈی این کے لئے جمع کروا چکے تھے اسلئے اب باہر بینچ میں بیٹھے تازی ہوا کو محسوس کر رہے تھے۔

غازی تو بے حد خوش تھا اور دعائیں کر رہا تھا کہ کاش فریال ہی اس کی گڑیا ہو اور اسکا دل کہہ رہا تھا کہ یقیناً وہ اسکی گڑیا ہی ہے۔۔۔

غازی، صارم کا بھی مشکور تھا کہ اس نے یہ قدم اٹھایا ورنہ، پریشانی اور جذبات میں اسکے ذہن میں یہ طریقہ تو آیا ہی نہیں۔۔۔

کیا ہوا تھا تمہاری بہن ہے ساتھ، میرا مطلب ہے کیسے گم ہوئی؟

صارم کے اچانک سوال پر وہ کچھ لمحوں کے لئے خاموش رہا تھا پھر شروع سے لے کر آخر تک اسے سب بتاتا چلا گیا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جانتے ہو جب میں نے فریال کو، ماموں جان کے گھر دیکھا تو مجھے ایک لمحے کو ایسا لگا کہ میری ماما کی جوانی میرے سامنے ہے، اس سے ایک سیکنڈ کو ہی سہی لیکن جب بات ہوئی تو ایک الگ احساس تھا بالکل بہنوں جیسا۔۔۔

وہ کھوئے سے لہجے میں بتا رہا کہ غازی کی بات سن کر، صارم نے کہا۔

یعنی مجھ سے ملنا تمہارا پلین تھا کہ، اپنی بہن یا فریال کی سچائی معلوم کر سکو یا پھر اپنے شک کو دور کر سکو؟

رائیٹ؟؟

صارم جانچتی نظروں سے غازی کو دیکھ گویا ہوا جس پر وہ بس ہنکار بھر گیا۔

ہمم۔۔۔ کہہ سکتے ہو۔۔۔!!!

کیا تمہارے پاس تمہارے پیرینٹس کی کوئی تصویر موجود ہے؟

کچھ سوچ صارم نے پوچھا جس پر غازی نے فوراً اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

ہاں! میرے سوشل اکاؤنٹس میں، میں نے ڈیڈ اور موم کی پک اپلوڈ کی تھی شادی کی سالگرہ کی۔۔۔۔۔ویٹ دکھاتا ہوں۔

اپنی بات کے دوران ہی وہ فون میں کچھ تلاش کرنے لگا قریباً دس منٹ کی سرچنگ کے بعد، اس نے صارم کی جانب موبائل بڑھایا جسے دیکھ چند لمحوں کو بھی حیران ہوا تھا کیونکہ وہ خاتون بالکل فریال کی جیسی لگ رہی تھیں۔۔۔

بس آنکھوں کے رنگ کا فرق تھا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔!! لب کچلے وہ فون واپس غازی کو دے گیا، پھر کھڑے ہوتے اجازت طلب کی۔۔۔۔

چلو وقت بہت ہو گیا، ان شاءاللہ رپورٹ آنے تک جلد ملاقات ہو گی۔۔۔

خوش اسلوبی سے کہتے وہ مصافحہ کیے پارکنگ کی جانب چل دیا جب کہ غازی آسمان کی جانب دیکھ خدا سے درخواست کر رہا تھا کہ کاش، یہ رپورٹ پازیٹو ہو۔۔۔۔!!

"یا خدائے رحیم مجھے میری بہن سے ملا دے، اگر یہ رپورٹ پازیٹو ہوئی تو میں وعدہ کرتا ہوں پورا دن تیرے سجدے میں گزاروں گا"۔

بھرائے ہوئے لہجے میں وہ خدا سے دعائیں کرتا گاڑی تک آیا تھا۔اب اسکا رخ واپس گھر کی جانب تھا۔

❤️💙

اگلے دن شام کے پانچ بجے کے قریب جہاں سب گھر والے لان میں بیٹھے آپس میں خوش گپیوں میں مصروف تھے"...

"وہیں فریال اپنے کمرے میں بیٹھی قرآنِ پاک کی تلاوت کر رہی تھی کہ موحد دروازہ کھول اندر داخل ہوا"...

"اس کو تلاوت کرتے دیکھ وہ سائیڈ پر بیٹھ فون میں مصروف ہو گیا اور اسکے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگا"..

"فریال کی تلاوت کرتی خوبصورت آواز اس کے کانوں سے ٹکرا رہی تھی اور اسکے موڈ کو خوش گوار بنانے کا باعث رہی تھی"...

"موحد نے نظریں فون سے اٹھا کر فریال کی جانب دیکھا تھا"..

"جو کہ سفید رنگ ڈوپٹے کو نماز کے اسٹائل میں باندھے بیٹھی تھی"...

"اسکے چہرے پر ایک نور سا طاری تھا"..

" جسے دیکھ ایک پل کے لئے موحد بھی کھو گیا تھا"...

"لیکن جلد ہی اپنے حواسوں میں لوٹتا خود کو کمپوز کر گیا"...

"وہ تلاوت کرے اٹھی تو سامنے بیٹھے موحد کو دیکھ حیران ہوئی لیکن اپنے تاثرات اس پر ظاہر نہ ہونے دیے"...

"خیریت آپ یہاں"...؟؟؟

"نارمل لہجے میں پوچھا تھا اس نے اور ساتھ قرآن مجید کو اوپر ڈیوائیڈر میں رکھا"..

"ہ۔ہاں وہ میں کام سے آیا تھا"...

"اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے وہ اس کے سامنے آیا تھا"..

"فریال یہ فیصلہ میں نے بہت سوچ سمجھ کر کیا ہے"...

"بس یوں سمجھ لو یہ فیصلہ ہم دونوں کی زندگیوں کے لئے بہتر ہے"....

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"گہرا۔سانس لیے وہ ٹھہر ٹھہر کر اپنی بات کہہ گیا تھا لیکن سامنے کھڑی فریال کو تشویش میں ڈال گیا"...

"ک۔۔۔کیساف۔۔فیص۔۔فیصلہ "...؟؟؟؟

"اس کی جانب دیکھے وہ اٹک اٹک کر بولی تھی اسکا دل گھبرا رہا تھا جانے وہ کون سے فیصلے کی بات کرے گا"...

"ع۔علیحدگی"...

"مقابل کے لبوں سے ادا ہونے والے الفاظ تیر کی مانند اسکے دل پر لگے تھے پہلے پہلے تو اسے یقین ہی نہ آیا لیکن جب موحد نے اسکے ہاتھوں میں طلاق کے کاغذات تھمائے اسکے قدم ڈگمگائے تھے"...

"آنکھوں سے بہتا گرم سیال اسکے چہرے کو بھیگو رہا تھا"...

"ایڈ۔۔۔ایڈوانس"...

"ایڈوانس میں عیدی دینے کا بہت شکریہ"..

اتنی حیرت انگیز عیدی دی ہے کہ میں خواب میں بھی کبھی نہیں سوچ سکتی تھی۔۔

"اس نے ہاتھ میں موجود کاغذات کی جانب اشارہ کرتے کہا تھا۔"

"چہرے پر مسکان، آنکھوں میں آنسوں جبکہ لہجے میں اذیت گھلی ہوئی تھی"....

"ہمیشہ اللہ سے شکوہ کرتی تھی کہ: "آپ کیوں نہیں آتے"...؟؟؟

" مگر اب سوچتی ہوں آپ نہ ہی آتے تو اچھا تھا"....

" تلخ ہنسی ہنستے ہوئے وہ اپنی بات تو کہہ گئی تھی مگر اس ہنسی کے پیچھے چھپی اداسی کو مقابل کھڑا وہ سنگدل شخص باخوبی محسوس کر چکا تھا"

فریال میری بات۔۔۔!!!

"نہیں موحد! آپ کو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں، بلکہ آپ کو کچھ کہنا بھی نہیں چاہیے"۔۔

"کیونکہ میں نہیں چاہتی میری وجہ سے آپ اپنی دوسری بیوی کو ناراض کریں اسلئے جائیں ان کے پاس"۔۔۔

"اور اس خوبصورت تحفے کا بہت ب۔۔بہت شکریہ"...

آنسوں کو پیتے اس نے بات مکمل کی تھی اور بنا اس کی جانب دیکھے واشروم کے اندر چلی گئی"۔۔۔

"حالِ دل ہوا ایسا درد کی لہر جیسا

جس کا نہ علاج کوئی درد یہ زہر جیسا

"جہاں جا کر اس کا بندھ ٹوٹا تھا"...

"ویش بیسن کے سامنے جھکی اپنے چہرے پر پانی کی چھینٹے مارے آنسوں کو روکنے کی کوشش کر رہی تھی"...

"لیکن یہ نادان آنسوں کب کسی کے اختیار میں رہے ہیں"...؟؟؟

"جو آج اسکے اختیار میں رہتے".....

"نظریں اٹھا کر اپنا عکس دیکھنا چاہا تھا لیکن اس سے پہلے ہی وہ ہوش و خرد سے بیگانہ ہو گئی تھی"....

"اور وہیں واشروم کے فرش پر گر گئی".....

خالی پن یوں اترا ہے بن ایک قہر جیسا

میرے اس اندھیرے میں کوئی نہ سحر جیسا

💙🧡

غازی ڈرائنگ روم میں بیٹھا تھا کہ اسے صارم کی کال آئی تھی جس میں رپورٹس آنے کی اطلاع دی تھی اسے۔۔۔۔

صارم کی بات سن چند لمحوں کے لئے اس کا سانس رکا تھا، آگے سے جیسے ہی اس نے رپورٹ کے مثبت ہونے کی اطلاع دی گئی اسی لمحے اس کا دل عجب سے احساس سے بھر آیا بے اختیار اسکا سر آسمان کی جانب اٹھا تھا" یااللہ "۔۔۔۔۔

فون کو جیب میں رکھ دوڑتے ہوئے اوپر کمرے کی جانب گیا، اور وضو کر کے جائے نماز بچھا کر سجدہ ریزہ ہوا۔۔۔۔

کیا احساس تھا کہ سجدے میں جاتے ہی وہ بھرائے ہوئے دل کے ساتھ پھوٹ کر رو دیا۔۔۔ یارب میرا سفر پورا ہوا۔۔۔۔

تونے اپنا وعدہ پورا کر کے مجھے میرا وعدہ پورا کرنی کی توفیق عطا کی میں تیرا شکر گزار ہوں۔۔۔

💙💜

"دلنشین"...

"فریال کو دیکھ کر آو کہاں رہ گئی ہے؟ کافی دیر سے بلایا ہے کہہ رہی تھی تلاوت کر لوں پھر آتی ہوں مگر ابھی تک آئی نہیں"...

"فیروزہ بیگم نے دلنشین سے کہا تھا جو کہ کپڑے استری کر رہی تھی"...

"جی چاچی میں دیکھتی ہوں"...

"کہتے پلگ اوف کیے وہ اوپر اس کے کمرے میں آئی تھی لیکن خالی کمرے کو دیکھ اس نے کندھے اچکائے اور واپس جانے لگی تھی"...

"لیکن اس کے باہر کی جانب بڑتے قدم منجمد ہوئے تھے جب واشروم کے کھلے دروازے میں سے اسکی نظر فریال کے زمین پر گرے ہوئے وجود پہ پڑی"....

"بھابھی".....

"وہ چیختے ہوئے فریال کے پاس آئی تھی"...

Clubb of Quality Content

"اسکے جھنجھوڑ کر اٹھانا چاہا تھا"....

"ماما"

"بھائی' پاپا"....

"اسنے چیختے ہوئے سب گھر والوں کو پکارا تھا"....

"یا آللہ"....

"ساحرہ، فیروزہ بیگم، سب ہی دوڑتے ہوئے آئے تھے لیکن آگے کا منظر دیکھ ان کو بھی اپنی آنکھوں پر یقین نہ آیا تھا"..

"انہوں نے مل کر اسے بیڈ پر لٹایا تھا اور جلدی سے اس کے سر کی پٹی کی تھی"...

"جہاں اسکے سر سے ہلکا ہلکا خون رس رہا تھا"...

"ماربل پر گرنے کی باعث اس کے سر پر زخم آیا تھا لیکن وہ زخم اس زخم سے کم تھا جو ان کے بیٹے نے اسکی روح کو دیا تھا"....

"یا آللہ کس کی نظر لگ گئی ہے میری بچی کو"...

"ان نے اس کا سر سہلاتے ہوئے تکلیف سے کہا تھا"....

"م۔۔ماما ی۔۔یہ"....

"دلنشین جب فرسٹ ایڈ باکس ٹیبل پر رکھنے گئی تو اس کی نظریں ڈریسنگ پر رکھے گئے طلاق کے کاغذات پر گئی تھی"....

"جسے لے کر وہ ساحرہ بیگم کے پاس آئی"...

"انہوں نے جیسے ہی وہ کاغذات پڑھے تھے اپنا دل تھام گئی تھیں وہ"....

"ی۔۔یہ کیا کیا موحد نے"....؟؟؟؟

"انہیں یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ وہ فریال کو طلاق دے چکا ہے"....

"وہ غصے سے کھڑی ہوئی تھیں وہاں سے اور موحد کے کمرے کی جانب چل دیں"...

"یہ کون سا نیا تماشہ ہے موحد"....

"وہ کاغذات لا کر موحد کی گود میں پھینکے تھے انہوں نے"....

"اس نے نا سمجھی سے اپنی ماں کی جانب دیکھا تھا"....

"کون سا"...؟؟؟

"کندھے اچکائے نارمل لہجے میں بولا تھا"...

"انجان مت بنو موحد"...!!

"کس سے پوچھ کر طلاق دی تم فریال کو"...؟؟؟

"آنکھوں میں غصہ جبکہ چہرے پر سنجیدگی طاری تھی"....

"اوموم کم اون"....

"کب تک آپ اس کی طرف داری کریں گی"..

"اب طلاق بھی کسی سے پوچھ کر دینی پڑتی ہے"...؟؟؟

"نہایت بدتمیزی سے بولا تھا کہ بے اختیار ساحرہ بیگم کا ہاتھ اٹھا تھا اور موحد کے گال پر نشان چھوڑ گیا"....

"وہ حیرت کے عنصر میں اپنی ماں کی جانب دیکھ رہا تھا"...

"اسکو یقین نہیں آ رہا تھا کبھی اونچی آواز میں بات نہ کرنے والی ماں نے آج اس کا گال لال سرخ کر دیا تھا"....

"موم"....

"وہ بے یقینی سے گویا ہوا"..

"ایسے کیا دیکھ رہے ہو"..؟؟؟

"یہی تمانچہ اگر بہت سال پہلے ہی پڑھ چکا ہوتا تو آج یہ سب نہ ہو رہا ہوتا"....

"جانتے ہو تمہارا یہ ایک فیصلہ میری بچی کی حالت خراب کر گیا ہے"...

"جاؤ جا کر دیکھو کیسی حالت میں ہے وہ"....

"موحد کوشش کرنا آئندہ مجھ سے مخاطب نہ ہونا"....

"فریال کے ساتھ ساتھ تمہارے تعلقات مجھ سے منقطع ہو چکے ہیں"...

"غصے کے عالم میں کہتی وہ جا چکی تھیں"....

💙❤️

اس وقت فیملی ہال میں سب خاموشی کا قفل لگائے سب بیٹھے صارم کی بات بغور سن رہے تھے۔فریال اپنے روم میں ہی موجود تھی جب کہ باقی سب ہال میں صوفوں پر براجمان تھے۔۔۔۔

حاشر درانی کے ہاتھ میں وہ رپورٹس موجود تھیں جن میں،غازی اور فریال کے خونی رشتے کی صاف وضاحت موجود تھی۔

"یعنی فریال کے اصل وارث مل چکے ہیں"۔؟موحد نے اس سب گفتگو میں پہلا جملا کہا تھا جس پر حاشر درانی نے اسے سخت قسم کی گھوری سے نوازا۔۔۔۔

تم تو اس سارے معاملے میں خاموش ہی رہو تو بہتر ہے،وہ بچی امانت تھی ہمارے پاس تم نے کیا سلوک کیا ہے اس کے ساتھ،کیا جواب دو گے آگے تم؟

حاشر درانی نے سب کے سامنے موحد کی اچھی خاصی کلاس لی تھی جب کہ فیروزہ بیگم نے شکوہ کناں نظروں سے اسکی جانب دیکھا۔

صارم،تم اسکے بھائی کو بلاؤ ہم ملنا چاہیں گے اس سے۔۔۔۔اور پھر آگے فیصلہ کریں گے۔

رعب کے عنصر میں کہتے وہ رپورٹ صارم کو تھما کر واپس چل دیے جب کہ فیروزہ بیگم کی آنکھیں یہ سوچ کر نمکین پانی سے بھر آئی تھیں کہ ان کی بیٹی انہیں چھوڑ کر چلی جائے گی۔

💗❤️

یہ خبر جب فریال تک پہنچی، پہلے تو وہ عجب صدمے میں گھری رہی پھر اچانک ہی پھوٹ پھوٹ کر روتی اپنے بھائی اور فیملی سے ملنے کی ضد کرنے لگی، شائد وہ کچھ زیادہ ٹوٹ چکی تھی کئی سالوں تک اپنوں سے دور رہی تھی لیکن، لاوارث کہلائی گئی، اسی داغ کی بنا پر رشتہ ٹوٹ گیا اور اب جب اصلی وارثوں سے ملنے کا احساس ملا تو وہ جذباتی ہو رہی تھی، دوسری جانب غازی بھی اپنی بہن سے ملنے کو بے تاب تھا۔۔۔

حاشر صاحب کے کہنے پر غازی اور غزل کو افطار پر مدعو کیا گیا جس کے باعث وہ اپنی بہن سے بھی مل لیں گے اور حویلی کے مکینوں کے ساتھ گپ شپ بھی کر لیں گے۔۔

💖💗

فیروزہ بیگم، افطار کی تیاریاں کروا رہی تھی کہ فریال خود کو کمپوز کرتی چہرے پر مسکراہٹ سجائے کیچن میں داخل ہوئی اور بہت اپنائیت سے انہیں گلے لگا یا۔

لویو ماما۔۔۔"نم لہجے کے ساتھ مسکرا کر کہتی انہیں مسکرانے پر مجبور کر گئی۔

ماشاءاللہ میری بیٹی آئی ہے۔۔۔۔

ان نے بہت اپنائیت سے اسکا ماتھا چوما۔

جی ہاں! کیونکہ میرے بھائی اور بھابھی آ رہے ہیں نا،اب میرا بھی کوئی بھائی ہوگا جس سے میں بھی دلنشین کی طرح فرمائش کر سکوں گی۔۔۔۔

سب سے بڑھ کر اب مجھے لاوارث کا طعنہ سننے کو نہیں ملے گا۔۔۔

یاسیت سے کہتی وہ آخر میں مسکرادی تھی لیکن فیروزہ بیگم اس کے دل کی کیفیت سمجھ چکی تھیں۔۔۔ممتا کا احساس تھا ان میں،ماں تھیں وہ کیسا نہ سمجھ پاتیں۔۔۔۔

💖💙

فریال نے دل سے ہر ایک تیاری کی تھی اپنے ہاتھوں سے فیروزہ بیگم کے ساتھ مل کر کھانے کا خوب اہتمام کیا۔۔۔۔

ابھی بھی وہ تیار ہو کر لان میں بیٹھی بے صبری سے اس ہستی کا انتظار کر رہی تھی جسے اسکا بھائی کہا جارہا تھا جس کے ساتھ اسکا خون کا رشتہ تھا۔۔۔

بے صبری کے عالم میں وہ بار بار گھڑی کی جانب دیکھ رہی تھی جب کہ دلنشین اسکے چہرے کے تاثرات کو کافی انجوائے کر رہی تھی، بالآخر اسکا انتظار ختم ہوا جب صارم کی گاڑی کے ساتھ ایک نئی گاڑی حویلی میں داخل ہوئی اور پھر اس میں سے نکلنے والی ہستی کو دیکھ وہ حیران رہ گئی تھی کیونکہ یہ دونوں وہی اس دن پارٹی والے لڑکا اور لڑکی تھے۔۔۔

وہ جذبذب کے عالم میں آگے بڑھی۔۔۔

آپ میرے بھائی بھابھی ہیں۔۔۔؟؟

بے صبرا پن اب کنفیوژن میں بدلا تھا جب کہ وہ عجب سی کھوئے لہجے میں بولی،

جب کہ غازی کچھ سن ہی کہاں رہا تھا وہ بس سامنے کھڑی اپنی بہن کو دیکھ رہا تھا جو اسے آج بھی وہی پانچ سالہ گڑیا لگ رہی تھی،اس کے ذہن میں وہ بچپن کے قصے گھوم رہے تھے۔

گ۔۔ گڑیا۔۔۔!! غازی نے نمکین آنکھوں، بھرائی آواز کے ساتھ پکارا تھا جب کہ اس لفظ کو سنتے فریال کو ناجانے کیا ہوا کہ وہ کنفیوژن بھلائے سب کو فراموش کیے بے اختیار روتی غازی کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی

خون کی کشش ہی ایسی تھی کہ اس نے دیکھتے نے دیکھتے ہی جوش مارا تھا، آج اس حویلی میں دوسری بار ایک بہن کئی برسوں بعد اپنے بھائی سے جا ملی تھی۔۔۔۔

بھائی سے مل لیا، بھابھی سے نہیں ملو گی؟

غزل نے مصنوعی خفگی سے کہا تھا کہ وہ نم آنکھوں سے مسکراتی اسکے گلے لگی۔

پھر وہ سب اندر کی جانب چل دیے، موحد تو بس چہرے پر سنجیدگی سجائے سائیڈ پر بیٹھا رہا جب کہ اس کے برعکس باقی سب لوگ بہت اچھے سے ان سب ملے پر سب نے مل کر افطاری کی۔۔۔۔

انکل اگر آپ کی اجازت ہو تو میں اپنی بہن کو گھر لے جانا چاہتا ہوں۔

اس نے شفقت سے فریال کے سر پر ہاتھ پھیرتے کہا جب کہ غازی کی بات سن جہاں صارم کا چہرہ سنجیدہ ہوا وہیں فیروزہ بیگم کا دل اداس ہوا تھا۔۔۔

جی کیوں نہیں بیٹا، آپ کی بہن آپ حق رکھتے ہو بالکل لے جا سکتے ہو۔

انہوں نے بہت اپنائیت سے کہا تھا جس وہ کافی خوش ہوا۔

آنٹی فریال پر آج بھی آپ کا اتنا ہی حق ہے جتنا پہلے تھا، آج بھی وہ آپ ہی کی بیٹی ہے۔۔۔

وہ فیروزہ بیگم کی اداسی بھانپ گیا تھا تب ہی احترام سے ان کا ہاتھ تھام گویا ہوا جس پر وہ نم آنکھوں سے مسکرادی تھیں۔۔

کچھ ہی دیر میں فریال اپنے سامان کے ساتھ نیچے آئی تھی سب سے مل کر، وہاں سے چل دی جب کہ روم کی ونڈو میں کھڑا اصارم اس کے چہرے پر سکون دیکھتا سانس بھرتا رہ گیا۔۔

وہ سب سے مل کر گئی تھی کوئی رہ گیا تھا تو وہ تھا صارم، وہ آخر تک اسے ڈھونڈتی آئی لیکن وہ اسے نظر نہ آیا۔

💜❤️

وہ غازی کے ہمراہ دروازہ کھول کمرے میں داخل ہوئی تو پورا کمرا بہت خوبصورتی سے سجا ہوا تھا، سامنے ہی بڑے سے غباروں کے درمیان "ویلکم بیک مائی گڑیا" لکھا ہوا تھا، ساتھ اس دیوار پر اس کی بچپن کی کتنی ہی تصاویریں جو اسکے ماں باپ اور بھائی کے ساتھی کئی مواقعوں پر لی گئیں تھیں وہ سب ترتیب سے لگی ہوئی تھیں۔۔۔

وہ دھیمے قدموں سے چلتی ان تصویروں تک آئی، جنہیں دیکھ کر کچھ غائب جھلکیاں تھیں جو اسکے ذہن کے پردوں پر گھوم رہی تھیں۔۔۔

اسکے ماں باپ، اسکے حقیقی والدین۔۔۔۔

جن کی جھلک تو اسے یاد نہ تھی جن کو یاد کر کے وہ ہمیشہ رویا کرتی تھی آج ان کی تصویر کو دیکھ پا رہی تھی ان کو ہاتھ لگا کر محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

اس نے مسرور کی کیفیت میں اپنے چہرے کو ہاتھ لگایا وہ بالکل اپنی ماں جیسی تھی لیکن اس کی آنکھیں، اپنے باپ اور چھائی جیسی گہری جھیل سی۔۔۔۔

کتنی دیر وہ ان لمحوں کے سحر میں ڈوبی رہی تھی۔۔

گڑیا تمہیں ہم نے کتنا مس کیا۔۔۔۔

غازی نے اپنے بانہوں کے گھیرے میں سمویا تھا اپنی بہن کو، وہ اس کے کندھے پر سر ٹکائے آنسوں بہا رہی تھی۔۔۔۔

بھیا مس میں بھی کرتی تھی پر آپ سب کھو گئے تھے مجھ سے۔۔

سوں سوں کرتی وہ بالکل ویسے ہی رو رہی تھی جیسے بچپن میں رویا کرتی۔۔۔

بہت مان سے جھک کر غازی نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا اور اسے ریلیکس ہونے کا کہتا خود کمرے سے چل دیا جب کہ وہ اب اپنی فیملی فوٹو کی جانب متوجہ ہو چکی تھی، پھر زندگی کے سفر اس کے اوتار چڑھاؤ کو سوچتے کب نیند کی وادیوں میں کھوئی علم نہ ہوا۔۔۔

صبح وہ اٹھی تو وہ دن اس کے لئے بالکل نیا تھا، زندگی میں پہلی بار ایسا ہوا تھا جب وہ فیروزہ بیگم لوگوں کے بغیر تھی

اسے ان کی یاد آنے لگی، جہاں اپنے بھائی اور فیملی ملنے کی خوشی تھی وہیں ایک فیملی سے دور ہونے کا غم بھی تھا۔۔۔

سحری اور نماز وغیرہ سے فری ہو کر، وہ غزل اور غازی کے ساتھ مل کر پورا گھر دیکھنے لگی جہاں، وہ اسے ہر ایک چیز کے بارے میں بتاتے ہوئے بچپن کی باتیں یاد کروا رہا تھا جنہیں سن کر وہ یاسیت سے مسکرا دی۔۔

❤️💜

مام، بات سنیں۔۔۔

فیروزہ بیگم اداس سی کیچن میں مصروف کام کر رہی تھیں کہ موحد نے آتے انہیں پکارا جس پر انہوں نے کافی ملامتی نظروں سے اس کی جانب دیکھا

تمہارے لیے بہتر ہو گا موحد کہ مجھ سے بات نہ کرو۔۔۔۔

انہوں نے کافی سخت لہجے میں کہا جس پر وہ اچھا خاصا تڑپ اٹھا۔

مام پلیز،اب تو ناراضگی ختم کر دیں۔۔۔

ان کا ہاتھ تھامنے کی کوشش کی تھی جس پر،وہ دو قدم پیچھے ہٹی تھیں۔

موحد،میں تمہاری شکل بھی دیکھنے کی روادار نہیں،آج تمہاری وجہ سے میری بیٹی مجھ سے دور ہوئی۔۔۔۔

کاش تم نے ہمارا مان رکھا ہوتا،یہ سب کچھ نہ کیا ہوتا تو فریال آج ہمارے ساتھ ہوتی۔۔۔

وہ انتہائی افسوس سے بولی تھیں کہ وہ

شرمندہ سا ہوا۔۔۔لیکن فریال نے نام پر حلق تک کڑوا ہو کر رہ گیا،بنا ان سے کچھ کہتا وہاں سے تیز قدم اٹھاتا واک آوٹ کر گیا۔

فیروزہ سنو۔۔۔

جی۔۔۔

"کیوں نا ہم فریال کو اپنے صارم کی دلہن بنالیں"۔۔۔۔؟؟

ساحرہ بیگم نے،اس گفتگو میں پہلی بار حصہ لیا،جب کہ سامنے سے فیروزہ بیگم کی سن کچھ لمحے کے لئے ان کی آنکھیں چمکی تھیں۔

واہ،ساحرہ ماننا پڑے گا تمہیں۔۔۔

وہ قہقہ لگا کر ہنس دی تھیں جس پر ان نے فخریہ کالر جھاڑے۔۔۔

❤️🧡

فریال غزل کے لاکھ منع کرنے کے باوجود اس کے ساتھ کیچن میں ہیلپ کروا رہی تھی کہ ڈائننگ سے کچھ جانی پہچانی آوازوں کو سن کر باہر آئی تھی اور سامنے غازی کے ساتھ بیٹھے فیروزہ بیگم اور حاشر درانی کو دیکھ وہ خوشی سے چہک اٹھی۔۔۔۔

السلام وعلیکم ماما بابا۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ چہک پر خوش ہوتی لپک کر ان کے دونوں کی آغوش میں سمائی تھی جس پر وہ ہنستے ہوئے اس کو پیار کرتے خود سے لگا گئے۔۔۔

ماشاءاللہ میری بچی ہمیشہ خوش رہے۔۔۔

دیکھو بھئی، ہم سے تو ایک دن بھی فریال کا بنا گزارا نہیں گیا اور ہم چلے آئے۔۔۔

وہ عقیدت سے اس کے گال کو سہلاتی بولیں جب کہ وہ ان کے ساتھ ہی لگی بیٹھی تھی۔

کتنی خوش نصیب تھی وہ جس جو اللہ نے دو دو پیار کرنے والی فیملیز سے نوازا تھا اس کی آنکھیں اشک بار ہوئی تھیں۔۔

گڑیا زرہ، اپنے ہاتھ کے دہی بھڑے تو بناؤ بہت دل ہو رہا ہے، اسلئے آج افطاری ہم یہاں ہی کر کے جائیں گے۔۔۔۔

حاشر درانی نے کہا تو وہ مسکرا کر اثبات میں سر ہلاتی اٹھ کر کیچن میں چل دی جب کہ اب وہ غازی کی جانب متوجہ ہو چکے تھے۔۔۔۔

غازی، پہلے یہ فیصلہ کرنے کا حق ہمارے پاس تھا لیکن، اب تم اس کے سرپرست ہو اسلئے تم سے کہہ رہا ہوں۔۔۔۔

آج ایک بار پھر ہم اپنی بچی کو تم سے، اپنے صارم کے لئے مانگنے آئے ہیں امید ہے تم انکار نہیں کرو گے۔۔۔

انکل آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں، میں نے اس دن بھی کہا تھا فریال آج بھی آپ لوگوں کی ہی بیٹی ہے اور رہی بات رشتے کی تو صارم واقعی بہت اچھا اور سمجھدار لڑکا ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں لیکن میں بس ایک بار گڑیا کی مرضی جاننا چاہوں گا۔۔۔ پھر باقی جیسا آپ لوگوں کو منظور ہو۔

آنٹی۔۔۔ آپ اکیلے میں اس سے بات کر لیجئے آپ ماں ہیں اس کی تو بہتر طریقے سے اس موضوع پر بات کر سکتی ہیں۔

اس نے سمجھداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے فیروزہ بیگم کو مخاطب کیا ساتھ انہیں ایک ماں ہونے کا درجہ بخش گیا جس پر وہ اثبات میں سر ہلاتی اٹھ کر فریال کی جانب چل دیں، اسے کیچن سے بلاتی باہر لان میں اپنے ساتھ لائی تھیں۔

میری جان ماما آپ سے ایک کہیں تو مانیں گی آپ؟

انہوں نے پیار سے اسکا چہرہ تھام کر کہا جس پر وہ اثبات میں سر ہلاتی جواب دے گئی۔

میں نے اور آپ کے بابا نے فیصلہ کیا ہے کہ آپ کو صارم کی دلہن بنا کر ہمیشہ کے لئے اپنے پاس کے آئیں۔۔۔۔

ان کی بات سن کر چند لمحوں کو وہ شاک ہوئی تھی لیکن پھر فوراً ہی سنبھل گئی۔

کیا آپ کو کوئی اعتراض ہے؟

ان نے کچھ جانچنا چاہا۔۔۔۔

ماما، کون سی ایسی بیٹی ہو گی جس کو ہمیشہ اپنی ماں کے پاس رہنے کا موقع ملے اور وہ انکار کر دے۔۔۔۔

سادہ سے لفظوں میں ایک گہری بات کہتے وہ اپنا مثبت جواب دے گئی تھی جس پر فیروزہ بیگم تو خوشی سے پھولے نہ سما رہی تھیں۔۔۔

ماشاءاللہ جیتی رہو میری بچی۔۔۔۔

ان نے محبت سے اسے گلے لگایا تھا۔۔۔

🤗 💗

کچھ دنوں بعد۔۔۔۔

سب بڑوں نے فیصلہ کیا تھا کہ صارم اور فریال کے نکاح کے ساتھ احتشام اور دلنشین کا نکاح بھی کروادیا جائے اور

ساتھ پلوشہ اور صائم کا نکاح بھی دوبارا رکھا گیا تھا۔۔۔

غازی کے بے حد اسرار پر نکاح کے تمام فنکشن غازی کے گھر میں رکھے گئے تھے

اسلئے آج اس بنگلے کو خوبصورتی سے سجایا گیا تھا، کے سب اراکین لان میں موجود تھے بنگلے کو کسی دلہن کی مانند سجایا گیا تھا کیونکہ آج یہاں سے ایک نہیں تین بیٹیوں کی رخصتیاں ہونی تھی ہر طرف سے پھولوں کی مہک اور جگمگاتے بلب کی روشنیاں تھیں۔۔۔۔

❤️❤️

لگتا ہے آج اپنی تیاری سے گھائل کرنے کا ارادہ ہے جان جان کا۔۔۔

❤️❤️

صائم صارم اور احتشام تینوں سفید رنگ کی شلوار قمیض میں ملبوس پاؤں میں پشاوری چپل زیب تن کیے اسٹیج پر بیٹھے تھے۔۔۔۔

جبکہ پلوشہ فریال اور دلنشین خوبصورت پیچ رنگ کی گھیرے دار فراک زیب تن کیے انہی کے پہلوؤں میں سر جھکائے بیٹھی تھیں۔۔۔

یار ویسے میں سوچ رہا ہوں آج تم سچ میں وہی لگ رہی ہو"....

"احتشام کی زبان پر کھجلی ہوئی تھی تبھی دلنشین سے آہستگی سے مخاطب ہوا

"دلنشین نے اپنے گھنے آبرو اچکائے جیسے پوچھنا چارہی ہو کہ کیا"..؟؟؟

"چ۔۔چڑیل"...

"اپنی ہنسی ضبط کیے وہ آرام سے بولا تھا لیکن اسکی دبی دبی چیخ ابھری تھی جب اپنے پاوں پر اسکی ہیل کا دباؤ محسوس کیا"....

"آگے ٹیبل ہونے کے باعث کوئی دیکھ نہیں پارہا تھا تبھی اسے کوئی فکر نہ تھی"...

"سچ مچ کی چڑیل پاوں ہٹاؤ یار"....

"وہ دباد باچیختے ہوئے غرایا تھا"...

"لیکن وہ دباؤ مزید بڑھا گئی تھی شائد پچھلی باتوں کو بدلہ آج ہی لینے کا ارادہ رکھتی ہو"....

"نکاح کے ختم ہوتے ہی سب نے جیسے ہی دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تھے".

"لان میں فائقہ کی آواز گونجی تھی"....

"چاند نظر آگیا"......

"سب نے اسکی نظروں کی سمت دیکھا جہاں چاند کی ایک باریک لکیر اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ چمک رہی تھی"......

"سب کے چہروں پر خوشی کے رنگ جھلکے تھے"...

"مبارک ہو"....!

"سب کی صدائیں گونجی تھیں"...

لان کا منظر اب کچھ ایسا تھا کہ دلہا دلہن اسٹیج پر کھڑے تھے جب کہ، باقی سب بڑے سائیڈ پر موجود تھے۔۔۔

جہاں سب اپنے اپنے جوڑی دار کے ساتھ موجود تھا وہیں غازی نے اپنے پہلو میں کھڑی اپنی بیوی کو دیکھا تھا، جو بلیک رنگ کی ساڑھی میں تمام ہتھیار سے لیس، اس کے چاروں شانے چت کرنے کو تیار کھڑی تھی۔۔۔

"لگتا ہے کوئی اپنی تیاری سے آج ہمیں گھائل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے"۔۔۔۔

وہ گھمبیر آواز میں جھک کر سرگوشی کرتے ہوئے بولا تھا کہ غزل اس نے ٹوکا دیتے گھور کر دیکھا جس پر وہ سر کھجاتا رہ گیا۔۔۔۔

ایسے ہی ہنستے مسکراتے سب نے سب نے مل کر دعائیں کی تھیں، آج یہ عید سب کے لئے مبارک ثابت ہونے والی تھی۔۔۔

دعا کے بعد سب نے، غازی نے قرآن کے سائے تلے جہاں فریال کو رخصت کیا وہیں، پلوشہ اور دلنشین کی بھی رخصتی کا یہ فرض موحد اور صارم نے نبھایا۔۔۔۔

خیر و عافیت سے تمام فنکشن، اپنے اختتام کو پہنچے تھے۔۔

💜❤️

"کمرے میں تاریخی چھائی ہوئی تھی مگر جگہ جگہ پر رکھی موم بتیوں کی وجہ سے مدھم مدھم روشنی سے کمرہ ہلکا سا روشن تھا اور یہی روشن چھن سے پلوشہ کے گھونگھٹ پر بھی پڑ رہی تھی وہ کمرے میں اس وقت اکیلی تھی مگر اس کا دل دھک دھک کر رہا تھا آنے والے پلوں کو سوچ میں گھبراہٹ کے ساتھ شرمگیں مسکراہٹ چہرے پر سجائے پھولوں سے سجے بیڈ پر براجمان تھی وہ پہلے بھی اس کے ساتھ رہتی تھی مگر آج جو انوکھا سا احساس اس کے دل میں جاگ رہا تھا وہ بہت مختلف تھا بہت ہی دلچسپ اس کے چہرے پر ایک دلفریب مسکراہٹ تھی وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی جب دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ ہوش میں لوٹی اس کا دل تیزی سے دھڑکا تھا چہرہ سرخ ہو گیا جبکہ مقابل شاہانہ انداز میں چلتا اس تک آیا اور بیڈ کے قریب کھڑا ہو گیا تھا وہ آنکھوں میں تپش دیتے جذبات بھرتا اس کے گھونگھٹ کو دیکھ رہا تھا صائم کے چہرے پر انوکھی مسکراہٹ تھی جس سے اس کی خوشی بیان ہو رہی تھی پلوشہ گود میں رکھے ہاتھوں کی انگلیاں مروڑ رہی تھی وہ خاصی کنفیوژ تھی جبکہ وہ خاموش تھا پلوشہ تو اس کے بولنے کے انتظار میں تھی جب اس نے بہت ہی دھیمے انداز میں اس کا نام پکارا"۔۔۔۔

"کہ پلوشہ کی دھڑکنیں اسے اپنے کانوں میں سنائی دی اس کی دلکش آواز نے ماحول میں ایک ساز سا چھیڑ دیا تھا"۔۔۔

"پلوشہ"

"وہ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولا تھا جس پر پلوشہ سے نے سختی سے خود کے لہنگے کو پکڑا اس کی زبان تو جیسے تالوں سے چپک گئی تھی صائم نے ہولے سے اس کا گھونگھٹ اٹھایا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"مگر اگلے ہی لمحے وہ ٹھٹھک کر رہ گیا تھا جب سامنے وہ کسی حسن پری کی طرح سجی ہوئی تھی صائم کی نظریں اس کے ہوش ربا سراپے پر ہی اٹک گئی تھی"۔۔۔

"جہاں وہ اس کے دل کو گھائل کرنے کے تمام ہتھیار سے لیس اس کی دسترس میں تھی اس کے سامنے".....

"پلوشہ نے اپنی جھل مل کرتی پلکیں اٹھائیں"...

"ایک لمحے کے لئے ہی صحیح لیکن دونوں کی آنکھیں دوچار ہوئی تھیں"...

"سنہری آنکھیں گہری بھوری آنکھوں سے ٹکرائی تھیں"...

"ایک کی آنکھوں میں گھبراہٹ و محبت کی ملی جلی کیفیت تھی جبکہ دوسرے کی آنکھوں میں محبت کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر"....

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جاناں"...

"صائم کی جذبات سے چور گھمبیر آواز گونجی تھی اس فسوں خیز ماحول میں"...

"اس کی آواز میں کچھ ایسا تھا جو پلوشہ پر لرزا طاری کر گیا"....

"ج۔۔جی جی"...

"خود کی کیفیت پر قابو پائے وہ اٹکتے ہوئے بولی"....

"مجھے مارنے کا ارادہ رکھ کر آئی ہو"...؟؟؟

"خمار زدہ لہجے میں بولا تھا اور ساتھ ہی اس کے حنائی ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا"....

"خدا کا نہ کرے"...

"پلوشہ نے تڑپ کر اس کے لبوں پر ہاتھ رکھا"...

"اس کے ریکشن پر صائم نے مسکراتے ہوئے اسکا وہ ہاتھ بھی تھام لیا اور اپنی عور کھینچا تھا"....

Clubb of Quality Content

"صائم کا چہرا پلوشہ کے چہرے کے بے حد قریب تھا کہ دونوں کی سانسیں ایک دوسرے کے چہرے پر پڑ رہی تھیں"...

You're a breath of fresh air and you make my "
......days perfect. I cherish you and really love you

You are that woman who transformed my .."
imperfections into perfections, just by the touch
....!of your love. Love you my dearest wife

"بوجھل لہجے میں کہتا وہ اپنے دل کی عکاسی کر رہا تھا اپنے جذبات اس پر عیاں کرنے کی کوشش کر رہا تھا"....

With a wife like you, I feel so blessed. You are "
my life and always on my mind. My beloved, you
are one in a million. And I love you very
......."much

Clubb of Quality Content

No words can express how much I love you. "
Just always remember that my love is true. You’re
always on my mind. I always want you by my
....."side

"اپنے آخری شبدوں کے ساتھ درمیاں میں رکھا وہ آخری فاصلہ بھی مٹا چکا تھا اور کسی گھٹا کی مانند چھایا تھا اس پر"....

"صائم کی بڑی گستاخیاں وہ شوخیاں پلوشہ کو شرمانے پر مجبور کر رہی تھیں کہ وہ خود میں سمٹ کر رہ جاتی"....

Clubb of Quality Content

"غازی"..!

"غزل اسے پورے گھر میں تلاشتے ہوئے اوپر چھت پر آئی تھی"...

"جہاں وہ سائڈ پر رکھے جھولے پر بیٹھا اپنے ہی خیالوں میں مگن تھا۔۔۔

"آپ یہاں ہیں"...

"میں آپ کو پورے گھر میں میں ڈھونڈ رہی ہوں"....

"ہاتھوں کو پیچھے کی جانب فولڈ کیے وہ آرام سے چلتے ہوئے اس کے پاس آئی تھی"....

"ہمم"...

"ایسی کیا وجہ ہو گئی جو ہماری ہوم منیسٹر ہمیں ڈھونڈ رہی تھیں"...

"ہاتھ بڑھائے اپنے پہلو میں بیٹھایا تھا اسے"...

"جبکہ غزل اسکے "ہوم منیسٹر" کہنے پر ہنس دی تھی"....

"ہاہاہاہا"...غازی آپ بھی نا"...

"وہ تاسف میں سر ہلا کر رہ گئی"...

"اچھا غازی یہ دیکھیں میں نے مہندی لگوائی ہے"...

"اب جلدی سے اس میں اپنا نام تلاش کریں"....

"اپنے حِنا سے سجے ہاتھوں کو اسکے سامنے کیا تھا"...

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"جبکہ غازی نے اسے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا تھا اور ایک محبت بھری نظر غزل کے وجود پر ڈالی تھی جو کہ "پستہ رنگ کی فراک اور چوڑی دار پاجامے میں ملبوس ہلکے ہلکے میک اپ میں وہ تمام حشر سامانیوں سمیت اپنے شوہر کے سامنے بیٹھی ہوئی تھی"...

"جلدی ڈھونڈیں"...

"اسکو خود کی جانب گھورتے پا کر اس کی توجہ ہاتھوں کی جانب کروائی تھی"....

"ہمم".....

"اسکے ہاتھوں کو سوچنے کے انداز میں دیکھتے بولا تھا"...

"یہ رہا"....

"دائیں ہاتھ کے بیچ میں چھپا کر لکھے گئے نام کو دیکھتے بولا"..

"جو کہ آدھے چاند چاند میں اسطرح سے لکھا گیا تھا کہ دیکھنے والے کو وہ کوئی ڈیزائن معلوم ہو رہا تھا"....

"ویسے بیگم جانی چاند تو پورا رکھتی آدھا کیوں بنوایا ہے"...

"ہوا سے اڑتے اسکے ریشم بالوں کو ایک جانب کرتے ہوئے کہا تھا اس نے"....

"غازی یہ چاند تب مکمل ہو گا جب "اللہ تعالیٰ" ہمیں ہماری اولاد سے نوازیں گے"....

"اسکی آنکھوں میں دیکھ وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی"..

"آج غازی کو اسکی آنکھوں میں ایک امید نظر آ رہی تھی"...

"ان شاءاللہ".....

"آئے میرے ہونٹوں پہ دعا خدایا

ٹوٹے دل کی سن لے تو التجا خدایا

"یہ مہندی کی خوشبو کتنی اچھی ہے نا انسان کو معتبر کر دیتی ہے"...

"اپنے مہندی سے سجے ہاتھوں کو اپنی ناک کے پاس لا کر ابھی اس نے خوشبو کو صحیح سے اپنے اندر اتارا ابھی نا تھا کہ اچانک اسکی آنکھیں بند ہونا شروع ہوئی تھیں اور وہ دیکھتے ہی دیکھتے غازی کے بازوں کو جھول گئی"....

"غزل"....

"غزل"..........

"اسکے چہرے کو تھپکتے ہوئے پکارا تھا غزل کو"...

"جو کہ اسکے بازوں میں ہوش و خرد سے بیگانہ پڑی تھی"...

"وہ بھاگتے ہوئے اسکے نیچے لایا تھا اور ڈاکٹر کو فون کیا"......

❤️🧡

"کھلا آسمان"..

"آسمان میں چمکتا چاند"....

"اس چاند کی روشنی کھڑی فریال دلہن کے لال عروسی جوڑے میں ملبوس اپنے خیالوں میں گم نظر آتی تھی"....

"زیورات اور میک اپ سے سجی وہ کافی حسین لگ رہی تھی،"چاند کی روشنی میں اسکا یہ سراپا مزید نکھر رہا تھا"...

لیکن"....

"اس کے چہرے پر چھائی اداسی کسی بہت بڑے دکھ کی خبر دے رہی تھی"..

"جیسے زندگی سے بہت گہری چوٹ کھائی ہو اس نے"...

"ہاں اس نے چوٹ کھائی تھی"... کسی بہت اپنے سے_..

"جسے اپنے دل کا رقیب مانتی تھی وہ"..

"جس کی سیج سجانے کے خواب بہت پہلے سے دیکھتی آئی تھی وہ"...

"لیکن "افسوس، اس کے وہ خواب پورے نا ہو سکے"...

"کیونکہ آج وہ کسی اور کے نام لکھ دی گئی تھی"...

"اس شخص کے نام، "جو بنا اس کی مرضی کے اس کی زندگی میں داخل ہوا ہے"...

"اب دیکھنا یہ تھا"...

"کیا وہ، "قبول کر پائے گی اس رشتے کو"...؟؟؟

"یا رہے گئی اس کی سوچ پر اپنی پرانی زندگی کی داستان حاوی.."--؟؟؟

"ابھی تھوڑی دیر پہلے ساحرہ بیگم اور فیروزہ بیگم اسے صارم کے روم میں چھوڑ کر گئی تھیں"....

"اور ساتھ ڈھیروں دعائیں دی تھیں"...

"اسکے خیالوں کا تسلسل خود کو کسی کے مضبوط حصار میں پا کر ٹوٹا تھا"....

"وہ جب روم میں داخل ہوا تو بیڈ کو خالی دیکھ حیران ہوا تھا"...

"لیکن اس کی یہ حیرانی بھی بہت جلد ٹوٹی تھی جب نظر بالکونی میں کھڑی فریال پر گئی جو رات کے اس اندھیرے میں چاند کی روشنی تلے کھڑی کوئی اپسرا معلوم ہو رہی تھی"...

"کیا سوچ رہی ہے میری بیگم"...؟؟؟

"صارم نے اسکے گرد اپنے بازو حائل کرتے تھوڑی کاندھوں پر ٹکائے مسکراتے ہوئے پوچھا تھا"...

"کچھ خاص نہیں"...

"بس یہی سوچ رہی ہوں کہ جو چاہا وہ پایا نہیں"...

Clubb of Quality Content

"اور جس کا گمان نہیں وہ پالیا"...

"آسمان کی جانب دیکھتے وہ ایک ٹرانس کی سی کیفیت میں بولی تھی"...

"یہی تو زندگی کا کھیل ہے"....

"جو ہم سوچتے ہیں وہ ہوتا نہیں"...

"اور جو ہم سوچ بھی نہیں سکتے وہ ہو جاتا ہے اور ہم حیران رہ جاتے ہیں"...

"اسکا رخ اپنی جانب موڑا تھا"...

"جیسے میں نے ایک پری سے پیار کیا"....

"اسکی معصوم اداؤں اور شرارتوں اسکے سلیقہ سے عشق تھا مجھے"...

"مجھے امید تھی وہ مجھے مل جائے گی مگر میں غلط تھا"...

"وہ پری کسی اور کے نصیب میں لکھ دی گئی تھی"...

"اس دل کو تکلیف تو بہت ہوئی لیکن صبر کر گیا"...

"کیونکہ یہ صبر بہت بڑی چیز ہے".....

"صبر کی طاقت ہے یہ جس سے میرا جینا آساں رہا

مجھ کو بھی حیرت رہی میری طرح تو بھی حیراں رہا"....

"میں نے اپنی محبت کو دل کے کونے میں دبائے رکھا"...

"خاموش محبت کرتا رہا تھا اس پری سے"...

"مگر کافی طویل صبر اور امتحان کے بعد"...

"آج کے خوبصورت موقع پر میں اس سے اظہارِ محبت کرنے کا خیال رکھتا ہوں"...

"کیونکہ آج کے اس بابرکت دن پر خدا نے اسے مکمل طور پر میرا بنا دیا ہے"..

"اور وہ پری پور پور میرے لئے سر تا پیر سجی ہے"...

"اسکے مہندی اور چوڑیوں سے سجے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیا تھا اور شیروانی کی پاکٹ سے اعلیٰ ڈیزائن کی انگوٹھی اسکی انگلیوں کی زینت بنائی"...

"اور اپنے عنابی لب ان ہاتھوں پر رکھے تھے کہ بے ساختہ وہ اپنی گھنی پلکوں کے جھالر کو نیچے کی جانب جھکا گئی تھی"...

دنیا میں ہزاروں آنکھیں دیکھی ہیں مگر فریال وہ واحد لڑکی ہے جو صارم درانی کو ان کی گہرائی میں ڈبونا جانتی ہے۔

نرمی سے کہتے وہ ان آنکھوں پر جھکا تھا جس کی گہرائی میں ہمیشہ وہ ڈوبتا آیا تھا۔۔

"سال 2022 کی عید میرے لئے خوشیوں کی نوید لائی ہے جس میں، میں اپنی محبت کو ایک پاک رشتے کے طور پر پاچکا ہوں"....

"میری یہ خواہش ہے ہم اپنے اس رشتے کی شروعات خدا کی رضا اسکی برکت کے سائے میں حاصل کریں"...

"اسلئے ہم دونوں ساتھ مل کر شکرانے کے نفل ادا کریں گے اور ہماری آئندہ خوش حال زندگی کی دعا مانگیں گے"....

"محبت و جنوں کی سی کیفیت میں کہتا اسکا ہاتھ تھامے اسٹڈی روم میں لے گیا"...

"جہاں دونوں نے مل کر خدا کا شکر ادا کیا تھا"....

"یا اللہ "اپنی رضا کے تحت مجھے یہ توفیق بخش کے فریال کو ہمیشہ خوش رکھ سکوں، مسکراہٹ کبھی بھی اسکے چہرے سے جدا نہ ہونے پائے"......

"یارب العالمین "تو بڑا رحیم و کریم ہے اپنے گناہگار بندوں کو معاف کرنے والا"...

"اے رب میری بھی خطاؤں کو بخش مجھے توفیق عطا کر کہ اپنے شوہر کے تقاضوں پر پورا اتر سکوں اور تیرے اس فیصلے کو دل سے قبول کر سکوں"....

"آمین"...

"دعا کرتے ہوئے اسکی دونوں آنکھوں سے اشک رواں تھے"....

"دونوں نے ایک ساتھ دعا مکمل کیے اپنے دعائیہ ہاتھ چہرے پر پھیرے تھے"...

"خدا کی مرضی و برکت کے تحت ان دونوں نے اپنے رشتے کو مکمل بنایا تھا جس میں صرف ان کی آئندہ زندگی میں خوشیاں ہی خوشیاں تھیں"...

"غازی روم میں داخل ہوا تو اسکی نظر اپنی متاعِ جاں پر گئی جو کہ آنکھیں موندے بستر پر لیٹی تھی"...

"اسکو دیکھ اسکی آنکھوں سے آنسوں رواں ہونا شروع گئے تھے"....

"سچ کہتے صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے"....

"جب ڈاکٹر غزل کا چیک اپ کر کے روم سے باہر آئی تھیں تب وہ بے چینی سے باہر ٹہل رہا تھا لیکن ڈاکٹر کے کہے گئے لفظوں نے اسے معتبر کر دیا تھا"....

"مبارک ہو مسٹر غازی"...

"آپ کی وائف امید سے ہیں".....

"ڈاکٹر کی بات سن وہ شاک کی کیفیت میں ان کی جانب دیکھ رہا تھا جیسے ان کے کہے گئے جملوں پر یقین نہ آ رہا ہو".....

"غ۔۔۔غزل".....

"اسکے ہاتھ کو تھام اپنے ہاتھ میں لیا تھا"....

"غزل نے اسکی پکار پر اپنی مندی مندی آنکھیں کھولے اسکی جانب دیکھا تھا"....

"م۔۔۔مبارک ہو غازی"...

"اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا"...

"غازی نے محسوس کیا اسکا لہجہ بھیگا ہوا تھا"..

"تمہیں بھی جان"...

"کہتے اسکے ہاتھ کو تھاما تھا اور ہاتھ میں موجود مہندی سے اس کے ہاتھ پر کچھ بنانے لگا"...

"غزل نے نا سمجھی سے اسکی جانب دیکھا"....

"چاند مکمل کر رہا ہوں"....

"اس کی نظروں کو سمجھتے جواب دیا تھا"..

"خدا تعالیٰ نے اس ہی عید پر یہ توفیق بخشی کہ ہم اپنے چاند کو پورا کر سکیں"....

"مسکراتے ہوئے کہا تھا اور ہاتھ میں پکڑی مہندی سے اس چاند کو مکمل کر گیا"....

"جب کہ وہ مسکرا کر رہ گئی تھی آنکھوں سے خوشی کے آنسوں بہہ رہے تھے".....

"ہمارا چاند و گھر مکمل ہوا"...

"کہتے اسکے ماتھے پر ایک عقیدت بھرا لمس چھوڑا تھا"....

"جبکہ وہ اپنی آنکھوں کو بند کر گئی تھی".....

میری تو پور پور میں خوشبو سی بس گئی

اس پر ترا خیال ہے اور چاند رات ہے

چھلکا سا پڑ رہا ہے وصی وحشتوں کا رنگ

ہر چیز پہ زوال ہے اور چاند رات ہے

❤️ 💗

نیم اندھیرے کمرے میں موم بتیوں اور پھولوں کی بھینی بھینی خوشبو پھیلی ہوئی تھی پورا کمرا ایک خواب ناک سا منظر پیش کر رہا تھا"..

"احتشام جیسے ہی روم میں داخل ہوا تھا تو کمرے کو دیکھ اس کے جذبات مزید بھڑکے تھے وہ مسکراتا ہوا بیڈ تک آیا تھا لیکن یہ کیا وہ خود پر چادر تانے لیٹی تھی، احتشام کے سارے جذبات جیسے کسی ٹھنڈے پانی کی مانند بیٹھے تھے"....

"اس نے کھینچ کر وہ چادر سائڈ پر کی تھی کہ اسکی آنکھیں حیرت کی ذیاتی سے کھل گئی کیونکہ وہ دلنشین نہیں بلکہ تکیوں اور کشن کو سیٹ کر کے ان پر چادر دی گئی تھی"...

"اس نے واشروم کے دروازے کی جانب دیکھا جو کہ کھلا ہوا تھا احتشام کو یکدم تشویش لاحق ہوئی کہ ناجانے یہ بلا کہاں چلی گئی ہے لیکن جیسے ہی اس کی نظر پردے کے اوٹ میں چھپی دل پر گئی تھی جس کے ہاتھ میں موبائل تھا اور شائد نہیں یقیناً وہ اسکی پرینک وڈیو بنا رہی تھی احتشام کے چہرے پر ایک تبسم بکھرا تھا"....

"وہ یکدم اس سے نظریں بچاتا نیچے جھکا تھا اور آرام آرام سے وہ بھی کھڑکی کی طرف چلا گیا اور بہت ہی احتیاط کے ساتھ پردہ سائڈ پر کیے اسکے پیچھے جا کھڑا ہوا"...

"یہ جن کہاں چلا گیا"..؟؟

"احتشام کو وہاں موجود نہ پا کر وہ دانت پیستے بولی تھی جبکہ اس کے پیچھے کھڑا احتشام اپنی ہنسی ضبط کرنے کی کوشش کر رہا تھا"...

"دلنشین اپنی جگہ منجمد ہوئی تھی جب احتشام کے کے ہاتھوں لمس اپنی گردن پر پایا تھا وہ تڑپ کر مڑی تھی"...

"ا۔اح۔۔احتشام..؟؟؟

"وہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی ابھی تو وہاں تھا مگر اب یہاں"...

"تم۔۔ تم سچ میں جن بن گئے"....

"ہاہاہاہا کیا کریں جانِ جاں جب بیوی چڑیل ہو تو شوہر تو جن بن ہی جائے گا کہتے احتشام نے اس کے چہرے پر لو بائیٹ دی تھی جس وہ سسکی تھی"...

"اور بنا اسے سمجھنے کا موقع دیے اپنی بانہوں میں اٹھائے بیڈ تک لایا فون اس کے ہاتھوں سے چھوٹ وہیں نیچے کارپیٹ پر گیا تھا"....

"ی۔۔ یہ کیا کر رہے ہو جن کہیں کے چ۔۔ چھوڑو مجھے"...

"اس کی پناہوں میں وہ مچل رہی تھی"....

"نا۔۔ ناجانِ من آج تو بالکل نہیں چھوڑوں گا بلکہ سارے حساب بے باک کرنے کا ارادہ ہے"...

"آنکھ ونک کیے وہ شرارتاً بولا تھا لیکن اپنی ذومعنی بات سے اسے سرخ کر گیا"...

"احت۔۔

"دلنشین کو آگے کچھ کہنے کا موقع نہ دیا تھا اس نے کیونکہ اس کی سانسوں ان لفظوں کو قابو کر گیا تھا اور ساتھ ہی ہاتھ بڑھائے وہ آخری لیمپ بھی بجھا دیا"....

💙❤️

"صارم آدھا گھنٹا پہلے عید کی نماز ادا کر کے آیا تھا اور اب شیشے کے سامنے کھڑا تیار ہو رہا تھا اور ساتھ گاہے بگاہے نظر اس دلربا پر بھی ڈال لیتا جو پچھلے دس منٹ سے جھکی اپنی ہیل کے اسٹیپس باندھنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن وہ ظالم اس سے بند ہی نہیں ہو رہے تھے وہ اس کے چہرے کے ایکسپریشن دیکھنے میں ناکام ہو رہا تھا کیونکہ اسکے گھنے کھلے بال اسکے چہرے پر چھائے ہوئے تھے"...

"وہ اپنی تیاری پر آخری نظر ڈالے اسکے پاس آیا اور جھک کر اسکے اسٹریپ بند کرنا چاہے لیکن وہ اپنا پاؤں فوراً پیچھے کر گئی تھی"...

"م۔۔میں کر لوں گی"....

"صارم کی انگلیوں کا لمس اپنے پیروں پر محسوس کیے وہ گڑبڑاتے ہوئے پیچھے ہوئی تھی مگر مقابل نے کمال مہارت سے واپس کے پاوں کو اپنی گرفت میں لیتے اسٹر یپس باندھے تھے جو کہ بہت پتلے تھے"۔۔

"اگر تم نے کرنا ہوتا تو پچھلے دس منٹ میں کر چکی ہوتی میڈم"...

"اسٹر یپس باندھے وہ کھڑا ہوا تھا اور ساتھ ہی فریال کو بھی کھڑا کیے کونے پر رکھی وارڈروب کے پاس لایا اور اس میں سے بہت ہی نفیس سا بڑا سا باکس نکالا تھا"....

"یہ کیا ہے۔؟؟

"وہ استہفامیہ لہجے میں بولی"...

"کھولو تو صحیح"....

"مقابل کا محبت سے بھرپور حکم آیا تھا"....

"وہ کیسے رد کر سکتی تھی تبھی اس کی بات مانتے ہوئے اس نے اس باکس کو کھولا تھا لیکن جیسے جیسے وہ باکس کھلتا چلا گیا ویسے ویسے اسکی آنکھیں اور منہ پر کھل گیا تھا خوشی و حیرت سے"....

"اس نے صارم کی جانب دیکھا تھا اسکی آنکھوں میں بے یقینی تھی جبکہ صارم کا دل و آنکھیں مسکرا رہی تھیں اسکے چہرے کی خوشی دیکھ"....

"میری خوبصورت بلا کے لئے انو کھا رونمائی کا تحفہ"....

"واؤووو"......

"اٹس امیزینگ"....

"وہ باکس کو دیکھ بولی تھی جس کے بیچ میں ایک مکمل جیولری سیٹ تھا اس سیٹ کے دائیں بائیں الگ الگ ڈیزائین کے کڑے تھے"...

"اور اس سیٹ کے اندر کی طرف دو الگ الگ طرح کی چین تھیں"....

"وہ گولڈ و ڈائمنڈ کا مکس سیٹ تھا وہ رونمائی کا یہ تحفہ، ساتھ اسکا پیار پا کر واقعی مکمل ہو گئی تھی"....

"صارم نے اپنی پسند سے اس میں سے دو کڑے نکال کر ان کو فریال کے حنائی ہاتھوں کی زینت بنایا اور بہت ہی اپنایت سے وہاں اپنے لب تھے"

"پھر وہ دونوں مسکراتے ہوئے نیچے چل دیے"....

❤️💞

"فریال و صارم دونوں ایک ساتھ نیچے آئے تھے"....

"حویلی کی ان شہنشائی سیڑھیوں سے اترتے ہوئے وہ کسی ریاست کے بادشاہ و ملکہ ہی لگ رہے تھے"....

"سب گھر والوں کی نظریں ان ہی پر ٹک گئی تھیں وہ دونوں ہنستے مسکراتے ہوئے اتر رہے تھے"....

"موحد کی نظریں تو جیسے کسی نے فریز کر دی ہوں سحرش نے اسے ٹوکا مارا تھا جیسے ہوش دلانا چاہا ہو"....

"وہ دونوں نیچے آچکے تھے سب کو باآواز بلند سلام کرتے سب کو عید مبارک کہا ساتھ ہی ڈھیروں دعائیں بھی وصول کر رہے تھے جبکہ موحد کی نظریں اب بھی گاہے بگاہے اسکی پر اٹھ رہی تھیں"...

"اسکے چہرے پر بکھرا وہ گلال، وہ نور، وہ خوشی اسے دیکھنے پر مجبور کر رہے تھے شائد یہ چہرے کی سرخیاں، یہ نور صارم کی دی گئی محبت اور اپنائیت کے ہیں"....

"شادی کے بعد وہ مزید حسین لگے گی اس بات کا اندازہ موحد کو نہ تھا یا موحد نے پہلی بار ٹھیک سے اسے دیکھا تھا ورنہ خوبصورت تو ویسے بھی تھی"....

"ہاں وہ اسکی تھی مگر وہ کسی اور کی ہو گئی تھی اور جس کی ہوئی تھی اسکے ساتھ خوش تھی"...

"جب کوئی چیز انسان کی دسترس میں ہو تو وہ اس کی قدر نہیں کرتا لیکن جیسے ہی وہ چیز اس سے چھین لی جائے تب اسکی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

"یہی سب اب موحد کے ساتھ ہو رہا تھا کہ جب تک فریال اسکے رشتے میں تھی وہ قدر نہ کر سکا لیکن جیسے ہی وہ کسی اور کی ہو گئی تب اسے احساس ہو رہا تھا"....

"لیکن وہ جلد ہی خود پر قابو پا گیا اور دل ہی دل میں اسکے خوش رہنے کی دعا کی تھی"....

"وہ ہمیشہ سوچتا تھا کہ فریال اسکے قابل نہیں ہے لیکن آج اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اس اپسرا کے قابل نہ تھا اور واقعی حقیقت بھی یہی تھی"....

"تھوڑی دیر میں پلوشہ صائم اور احتشام و دلنشیں بھی آ چکے تھے پوری حویلی میں وہ تینوں کپل چمکتا ہوا ستارا معلوم ہو رہے تھے"....

"آج عید کا پہلا دن تھا ان کا گھر اللہ کی مبارک رحمتوں کے باعث خوشیوں سے بھر گیا تھا"....

"ساحرہ بیگم و فیروزہ بیگم نے دل ہی دل میں ان سب کی نظریں اتاریں تھیں اور سدا خوش رہنے کی دعائیں دیں"...

💙❤️

موم"....

"ساحرہ بیگم کیچن میں برتن سیٹ کروا رہی تھیں"...

"کہ موحد آیا وہاں"....

"انہوں نے دیکھنا بھی گوارا نہ کیا تھا اسے"....

"ماں....

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اس نے اپنا چہرہ ان کی جانب اور دونوں ہاتھوں سے کان کو پکڑا تھا"...

"بالکل اسی طرح جیسے وہ بچپن میں معافی مانگا کرتا تھا"....

"موم آج کے دن معاف کر دیں"...

"آپ خود دیکھیں فریال صارم کے ساتھ کتنی خوش لگ رہی تھی"...

"میں اس کے لئے صحیح جوڑ نہیں تھا"...

"میرا ساتھ سحرش کے ساتھ تھا موم"...

اگر میں زبردستی بھی رکھ لیتا اسے تو وہ میرے ساتھ خوش نہیں رہتی"...

"کیونکہ وہ اپنائیت احساس، وچاہت اسکو میرے سے کبھی نہیں ملتی"....

"جو ایک بیوی ڈیزرو کرتی ہے"....

"وہ کہتا جا رہا تھا لیکن ساحرہ بیگم سائڈ پر منہ موڑتے کھڑی تھی"...

"م۔۔موم آج آخری بار گلے لگا لیں پھر ان شاءاللہ آپ کو کبھی اپنا یہ چہرا نہیں دیکھاؤں گا

..."

"فلائیٹ ہے پرسو کی میری"...

"کہتے ان کی جانب دیکھا جواب بھی منہ موڑے ہی کھڑی تھیں"...

"وہ افسردہ سا جانے لگا تھا کہ ساحرہ بیگم کی آواز پر رکا تھا"...

"شرم نہیں آتی ماں کو بلیک میل کرتے ہوئے"...

"موحد نے ان کی جانب دیکھا جو بہتی آنکھوں کے ساتھ کھڑی تھی"....

"اسکو پاس بلایا تھا ان نے اپنے"...

"وہ بھی لمحوں میں ماں کے گلے لگا تھا".....

م۔۔موم مجھے معاف کردیں"....

"ان کے گلے لگے وہ بھی روتے ہوئے بولا تھا"....

"ساحرہ بیگم کچھ نہیں بولی تھیں بس خاموش تھی اپنے جگر کے لال کو اپنے سینے سے لگائے"....

"وہ ایک ماں تھیں ان کا دل بھی موم ہو چکا تھا"...

"وہ رنجشیں وہ غلط فہمیاں سب دور ہو گئی تھیں فریال کو صارم کے ساتھ خوش دیکھ کر"..

💙🧡

"عید مبارک"...

"وہ سائڈ پر کھڑی تھی کہ موحد کی آواز پر حیرانی سے اسے دیکھا"...

"خیر مبارک"...

"بمشکل مسکرا کر کہا تھا اس نے"...

"عیدی نہیں مانگو گی"..؟؟؟

"نظریں اس کے چہرے پر ٹکائے وہ آرام سے بولا تھا"..

"عیدی"..؟؟

"وہ تو اپنوں سے مانگی جاتی ہے غیروں سے تھوڑی"...

"اور میرے جو اپنے تھے وہ مجھے عیدی دے چکے ہیں"....

"اپنے ان جملوں سے وہ موحد کو بہت کچھ باور کروا گئی تھی"...

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"فریال اگر کوئی غلطی یا خطا سرزرد ہو گئی ہو تو آج عید کے خاص موقع پر معاف کر دینا، کیونکہ شائد یہ ہماری آخری ملاقات ہو"...

"آسمان میں اڑتے پرندوں کو دیکھتے ہوئے وہ فریال سے کہہ رہا تھا"...

"موحد کی بات سن فریال کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی"...

"موحد آپ سے کوئی غلطی نہیں ہوئی، اگر آپ سے کوئی غلطی ہوئی ہے تو میری نظر میں وہ ایک انوکھی و خوبصورت غلطی تھی"...

"آپ کی اس غلطی کی وجہ سے تو میں آج اپنے شوہر کے ساتھ خوش ہوں اگر دیکھا تو جائے تو صارم مجھے عید کے تحفے کے طور پر ہی تو ملے ہیں"...

"وہ موحد کی آنکھوں میں دیکھتے اپنے مخصوص لہجے میں بولی تھی وہ جانتی تھی وہ کس غلطی کی بات کر رہا ہے، وہ اس کی آنکھوں میں اپنے ستائش بھی دیکھ چکی تھی جو احساس وہ اس کے نکاح میں رہتے ہوئے اپنے لئے دیکھنا چاہتی تھی وہ سب نکاح کے ٹوٹ جانے کے بعد دیکھنے کو مل رہی تھی"...

"اپنی بات کہہ کر وہ اندر کی جانب چل دی جبکہ موحد سن سا وہیں کھڑا رہ گیا تھا"....

"کچھ سال بعد"....

"وقت ایسی چیز ہے جو کبھی رکتا نہیں بلکہ پر لگائے اڑتا چلا جاتا ہے بالکل ٹھیک اسی طرح کیسے یہ ماہ وسال گزرے کسی کو اندازا ہی نہ ہوا"...

"وقت گزرتا گیا اور ایک نیا اور انوکھا احساس اپنے ساتھ لایا، کچھ خاندان مکمل ہو چکے تھے ان گزرے ماہ وسال میں"....

"موحد سحرش کو لیے واپس باہر کے ملک چلا گیا تھا کیونکہ اس کا کاروبار وغیرہ سب وہیں سیٹ تھے"...

"جبکہ درانی فیملی کے باقی اراکین اب بھی یہاں اپنی فیملیز کے ساتھ بہت خوش تھے ایک دوسرے کے سنگ"....

"فری آرام سے یار"...

"ڈاکٹر نے تمہیں کو آرام کرنے کا کہا ہے اور تم یہ سب کر رہی ہو"..

"فریال کو اپنی پسندیدہ جگہ کیچن میں دیکھ صارم میں فکر مندی سے کہا تھا"....

"فریال امید سے تھی اس کا پانچواں مہینہ جاری تھا تبھی ڈاکٹر نے اسے زیادہ سے زیادہ آرام کرنے کی تلقین کی تھی"....

"و۔۔وہ نہ صارم میرا فریش جوس پینے کا دل چار ہا تھا تو میں اسلئے"...

"وہ تھوڑا گڑبڑاتے ہوئے بولی اور ہاتھ میں موجود پیکٹ اپنی مٹھیوں میں بھینچے کمر کے پیچھے چھپایا"...

"اسکی یہ کاروائی صارم کی عقابی نظروں سے مخفی نہ رہ سکی تھیں"...

"ہمم تو مما سے کہہ دیتیں یا آنٹی سے کہہ دیتی تم خود کیوں اپنی اس ننی سی جان کو زحمت دے رہی ہو"...

"وہ تھوڑا سا آگے بڑا تھا اور فریال پیچھے ہوتی ہوئی کیچن ٹائل سے لگ گئی"...

"صارم نے ٹائل پر ہاتھ رکھتے ہوئے فریال کے ہاتھوں میں سے وہ پیکٹ جھپٹا تھا جبکہ فریال ہونک بنی اسے دیکھ رہی تھی اسے سمجھ نہ آیا کہ ہوا کیا ہے"..؟؟؟

"یہ کیا ہے فری"..؟؟

"وہ پیکٹ سر جھکائے کھڑی فریال کی آنکھوں کے سامنے کیا تھا"...

"ا۔۔املی ہے"...

"وہ اتنی معصومیت سے بولی تھی کہ صارم عش عش کر اٹھا"...

"جاناں یہ تو میں بھی جانتا ہوں مگر تم جانتی ہو کہ یہ کتنا نقصان دہ ہے تمہارے لئے پھر بھی".؟؟؟

"اب کے وہ مصنوعی غصے سے بولا تھا"....

"د۔۔دل چارہا تھا کیوں مجھے وومٹنگ فیل ہو رہی تھی"...

"صاف بیانی سے کہہ دیا گیا"...

"تو کچھ اور کھالیتی یہ کھانا ضروری ہے کہتے ہی وہ اسے کوڑے دان میں پھینکنے لگا"...

"ص۔۔صارم اسے نہ پھینکنا بس ا۔۔ایک دے دیں"...

"پکا آئندہ نہیں کھاوں گی"...

"گلے پر ہاتھ رکھے اس نے پرامس کیا تھا جب کہ وہ اس کی حرکت پر اپنی ہنسی لب بھینچے چھپا گیا"....

"صارم نے نفی میں سر ہلائے اس میں سے تھوڑی سی املی نکال اسے منہ میں ڈالی تھی باقی کو چپکے سے اپنی جیب میں ڈال گیا"....

"اور ساتھ ہی اسکا ہاتھ تھامے اپنے ساتھ کمرے میں چھوڑ کر گیا اور جاتے جاتے اسکو آرام کرنے کی تلقین کرنا نہ بھولا"....

💙💜

"درانیوں کی وہ خوبصورت حویلی"....

"حویلی کے سائڈ پر بنایا گیا وہ دلفریب باغیچہ"....

"اور اس باغیچے میں لگے پھول و پودے وہاں کی خوبصورتی کو مزید نکھارتے تھے"....

"پلوشہ بھی وہیں موجود تھی اس باغیچے میں"....

"پوری حویلی میں یہ اس کی من پسند جگہ تھی جہاں بیٹھی وہ پھول لگا رہی تھی"....

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"پھول و پودے اس کی کمزوری تھے اس نے اپنے گھر پر بھی کافی زیادہ پودے لگائے ہوئے تھے بے شک ان کے گھر باغیچہ نہ تھا لیکن اس نے زید صاحب سے کہہ کر ایک کیاری بنوائی ہوئی تھی جہاں وہ اپنا یہ شوق پورا کیا کرتی تھی"....

"ابھی بھی وہ ایک ایک پودے کو صحیح سے لگاتے ہوئے نئے پودوں کے لئے جگہ بنا رہی تھی اس کے ہاتھ پورے بھالو مٹی سے بھرے ہوئے تھے"...

"کام کے دوران پلوشہ کو خود پر کسی کی نظریں محسوس کیے اس نے آس پاس دیکھا لیکن کسی کو نہ پا کر وہ واپس اپنے کام میں مشغول ہو گئی"....

"صائم کمرے کی بالکونی میں کھڑا کب سے اپنی زوجہ محترمہ کو کام کرتے دیکھ رہا تھا"....

"اس کے چہرے پر ایک تبسم ابھرا تھا"....

"جب پلوشہ کو اس کے بالوں سے الجھے دیکھا کیونکہ کام کے دوران اس کے بالوں کی کچھ ظالم زلفیں اسکے چہرے پر آ پھیلی تھیں"....

"ہاتھ مٹی میں جکڑے ہونے کے باعث وہ بالوں پر لگا نہ پا رہی تھی چہرے دائیں بائیں کیے ان زلفوں کو ہٹانے کے ناکام کوشش کر رہی تھی"...

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"لیکن ناکام"......

"وہ کافی دیر اس کو یوں ہی کوشش کرتے دیکھتا رہا لیکن پھر کچھ سوچ نیچے آیا تھا"...

"کیا ہوا بیگم جاناں".؟؟

"اسکے عقب میں آئے وہ گھمبیر آواز میں بولا"...

"بالوں میں موجود پلوشہ کا ہاتھ ساکت ہوا تھا جب صائم کی آواز سنی وہ لمحوں میں پلٹی تھی جب کہ ہاتھ ابھی بھی سر پر ہی تھا"......

"و۔۔وہ کچھ نہیں میں یہ سیٹ کر رہی تھی نئے پودوں کے لئے جگہ بنا رہی تھی"...

"اوو"....

"ویری نائس"...

"سر کو سمجھنے کے انداز میں جنبش دی تھی"...

"میری کوئی ہیلپ چاہیے"..؟؟؟

"مسکرا کر پوچھا تھا"...

"ن۔۔ نہیں م۔۔میں ک۔۔۔۔۔۔

"وہ ابھی بول ہی رہی تھی کہ صائم آگے بڑا اور ان ظالم زلفوں کو پیچھے کیا جو اس وقت پلوشہ کی دشمن بنی اسے تنگ کر رہی تھیں"...

"پھول بہت زیادہ پسند ہیں کیا جو پچھلے ایک گھنٹے سے شوہر کو بھلائے انہیں کے ساتھ لگی ہو"...

"آنکھیں چھوٹی کو دھیمے محبت بھرے میں لہجے میں بولا"...

"ن۔۔ نہیں ایسی بات نہیں"...

"پھول پودے تو خود اپنا پیار وصول کرتے ہیں"...

"ان کی مہک اور احساس خود مجھے اپنا اسیر بنا لیتے ہیں"...

"وہ سر جھکائے بولی تھی"....

"ویسے تو اللہ تعالیٰ کی ربوبیت یوں تو کائنات کی ہر شئے میں عیاں ہے لیکن خوش رنگ و خوشنما پھول قدرت کی صناعی کا بہترین مظہر ہیں اور جو خوبصورتی، دلکشی، رنگینی اور حساسیت

قدرت نے پھولوں کو بخشی ہے اس کی مثال کہیں اور نہیں ملتی۔رنگوں کی بہاریں بکھیرتے اور خوشبو لُٹاتے پھول اس کائنات کا اصل حسن ہیں جو زمین کا زیور ہی نہیں بلکہ گھروں کی شان، محفلوں کا حسن طب کا حصّہ اور خوبصورتی کی علامت بھی ہیں".....

"رنگوں میں جادو ہے اور پھولوں کی رنگینی انسانی عادات،مزاج اور شخصیت پر خاصی حد تک اثرانداز ہوتی ہے۔اور اس سائینسی دور میں بھی پھولوں اور رنگوں کی پراسراریت پر بہت کچھ دریافت کیا جاچکا ہے اور یہ بات بھی ثابت ہو چکی ہے کہ پھولوں اور رنگوں کی پسندیدگی انسانی فطرت کے بہت سے پہلوؤں کو اجاگر کرتی ہے".....

"پھول بے شک نہیں بولتے لیکن یہ ہمارے جذبات کی عکاسی کر دیتے ہیں"...

"کیونکہ پھول اظہار کا بہترین ذریعہ ہوتے ہیں جن کے ذریعے ہم اپنے دلی جذبات و احساسات دوسروں تک باآسانی پہنچا سکتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ مدِمقابل بھی پھولوں کی خاموش زبان اور ان کے ذریعے پیغامات کی ترسیل کو بخوبی سمجھتا ہو".....

"وہ اب پودوں کی جگہ بنا چکی تھی وہاں بیج ڈالنا شروع کیے تھے اس نے".....

"جیسے سرخ پھول خود سے محبت کرنے والوں کو دیا جاتا ہے"....

"اگر کوئی آپ کو سرخ گلاب دے تو سمجھ جائیں وہ گلاب نہیں اس کی محبت کا پیغام ہے"....

"وہ مسکرا کر بولی تھی جب کہ صائم نے اسکی آنکھوں میں ایک چمک محسوس کی تھی"....

"لیکن صائم کی حیرت مزید خوشی میں بدلی تھی جب پلوشہ نے اس کی جانب سرخ گلاب بڑھایا جسے وہ فوراً ہی تھام گیا تھا"...

"لیکن اگر اسی طرح سفید پھولوں مثلاً چنبیلی کا پھول یا گل یاسمین اور موتیا وغیرہ کا تحفہ دیا جائے تو یہ پاکیزہ جذبات واحساسات کا اظہار کر رہے ہوتے ہیں"......

"کیونکہ سفید رنگ پاکیزگی کی نشانی ہوتی ہے"....

"وہ اب کے صائم کی آنکھوں میں دیکھتے بولی ہوئے بولی تھی"......

"اور نیلے رنگ کے پھول ایک سچّے دوست کی دوستی کا اقرار ہوتے ہیں۔یعنی پھول اپنی خاموش زبان سے ان تمام جذبوں کا اظہار کر دیتے ہیں جنہیں بیان کرنے کے لئے الفاظ تلاش کرنا پڑتے ہیں"......

"لیکن"......

"وہ کچھ لمحے کے لئے ٹھہری تھی"....

"صائم نے سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا اسے"....

"نہایت افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے ہم انسانوں کی طرح کچھ پھول بھی نفرت کی نشانی ہوتے ہیں"...

"جن کو دیکھ نفرت و ناپسندگی کا احساس ہوتا ہے"....

جیسے"....."

"زرد رنگ کے پھول پیش کرنا نفرت، رقابت اور حسد جیسے منفی جذبات کا مظہر سمجھا جاتا ہے".......

"وہ افسوس سے بولی تھی اس کے چہرے پر اداسی رقصاں تھی"....

"لیکن جانم ہم اس نفرت کے احساس کو ختم کر سکتے ہیں"...

"اس کو وہاں سے اٹھائے اپنے سامنے کیا تھا"....

"کیسے"..؟؟؟

Clubb of Quality Content

"سوال داغا گیا"....

"دوسرے احساسات اس ایک احساس پر بھاری کر کے".....

"وہی گلاب کا لال رنگ پھول صائم نے اسکے چہرے پر پھیرا تھا جس پر وہ ہولا سے مسکرائی تھی".....

"آئی لو یو جاناں"....

"وہ خمار آلود آواز میں کہتا اس کے چہرے پر رقص کرتی وہ زلفیں پرے کی تھیں"....

"یو ٹو"...

"شرما کر کہتی وہ سر اس کے سینے سے ٹکرا گئی".....

"مجھے تو عشق ہے پھولوں میں صرف خوشبو سے

بلا رہی ہے کسی لالہ کی مہک مجھ کو"

"دلنشین کمرے میں داخل ہوئی تو دیکھا احتشام حبیب کو سریلیک کھلانے کی کوشش کر رہا تھا جب کہ حبیب کھا کم گرا زیادہ رہا تھا کیونکہ اسکا دھیان ہاتھ میں موجود فون پر تھا جس میں وہ کارٹون دیکھ رہا تھا"....

"حبیب"...

"احتشام نے اسکی توجہ کھانے کی جانب مبذول کروانی چاہی تھی جبکہ وہ کارٹون دیکھنے میں ہی مصروف رہا کہ وہ دانت پیستے رہ گیا"....

"افف کیا عجیب چیز ہے یہ بندہ کھانے کے وقت تو فون سے نظریں ہٹا لے"...

"احتشام نے تنگ آکر کہا تھا اور ہاتھ میں موجود رومال سے اس کا چہرا صاف کرنے لگا"...

"ہاہاہاہاہا"...

"دلنشین کا قہقہ گونجا تھا احتشام کی صورتحال دیکھ"...

"شاباش میرے لال یوں ہی تنگ کرواپنے پاپا کو"....

"دلنشین نے حبیب کے گالوں پر پیار کیے اس کو شاباشی دی تھی جب کہ وہ کھلکھلایا تھا اپنی ماں کی بات سن جیسے اسے بہت کچھ سمجھ آیا ہو"....

"دیکھا شام یہ میرا بیٹا ہے دلنشین کا"....

"وہ غرور سے احتشام کو چڑاتے ہوئے بولی تھی کہ احتشام نے اسکے ہاتھ کو جھٹکا دیے اپنی عور کھینچا"....

"دلِ شام"....

"بیٹا ماں کا ہے تو کیا ہوا ماں تو پوری کی پوری میری ہے نا"...؟؟

"وہ گھمبیر لہجے میں کہتا ایک محبت سے بھرپور گستاخی کر گیا تھا کہ وہ گڑبڑائی"...

"کی۔۔کیاہ۔۔ہے شام۔ پیچھے ہوں آپ تو فری ہی ہو گئے ہیں"...

"دھڑکتے دل کو سنبھال کو پیچھے ہوئی تھی جبکہ احتشام اسے دیکھ مسکرادیا"...

🧡💙

"فیری ماما بولیں".....

"غزل نے بیڈ پر کھلونے سے کھیلتی اپنی بیٹی سے کہا تھا"....

"م۔۔۔م۔۔م۔۔ما۔۔م۔۔ماما"...

"ہاتھ میں موجود کھلونے کو زور و شور سے اپنے ننھے ہاتھوں سے ہلاتے ہوئے بولی اور ساتھ ہی اس کی کھلکھلاہٹ گونجی تھی جو کہ اس کے ماں باپ کی مسکراہٹ کا باعث بنے".....

"م۔۔ما۔۔ما۔۔ماما"....

پرنسس اب بابا بولیں....

ب۔۔۔ب۔۔بابا۔۔۔

"وہ چھوٹی سی معصوم سی بچی اپنے ننھے باریک لبوں سے اپنے ماں اور باپ کو پکارنے کی کوشش کر رہی تھی"...

"اس بچی کا اندازِ بیان یہ بتا رہا تھا کہ وہ ابھی بولنا سیکھ رہی ہے"...

"غازی نے بے ساختہ اپنی بچی کو ہنستے کو اٹھایا اور اسکے گالوں کو محبت سے چوم لیا"....

"بابا کی پرنسس"...

"غزل اور غازی کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹی سے نوازا تھا جس کا نام انہوں نے حبہ رکھا" یعنی اللہ کا تحفہ"....

"وہ معصوم سے پری اپنے باپ کی پرنسس جبکہ ماں کی فیری تھی"....

"ان دونوں کی جان اس میں ہی بستی تھی کیونکہ حبہ ہی اب ان کی کل کائنات تھی"...

"اپنی گود میں حبہ کو بیٹھائے جبکہ اپنے دائیں بازوؤں کے حصار کو غزل کو لیا تھا"...

"میری زندگی کو ان خوشیوں سے بھرنے کا شکریہ جانم".....

"یہ خوشیاں یہ مسکراہٹیں تمہارے دم سے ہیں"....

"محبت سے اپنے لب غزل کے ماتھے پر رکھتے ہوئے کہا تھا اس نے"...

"غازی میں صرف ذریعہ ہوں مگر یہ سب اس واحد ہستی کا عطا کردہ ہے"..

"اس کے کندھے پر سر ٹکائے کہا تھا غزل نے اور ساتھ ہی اپنی آنکھیں موند گئی"....

پیش کرتی ہے عجب حسن کا معیار غزل

لے اُڑی ہے ترا لہجہ، تری گُفتار غزل

دو دھڑکتے ہوئے دل یوں دھڑک اُٹھے اک ساتھ

جیسے مل جُل کے بنا دیتے ہیں اشعار غزل

کوئی شیریں سخن آیا بھی، گیا بھی لیکن

گنگناتے ہیں ابھی تک در و دیوار غزل

میں تو آیا تھا یہاں چین کی سانسیں لینے

چھیڑ دی کس نے سرِ دامنِ کہسار غزل

"عید اپنوں سے ملنے کا دن ہوتا ہے جس میں تمام رشتے، ہر شکایت کو دور رکھتے ہوئے ملتے میں یہ موقع رب تعالیٰ نے اسی لئے بخشا ہے جس میں تمام گلے شکوے دور کرتے ہوئے سب ایک ہو سکیں بالکل اسی طرح یہ عید کا موقع دو بہنوں کو اپنے بھائیوں سے ملا گیا، کسی کی محبت کو اس کی دسترس میں سونپ گیا، اولاد کے لئے ترستے ہوئے جوڑے کو ننھی سی جان سے نواز گیا۔۔۔

یہ عید مبارک تھی کہنا غلط نہ ہو گا۔۔۔

فریال فیملی میں ہال میں کھڑی،اس مکمل فیملی فوٹو فریم کو دیکھ سوچ رہی تھی جس میں سب مکمل تھا۔۔۔

اسکی دونوں فیملیاں ساتھ تھیں اس فریم میں وہ سب مکمل لگ رہے بالکل۔۔۔۔

اللہ پاک اس خاندان کو یوں ہی جوڑے رکھے۔۔۔۔

دل سے ایک سدا سے اٹھی تھی جس پر بے اختیار آمین کہتے اس نے سرد سانس بھرا۔۔۔۔

ختم۔شد.....

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842